قادیانیت

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی شہرۂ آفاق کتاب سے ماخوذ

www.ircpk.com

حافظ ہشام الٰہی ظہیر

فاضل مدینہ یونیورسٹی

اداره ترجمان

القرآن والسنة

قادیانیت

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی شہرہ آفاق کتاب سے ماخوذ

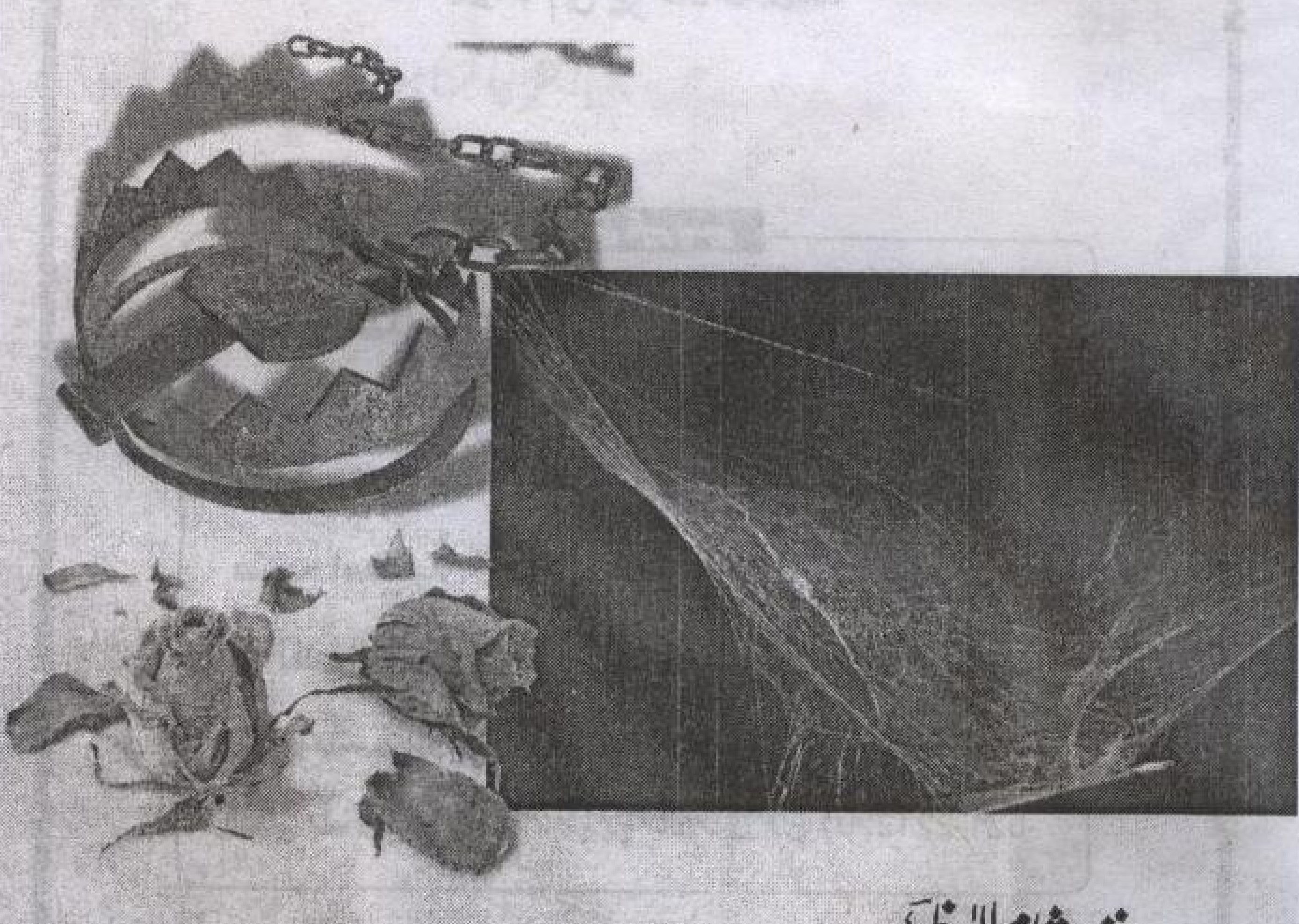

حافظ ہشام الٰہی ظہیر

فاضل مدینہ یونیورسٹی، ایل ایل بی
ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات
ایم اے سیاست، ایم اے صحافت

ادارہ ترجمان القرآن والسنۃ

53-لارنس روڈ، نزد چائنہ چوک لاہور۔ موبائل :0321-4776068

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

قادیانیت

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی شہرۂ آفاق کتاب سے ماخوذ

مرتبہ

حافظ ہشام الٰہی ظہیر فاضل مدینہ یونیورسٹی

ملنے کے پتے

اسلامی اکیڈمی: الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7357587

کتاب سرائے: الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7320318

نعمانی کتب خانہ: حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 042-7321865

مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 042-7244973

دار الکتب السلفیہ: اقرا سینٹر، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔ فون: 0423-7361505

ھیثم بک کارنر غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔ فون: 0300-8010580

فضلی بک سپر مارکیٹ: نزد ریڈیو پاکستان کراچی فون: 021-2212991

ادارہ ترجمان القرآن والسنۃ

53-لارنس روڈ، نزد چائنہ چوک لاہور۔ موبائل: 0321-4776068

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

انتساب

اپنی پیاری ماں اور اس عظیم باپ کے نام

کہ

جن کے بارے میں، میں اکثر کہا کرتا ہوں

علامہ شہید تم ہمیں یاد نہ آیا کرو

کیونکہ جب آپ ہمیں یاد آتے ہیں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں……

تمہاری یاد دلوں سے موت کا خوف چھین لیتی ہے……

ہاں

مگر تمہاری یاد باطل کے خلاف ڈٹ جانے میں مدد بھی دیتی ہے……

اے مدفونِ جنت البقیع ! اللہ آپ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے

اے میری پیاری ماں

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہرست مضامین

◆ انتساب 11

◆ مقدمہ 13

◆ کچھ ''القادیانیت'' کتاب اور مصنف کے بارے میں 18

◆ قادیانیت کتاب کے مقدمے کا خلاصہ 22

پہلا باب:

کیا قادیانی انگریزوں کے آلہ کار نہیں؟

◆ فیصلہ قارئین خود کریں 26

دوسرا باب:

مرزا غلام احمد کے انگریز حکومت کے حق میں کیے گئے کارہائے نمایاں

◆ انگریز کے خلاف تلوار اٹھانا کفر ہے اور جہاد منسوخ ہو چکا ہے 28

◆ انگریز زمین پر اللہ کے نائب ہیں 28

◆ توہین رسالت اور اہانت صحابہ کرام کا مرتکب واجب القتل نہیں اور خود 28

◆ توہین کا ارتکاب 28

◆ وحی لانے والا فرشتہ انگریز تھا اور اللہ بھی انگریز ہے 30

◆ ملکہ برطانیہ خدا کا وعدہ اور مدد 30

◆ حکومت برطانیہ پر تن من دھن سب نچھاور 31

◆ مرزا غلام احمد قادیانی تیری نبوت کیسی تھی 32

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

◆ جس نے برطانیہ سے غداری کی اس نے اسلام، اللہ اور رسول سے غداری کی 32
◆ حکومت برطانیہ کے نافرمانوں پر اللہ کی لعنت 32
◆ میری حکومت برطانیہ کے لیے ان گنت خدمات ہیں 35
◆ حکومت برطانیہ تبلیغی کاموں میں ہماری معاون ہے 35
◆ قادیانیوں، برطانیہ اور یہودیوں کے اہداف ایک ہی ہیں 36
◆ عراق میں برطانوی فتح پر خوشی اور مسلمانوں کے خلاف لشکرکشی 36
◆ الفضل شمارہ لکھتا ہے 37
◆ برطانوی محبت کا اولاد، نسلوں اور امتیوں میں منتقل ہونا 38

تیسرا باب:

قادیانیوں اور مسلمانوں میں بنیادی فرق کیا کیا ہیں

◆ مسلمان کافر ہیں اور قادیانیوں کی مسلمانوں سے کوئی بھی تعلق داری نہیں 39
◆ مسلمان پکے کافر ہیں اسی لیے ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جاسکتی.......... 41
◆ مسلمانوں سے کسی بھی سطح کے تعلقات رکھنا جائز نہیں 43
◆ مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں 47
◆ مسلمان اور قادیانی الگ الگ امت ہیں................................... 48
◆ مسلمان کو بیٹی دینے کا گناہ کیا ہے؟... 48
◆ قادیانیوں کے بڑے بڑے کفریہ عقائد 50
◆ قادیانیوں کے رب کی صفات 50
◆ مرزا کا اللہ کے ساتھ کیا تعلق تھا 54
◆ قادیانیوں کے نزدیک نبی آنے کا سلسلہ جاری وساری ہے 60
◆ مستقل وحی اور الگ کتاب الٰہی کے قائل (قادیانیوں کا قرآن)............ 63

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

◆ حدیث کے بارے میں قادیانی نظریہ 64
◆ قرآن کریم کے بارے میں قادیانیوں کا نظریہ 66
◆ قادیانیوں کے قرآن کی چند آیات 67
◆ الگ دین وشریعت کے قائل 68
◆ قادیان شہر دنیا کا سب سے مقدس شہر 70
◆ قادیانیوں کا حج 75
◆ انگریز کی ایجنٹی اور جہاد کی مخالفت 76

چوتھا باب:

مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئیاں

◆ نبوت کی سب سے بڑی دلیل پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے 81
◆ اللہ کے الہام کا پورا ہونا یقینی امر ہے 82
◆ مرزا غلام احمد کا اپنی وحی (پیشین گوئی) کے بارے عقیدہ 82
◆ مرزا کا اپنی نبوت کے بارے میں بیان 82
◆ میری نبوت کو جانچنے کے لیے میری پیشین گوئیاں کافی ہیں 82
◆ جھوٹ اور جھوٹے کے متعلق خود مرزا کے فتوے 83
◆ عبداللہ آتھم کے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں (غیب کی خبر بزعم خود 84
◆ محمدی بیگم کے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں، (غیب کی خبر بزعم خود) 88
◆ اپنی اولاد کے بارے میں جھوٹی پیشین گوئیاں 96
◆ بہت سی اپنی شادیوں کے بارے پیشین گوئی 99
◆ بشیر الدولہ کے بارے میں مشہور جھوٹی پیشین گوئی 99
◆ طاعون کے بارے جھوٹی پیشین گوئی 101

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

◆ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی موت سے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں 102

پانچواں باب:

مرزا غلام احمد قادیانی کے گستاخانہ نظریات

◆ توہین اسلام 107
◆ اہل بیت عظام اور اکابرین صحابہؓ کی توہین 109
◆ انبیاء اور رسولوں کی توہین 111
◆ حضرت عیسیٰ کی توہین 113
◆ آقائے کائنات کی شان میں گستاخی 117
◆ قرآن پاک میں نبی کریم کی شان والی آیات کو اپنی طرف منسوب کرنا 122
◆ اللہ کی شان میں گستاخی 125
◆ قرآن پاک اور احادیث کی تاویل کے بعد تحریف کا مرتکب 126

چھٹا باب:

مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصر حالات زندگی

◆ مرزا کا خاندانی پس منظر 129
◆ تعلیم 131
◆ بچپن کے مشہور واقعات 132
◆ مرزا غلام احمد قادیانی کے امراض اور عیوب 133
◆ کم یادداشت 133
◆ نامردی 134
◆ خلاف سنت عادات 136
◆ زنانہ لباس 137

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

◆ بائیں ہاتھ کا استعمال 137
◆ شراب نوشی اور نشہ آور اشیاء کا استعمال 137
◆ جھوٹ کی عادت بد 139
◆ مراق کا مرض اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت 140
◆ مرزا اور قادیانیوں کے اعترافات 142
◆ دیگر دماغی امراض 143
◆ مرزا کے جھوٹے دعوے (چند اور) 145
◆ مرزا غلام احمد کی مجموعی شخصیت کا جائزہ 147
◆ ظاہری حلیہ اور عادات بد 147
◆ کھانے پینے کا طریقہ 149
◆ عدالتی فیصلہ 150
◆ مزید بیماریاں 151
◆ کثرت بول 152
◆ مراقی خاندان 153
◆ مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کا منظر 154

ساتواں باب:

کیا مرزا مسیح موعود ہے؟

◆ عیسیٰ ابن مریم 164
◆ آسمان سے نزول 166
◆ مقام نزول 166
◆ کافروں کا مرجانا 167

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

◆ حاکم عادل نہ کہ رعایا 168
◆ عیسیٰ کی نشانی صلیب کا توڑنا اور اس کے بعد صلیب کی عبادت کا نہ ہونا ... 168
◆ عیسیٰ کی نشانی خنزیر کا قتل اور اس کے کھائے جانے کا خاتمہ 169
◆ عیسیٰ کی نشانی لوگوں کا ایک دین پر اکٹھے ہونا 169
◆ عیسیٰ کی نشانی قتل دجال 170
◆ عیسیٰ کی نشانی مال و دولت کی فراوانی کہ فقیر کا نہ ملنا 170
◆ عیسیٰ کی نشانی عبادت میں رغبت 171
◆ عیسیٰ کی نشانی امن وامان کا نادر نمونہ 171
◆ عیسیٰ کا حج کرنا 171
◆ موت عیسیٰ 172
◆ عیسیٰ کی نشانی نماز جنازہ مسلمان پڑھیں گے 172
◆ حضرت عیسیٰ کا نبی کے ساتھ دفن ہونا 172

مسیح موعود علیہ السلام کتاب وسنت کی روشنی میں

◆ مرزائیوں سے چند سوال 186

آٹھواں باب:

عقیدہ ختم نبوت اور اس میں قادیانی تحریفات اور تاویلات

◆ پہلی تاویل 192
◆ دوسری تاویل 192
◆ تیسری تاویل 192
◆ مرزا کا اعلان نبوت 192
◆ مرزا کے اپنے اقوال کسی نئے نبی کے آنے کے ردّ میں 194

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

◆ مدعی نبی پر لعنت 195
◆ مدعی نبوت کافر ہے چاہے میں ہی یہ دعویٰ کیوں نہ کروں........................ 195
◆ اپنے دعویٰ نبوت کے خلاف مرزا کے اپنے اقوال 196
◆ قول نمبر۱ 196
◆ قول نمبر۲ 197
◆ قول نمبر۳ 197
◆ قول نمبر۴ 197
◆ قول نمبر۵ 197
◆ قول نمبر۶ 198
◆ قول نمبر۷ 198
◆ قول نمبر۸ 198
◆ ختم نبوت کا منکر کافر 198
◆ مرزا کے کھلے واضح تضادات 198
◆ ختم نبوت کی قرآنی دلیل 201
◆ لغت سے قادیانی تاویل کا ردّ 202
◆ قرآنی آیات کے ذریعے قادیانی تاویل کا ردّ 207
◆ قادیانیوں کا طریقہ واردات ایک شبہ کا ازالہ 207
◆ نبی کریم ﷺ کی رسالت تمام انسانیت کے لیے 209
◆ انقطاع وحی اور ختم نبوت 211
◆ نئے آسمانی دین کی نفی 212
◆ صرف نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ہی کافی ہے 213

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

◆ قادیانیوں اور ختم نبوت کے منکروں کو اللہ کی نصیحت اور ان کا انجام 219

◆ احادیث کی روشنی میں قادیانی تاویل کا ردّ 222

◆ تاویل نمبر۲ کے ردّ میں 232

◆ تیسری تاویل کا ردّ 234

◆ مرزا کے لیے اقوال غیر تشریعی ظلی بروزی نبوت کے ردّ میں 235

◆ قرآن وسنت سے ردّ 237

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مقدمہ

آج جب میں یہ الفاظ تحریر کر رہا ہوں تو میں خوشی اور مسرت کے جذبات سے معمور ہوں کہ شاید میں نے آقائے دو جہاں اور شافع روز محشر کا ایک ادنیٰ سا امتی ہونے کے ناطے اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو دنیا میں ان کے ہر امتی پر فرض ہے کہ جو کوئی بھی قیامت تلک آقائے کائنات کی رداء نبوت پر ہاتھ ڈالے اسے اور اس کے ہاتھ کو کاٹ دینا چاہیے۔ آج دنیا جہاں میں لوگ نبوت پر ڈاکے ڈال رہے ہیں اور باقاعدہ طور پر اس نظریے کو پروان چڑھایا جا رہا ہے کہ ہدایت والہام کا سلسلہ نبی آخرالزمانؐ کے چلے جانے کے بعد بھی جاری وساری ہے، اور نہایت افسوس سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ اس جسارت کے پیچھے کچھ ایسے نادان لوگوں کے نام بھی آتے ہیں جو خوابوں سے راہنمائی حاصل کرتے کرتے ایک دن اچانک دعویٰ کر دیتے ہیں کہ پہلے تو خواب آتے تھے اب الہام بھی ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ انہی لوگوں کو دیکھ کر پھر وہ لوگ بھی میدان میں کود پڑتے ہیں جن کا یہ نظریہ ہے کہ بروزی نبوت یا ظلی نبوت یا غیر تشریعی کا سلسلہ جاری رہے گا، اگر محمد ﷺ کا نور پہلے دن سے موجود تھا تو یہ نور ہر دور میں ظاہر ہوتا رہا اور قیامت تک یہ ظاہر ہوتا رہے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اگر کسی نے جرأت دی کہ وہ یہ دعویٰ کر سکے کہ وہ محمد ثانی (نعوذ باللہ) ہے یا عیسیٰ بن مریم ہے، تو مسلمانوں ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ وہ ہم میں موجود بہت سے باطنیوں نے دی یعنی جو ظاہری طور پر تو نبی آنے کے منکر ہیں لیکن باطنی طور پر آج تک یہ سمجھتے آئے ہیں کہ وحی، الہام یا فرشتہ آج بھی پیغام الٰہی کو انسان تک پہنچا سکتا ہے، ان باطنیوں کو بھی اپنی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اصلاح کرنی چاہیے کہ جبرائیل امین آقا علیہ السلام کے بعد اب قیامت تک وحی لے کر نہیں آئے گا۔ جبرائیل اگر آخری وحی لایا تو بطحاء کے والی، مدینہ کے خزینہ دار اور سیدہ خدیجہ، حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہن کے تاجدار اور سرتاج کے قلب اطہر پر لے کر آیا اب وحی کا سلسلہ موقوف ہو چکا، سچا خواب آتو سکتا ہے لیکن دین میں حجت نہیں بن سکتا، سچا خواب آتو سکتا ہے لیکن اسلام میں کوئی نیا مسلہ یا بدعت ایجاد نہیں کر سکتا، آج حقیقت یہ ہے کہ پنجاب کے اس شخص کو اگر کسی نے جرأت دی کہ وہ نبی بن بیٹھے تو وہ ہم میں موجود ان باطنیوں نے دی، اللہ ان سب کو بھی ہدایت دے۔

اس کتاب کو لکھنے کا خیال اچانک پیدا نہیں ہوا بلکہ ماجرا یہ ہے کہ میں کافی عرصہ سے قرآن کریم کے موضوع پر ایک کتاب کے خدوخال تیار کر چکا تھا اسی طرح ایک کتاب قرآن، اسلام اور سائنس کے موضوع پر لکھنا چاہتا تھا کہ جس میں ان تمام قرآنی اور اسلامی حقائق کا ذکر کیا جائے جس کی تصدیق دور جدید کی سائنس کر چکی ہے، اور وہ حقائق بھی جن تک ابھی تک سائنس رسائی حاصل نہیں سکی، یعنی ابھی سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی کہ وہ ان کو اپنے اندر جذب کر سکے۔ جب کبھی فارغ اوقات میں، میں ان کتابوں پر کام کرتا تو دل میں ایک قلق یا خلش کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی کہ شاید مجھ پر کسی کا کوئی قرض ہے یا کوئی فرض ہے، پھر ایک دن ہوا یوں کہ میں بیٹھا اپنی انہی دو کتابوں کے متعلق مواد کو اکٹھا کر رہا تھا کہ میری سماعت سے علامہ شہید رحمہ اللہ کی چنیوٹ میں کی گئی تقریر کے الفاظ ٹکرائے ”آؤ اب مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی چوکیداری کریں۔“

ذہن کے بند دریچے کھلتے گئے اور دل میں موجود خلش اور تذبذب یک لخت ختم ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ قرض تو مجھ پر میرے شہید باپ کا تھا کہ جس نے قادیانیت جیسی معرکۃ الآراء کتاب عربی زبان میں تحریر کی لیکن افسوس چالیس سال گزرنے کے بعد بھی اردو زبان پڑھنے والے اس کتاب کی علمیت، حکمت اور معرفت سے محروم رہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور فرض مجھ پر اس رحمۃ للعالمین کے ایک امتی ہونے کی حیثیت سے تھا کہ جس کے ہاتھ سے اگر کل قیامت کے دن جام کوثر نصیب نہ ہوا تو صرف اس دن کی پیاس ہی سب سے بڑا عذاب بن جائے گی۔

چنانچہ اپنی کتابیں مکمل کرنے سے پہلے میں نے اس بات کی ٹھان لی کہ پہلے اپنے فرض کو پورا کروں گا، اپنے اوپر موجود اپنے باپ کا قرض اتارنے کی کوشش کروں گا، چنانچہ میں نے علامہ شہیدؒ کی کتاب کو اردو میں لانے کا ارادہ کیا، پہلے سوچا کہ ترجمہ کردوں لیکن پھر ذہن میں یہ بات آئی کہ کتاب چونکہ عربی زبان میں لکھے گئے مضامین کو اکٹھا کر کے بنائی گئی ہے جو کہ بابا شہید نے عربی اخبارات کے لیے لکھے تھے، چنانچہ ان مضامین میں ہر ایک مضمون ایک مستقل نوعیت کا تھا یعنی ہر مضمون کے شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات زندگی اس کے دعوے اس کے عقائد اور آخر میں اس کا رد تھا۔

اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے میں نے سوچا کیوں نہ ان تمام حوالوں کو جو تمام تر مضامین میں موجود ہیں اکٹھا کر کے ایک ایسی مستقل کتاب کی شکل دے دی جائے جس میں بار بار ایک حوالے کو نہ بیان کیا جائے، بلکہ ہر حوالے کو ایک مستقل باب کے نیچے تحریر کر دیا جائے، پھر ان ابواب سے متعلق دیگر مستند حوالوں کا بھی ذکر کیا جائے جو ان ابواب سے مطابقت رکھتے ہوں، اس لیے اس کتاب کو اگر علامہ شہیدؒ کی کتاب کا ترجمہ کہا جائے تو یہ ٹھیک نہ ہوگا۔ بلکہ اگر چربہ یا نقل کہا جائے تو زیادہ قریب کی بات لگے گی، اسی لیے اس کتاب کو علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی شہرہ آفاق کتاب "**القادیانیت**" سے ماخوذ کتاب کا نام دیا گیا ہے کہ جس کتاب نے قادیانیت کی فلک شگاف عمارت کو ایک ہی ہلّے میں زمین بوس کر دیا، اور میں اس موضوع پر بہت سی کتابوں کے مطالعے کے بعد یہ بات کہنے پر اپنے آپ کو حق بجانب محسوس کرتا ہوں کہ پاکستان اور ہندوستان میں قادیانیت کے بارے میں جتنی بھی اردو کتابیں "رد قادیانیت"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے موضوع پر لکھی گئیں ان کا ماخذ اول علامہ شہید کی یہ کتاب القادیانیت ہی ہے۔

اس سے پہلے بھی یونیورسٹی کے دور میں اور بعد ازاں بہت سے رسالوں میں چند ایک مضامین لکھ چکا ہوں یا ایڈیٹر کی ذمہ داریاں نبھاتا رہا ہوں لیکن باقاعدہ اور باضابطہ طور پر یہ کتاب میری زندگی کی پہلی کتاب ہے تو یہ کتاب لکھتے ہوئے اگر میں ان شخصیات کا ذکر نہ کروں براہِ راست جن سے میں فیض یاب ہوا یا جن کی شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور وہ میرے لیے آئیڈیل کا کردار ادا کرتی رہیں، تو یہ احسان فراموشی ہوگی، میں آج تک شکر گزار ہوں اپنے استاد محترم استاذ القرآء قاری محمد ادریس عاصم ﷾ کا کہ جن کی وجہ سے قرآن پاک کی تلاوت میں رغبت ہوئی اور مدینہ میں موجود اپنے استاد عبدالکریم الغزیہ الہاشمی القریشی ﷾ کا جن کی وجہ سے میری تجوید بہتر ہوئی اور قرآن پڑھنے کا لطف آنا شروع ہوا۔ اور میں ممنون و مشکور ہوں اپنے نحو کے استاد مولانا رمضان سلفی ﷾ کا کہ جن کے سمجھانے کے انداز نے میرے لیے نحو آسان کر دی اور اگر یہ کہا جائے عربی سیکھنے کی رغبت ہی تب پیدا ہوئی جب آپ جیسا استاد میسر آیا اور آج اگر کسی قدر عربی لکھ پڑھ یا بول سکتا ہوں تو یہ انہی کا سکھایا ہوا ابتدائیہ ہے جو آج تک راہنمائی کر رہا ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے آئیڈیل کا تو حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ جو میرے نانا تھے اور جن کے روحانی قصے ہم بچپن سے سنتے آئے اور علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ جو قائد بھی تھا راہنما بھی تھا، مفکر، مدبر اور مصنف سب کچھ تھا ہی لیکن ایک پیار کرنے والا باپ بھی تھا جو رزم حق و باطل کے معرکے میں حق کے پرچم کو تھامے ہوئے راہی عدم ہوا۔ (اللہ! ان دونوں کی خطاؤں کو معاف فرما) موجودہ لوگوں میں دو شخصیات ہیں جن کو آئیڈیل کی نظر سے دیکھتا ہوں ایک میرے نہایت ہی محترم چچا ڈاکٹر فضل الٰہی کہ جن کو دیکھ کر میں بار بار اپنے دل کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آج کے دور میں بھی چھوٹے سے چھوٹے گناہوں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے بچا جا سکتا ہے اور اللہ ان کو نظر بد سے بچائے۔ میں نے اپنی زندگی میں ان سے کوئی گناہ سرزد ہوتے نہیں دیکھا اور دوسری شخصیت میرے لیے قابل صد احترام برادر اکبر عزیزی حافظ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ ہیں کہ جن کی صبح و شام کی مصروفیات کو دیکھ کہ یہ یقین کامل ہوتا ہے کہ ابھی دنیا میں ایک گروہ ایسا بھی موجود ہے جو بغیر کسی لالچ کسی طمع، حرص اور مفاد کے لوگوں کو راہ ہدایت پر لانے کے لیے دن رات سرگرداں ہے اور جن کی استقامت اور جرأت کا ایک زمانہ معترف ہو چکا ہے۔

آخر میں یہ بتاتا چلوں کہ اس کتاب میں قادیانیوں کی نہایت مستند کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں اور صرف ان کتابوں سے رجوع کیا گیا ہے جو کہ آج تک قادیانی چھاپتے آرہے ہیں۔ ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ جتنے بھی حوالے درج ہیں وہ حوالے اولین ایڈیشن کے ہیں، یعنی طبع اول کے اور جو حوالہ طبع اول کا نہیں صرف اس کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ کس طبع کا ہے ورنہ باقی تمام طبع اول سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ آخر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں اللہ میری اس حقیر سی کوشش کو خلوص سے عاری نہ کرے، اور اے اللہ! اس کوشش کو قبول و منظور فرما کر راہ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کر دے، اور امت مسلمہ کے اندر یہ بیداری پیدا کر دے کہ مدعی نبوت کو روکنا ہر مسلمان امتی کی ذمہ داری ہے، یہ کام کسی خاص طبقے، جماعت یا گروہ کا نہیں بلکہ پڑھا لکھا ہو یا جاہل ہو عالم ہو یا طالب علم ہر شخص اور امت محمدیہ کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ خاتم الانبیاء کی نبوت پر ڈاکے مارنے والوں کا کڑا احتساب کریں۔ اور پھر ان جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو مرتد سمجھ کر ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں نہ کہ مسلمان سمجھ کر یہ تمام باتیں ان شاء اللہ آپ تفصیل سے اس کتاب میں ملاحظہ کریں گے۔

راقم: حافظ ہشام الٰہی ظہیر

۲۵ مارچ ۲۰۱۰ لاہور پاکستان

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کچھ ''القادیانیت'' کتاب اور مصنف کے بارے میں

میں نے جب علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب ''القادیانیت'' پڑھی تو میں بلا شک وشبہ اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ غلام احمد قادیانی دماغی طور پر مریض تھا اور اس پر انگریز کی غلامی کا خبط سوار تھا۔ وہ اس دور کی سپر پاور برطانیہ کے آستانے پر سجدہ ریز ہوا اور انہی کی شہہ پر نبوت کا دعویٰ بھی کر ڈالا لیکن افسوس تو ان لوگوں پر ہے جنہوں نے اس جھوٹے کی پیروی کی بے شک اللہ نے درست کہا:

﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾

(الاعراف : ۱۷۹)

''ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔''

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کوئی بھی بات بلا دلیل نہیں بلکہ ہر جگہ مخالف کا حوالہ اور کتاب کا صفحہ تک دیا گیا ہے تاکہ کوئی شک نہ کر سکے۔ بے شک علامہ احسان الٰہی ظہیر ان مجاہدوں میں سے ہیں جو تلوار سے پہلے قلم سے جہاد کرتے تھے۔ (معروف عربی محاورہ) یعنی ''جن کی دلیل باطل کو فنا کر دیتی اور جن کے قلم کی ضرب تلوار کی ضرب کاری سے زیادہ باطل کو چیر دیتی ہے۔'' علامہ احسان الٰہی ظہیر کی یہ کاوش لائق تحسین ہے کہ انہوں نے کتاب بھی انتہائی عمدگی سے ترتیب دی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور جھوٹی نبوت کے دعوے دار کا بھی مکمل محاصرہ کیا اور اس کا ہر جھوٹ اور عیب بے نقاب کر دیا۔ بابا شہید کی یہ کتاب دراصل ان کے عربی زبان میں لکھے گئے ان مضامین پر مشتمل ہے جو اس وقت کے مشہور عربی اخبارات میں چھپے تھے چونکہ مرزا غلام احمد برصغیر میں پیدا ہوا تھا، چنانچہ عربی زبان میں اس کے بارے میں زیادہ معلومات موجود نہ تھیں اور بابا شہید ان دنوں مدینہ یونیورسٹی میں پڑھا کرتے تھے جب ایک دن قادیانیوں کا ذکر آیا تو استاد خود اس فتنہ کے بارے میں زیادہ علم نہ رکھتا تھا، چنانچہ بابا شہید نے اسی دن سے قادیانیت موضوع پر مواد عربی زبان میں منتقل کرنا شروع کر دیا اور اس موضوع پر مستقل کئی دن مدینہ یونیورسٹی میں لیکچر دیتے رہے، جب اچھا خاصا مواد جمع ہو گیا اور کتابی شکل دینے کا ارادہ کیا تو ناشر نے کہا اگر فاضل مدینہ یونیورسٹی لکھا ہو تو کتاب چھپوا دوں گا، چنانچہ بابا شہید نے یونیورسٹی کے چانسلر سے اجازت چاہی تو انھوں نے بخوشی اجازت دے دی، جس پر بابا نے کہا ابھی تو میرا رزلٹ بھی نہیں آیا؟ تو جواباً چانسلر نے وہ الفاظ کہے جو اب تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں کہ ''اگر احسان الٰہی ظہیر فیل ہو گیا تو میں مدینہ یونیورسٹی بند کر دوں گا۔'' چنانچہ ''القادیانیت'' کتاب آپ کی طالب علمی کی کتاب تھی بلکہ عربی میں دیے گئے وہ لیکچرز تھے جو آپ نے مدینہ یونیورسٹی میں دیے تھے مدینہ یونیورسٹی علامہ شہید کی مادر علمی تھی اور آپ کو نہ صرف جامعہ اسلامیہ سے پیار تھا بلکہ مدینہ منورہ کی محبت آپ کی ذات میں رچ بس گئی تھی اور زمانہ طالب علمی سے ہی آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کی تدفین مدینہ میں جنت البقیع میں ہو اور آپ کی دعا کو اللہ نے شرف قبولیت بخشا اور بقیع خاص میں دفن ہوئے اور اتفاق دیکھیے کہ میرے دادا اور علامہ شہید کے والد کو بھی اللہ نے اس اعزاز سے نوازا اور اتفاق و اتفاق یہ کہ جب میں مدینہ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تو اللہ نے مجھے اولاد کی نعمت سے بہرہ ور کیا اور مجھے ایک بیٹا عطا کیا جب اس کی عمر صرف ۴۵ دن تھی تو قضائے الٰہی آن پہنچی اور وہ بھی اپنے دادا اور پردادا کے ساتھ جنت البقیع

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں ہی دفن ہوا۔ واپس اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں گاہے بگاہے فتنے سر اٹھاتے رہے اور جب پہلے پہل مکہ کے افق پر اسلام کا سورج طلوع ہوا اور جب حضرت محمد الرسول ﷺ نے لوگوں کو اندھیروں سے نکل کر اجالوں کی طرف آنے کی دعوت دی چاہیے تو یہ تھا کہ مشرکین مکہ اور اہل کتاب حق کو پہچان کر اس کی طرف لوٹتے لیکن ہوا اس کے برعکس آپ ﷺ کی قوم اور اہل کتاب نے حق کو پہنچانے کے باوجود آپ ﷺ کا انکار کر دیا۔ آپ ﷺ کے مرتبے کو محسوس کر کے آپ ﷺ سے حسد کر لیا۔ آپ کو تو وہ ایسے پہچانتے تھے جیسے کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہوں لیکن ان کے دل حسد کی آگ میں بڑھکنے لگے ان کو آپ ﷺ کی عظمت گھلائے دیتی تھی، چنانچہ انہوں نے اپنے سینوں میں لگی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اسلام کے چڑھتے سورج کو بے نور کرنے کی ناکام کوشش کی لیکن ایک طرف ان کا ارادہ تھا تو دوسری طرف اللہ کا ارادہ تھا:

﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ (التوبة : ٣٢)

”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، خواہ کافر لوگ برا جانیں۔“

پھر جب یہودی اس بات سے عاجز آ گئے کہ آپ کو یا اسلام کو علی الاعلان کوئی نقصان پہنچا سکیں تو انہوں نے منافقت کا لبادہ اوڑھ کر ظاہری طور پر مسلمان بن کر اسلام کے قلعے پر حملہ کیا اور عبداللہ بن سبا وہ پہلا شخص تھا جس نے اسلام کی فصیل میں دراڑ ڈال کر اسلام میں ایک نیا اور سب سے پہلا فرقہ ایجاد کیا، جس فرقے نے حضرت علیؓ کی شان میں نہایت غلو سے کام لیا۔ (تفصیل جاننے کے لیے پڑھیے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی مشہور کتب: شیعہ والسنہ، شیعہ واہل بیت، شیعہ والقران، بین الشیعہ واہل السنہ)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جس طرح عبداللہ بن سبا کو یہودیوں کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا، ٹھیک اسی طرح غلام احمد قادیانی درحقیقت یہودیوں کے پے رول پر مسلمانوں میں نت نئے نظریات اور اس وقت کی برطانیہ حکومت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نامزد کیا گیا تھا جیسا کہ اس کے برطانوی تاج کے متعلق نظریات سے واضح ہوتا ہے لیکن اللہ کا بھی ایک نظام ہے، جیسے فرعون کے لیے موسیٰ کو پیدا کیا گیا اسی طرح ہر باطل یا ہر دور کے فرعون کے لیے ہر دور میں ایک حق پرست عالم اور ایک موسیٰ پیدا کیا جاتا۔ رہا چنانچہ اسی طرح اللہ رب العزت نے اپنی مدد اور نصرت کو نازل کیا اور اس کے اپنے خطے برصغیر میں ایک ایسے شخص کو پیدا کیا جس کے قبیلے سے عالم اسلام کے لوگ خوب واقف ہیں اور جس کے علم وفضل کے چرچے اہل علم اور اہل عرب میں خوب ہیں اور وہ شخص علامہ احسان الٰہی ظہیر تھے جن کی کتاب ''القادیانیہ'' عربی زبان میں اس موضوع پر سب سے پہلی مستند کتاب تصور کی جاسکتی ہے۔ اللہ سے دعا ہے اللہ بابا شہید کو جزاء دے کہ انہوں نے قادیانیوں کی حقیقت۔ سے پردہ اٹھا دیا اور اللہ کا ہی فرمان ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ۝﴾ (الحجر: ۹)

''اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔''

اور اسی لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا:

''کہ کوئی باطل فرقہ ایسا نہیں جس کو اس کے کلام یا کتابوں کی روشنی میں رد نہ کیا جا سکے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قادیانیت کتاب کے مقدمے کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ: وَبَعْدُ!

بیسویں صدی عیسوی میں دو فتنوں نے شدت سے سر اٹھایا جن کو بنیادی طور پر انگریزی تھنک ٹینکوں نے تیار کیا اور جو مکمل طور پر انگریز ہی کے پروردہ تھے۔ ان میں پہلا فرقہ قادیانیت جو کہ ہندوستان کی بستی قادیان سے پروان چڑھا اور دوسرا بہائیت جو کہ فارس سے پھلا پھولا، پہلا فتنہ زیادہ شدید تھا کہ اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ دراصل انگریز کو یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی کہ نیل کے ساحل سے تابخارِ کاشغر جتنے بھی مسلم ہیں ان کی محبتوں کا محور صرف اور صرف یہ دو بستیاں ہی کیوں ہیں ایک مکہ اور دوسرا مدینہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں دنیا بھر کے مسلمان خواہ ان کا تعلق کسی بھی نسل، خطے یا گروہ سے ہو۔ ان کا دل ہر وقت مکہ اور مدینہ کی یاد میں تڑپتا ہے۔ کوئی شامی ہو یا مصری، پاکستانی ہو جہاں کہیں کا بھی رہنے والا ہو محبت کا محور ایک ہی ذات ہے جس کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ کی عظمت اور حرمت پر ہمارے ماں باپ فدا ہوں چشم فلک نے آپ جیسا دیکھا ہی نہیں۔

انگریز نے مسلمانوں کو ان کے محور سے دور کرنے کے لیے یعنی مکہ اور مدینہ کی محبت سے اور نبی کریم ﷺ کی محبت سے دور کرنے کے لیے قادیانیت کے پودے کی اس طریقے سے نشوونما کی کہ دولت کے، عہدوں، وزارتوں اور ملازمتوں کے، انبار قادیانیوں کی دہلیز پر رکھ دیے اور یہ امداد اس قدر مسلسل اور مکمل تھی کہ قادیانیوں کا مرکز

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسرائیل تک میں تعمیر کروا دیا اور افریقہ کے دور دراز علاقوں تک ان کو رسائی حاصل ہوئی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں کوئی تو ایسا گروہ پیدا ہو جو جہاد کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرے۔ آج آقائے دو جہاں کو دنیا سے رخصت ہوئے ۱۴ صدیاں بیت چکی ہیں لیکن استمار، یورپ اور امریکہ آج بھی اس عظیم مجاہد کے جہاد سے لرزاں نظر آتا ہے۔ حضرت محمد مجاہد اعظم ﷺ کا رعب اور دبدبہ ان مغربی اقوام پر اس طرح غالب ہے کہ آج بھی جوان کو حضرت محمد ﷺ مجاہد کے حلیے کا نظر آتا ہے تو اس سے ڈر جاتے ہیں۔ چنانچہ ان نتائج کو حاصل کرنے کے لیے برطانوی سامراج نے برصغیر کے ہندو مفکروں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا جس کی سب سے بڑی دلیل ڈاکٹر شنکر داس کی یہ تقریر ہے جس میں وہ ہندو عوام کو مخاطب ہو کر کہتا ہے:

"آج ہمارے ملک میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم مسلمانوں میں قومی عصبیت کس طرح اجاگر کریں ہم نے مسلمانوں کو ہر قسم کا لالچ دے دیا لیکن ان کا موقف آج تک یہ ہی ہے کہ ہم ایک الگ قوم ہیں اور الگ امت ہیں جس کے تانے بانے جزیرۃ العرب سے جا کر ملتے ہیں، یعنی مسلمانوں کا موقف ہے کہ قوم علاقے سے یا خطے سے نہیں بنتی بلکہ قوم عربی نبی اور عربی قرآن پر ایمان لانے سے بنتی ہے۔

مجھے اس صورتحال میں کہیں روشنی نظر نہیں آتی لیکن امید کی ایک کرن صرف قادیان سے اٹھتی ہوئی نظر آرہی ہے جتنے مسلمان قادیان کی طرف متوجہ ہوں گے اتنے وہ ہندوستان کے قریب ہوں گے کہ قادیان آخر کار ہندوستان ہی کی ایک بستی ہے اور اگر مسلمانوں میں کعبہ کی جگہ قادیان مقدس ہو جائے گا تو ان کے دل سے اسلامی اور عربی تہذیب نکل جائے گی اور ان پر پنجاب کی تہذیب غالب آجائے گی اور یہی ایک حل مجھے نظر آتا ہے مسلمانوں کو ان کی تہذیب سے دور کرنے کا کیونکہ پنجاب کا نبی یہ باتیں کہتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ا: اللہ ہر عرصے بعد لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول بھیجتا ہے۔

۲: بے شک اللہ نے عرب کی طرف محمد کو رسول بنا کر بھیجا۔

۳: پھر اللہ کو ضرورت محسوس ہوئی محمد کے بعد ایک نبی بھیجنے کی، چنانچہ اس نے مرزا غلام احمد کو نبی بنا کر بھیجا۔

بعض ہندو یہ سوچتے ہوں گے ہمیں اس نبی کا کیا فائدہ، تو میرے ہندو بھائیو جب کوئی ہندو مسلمان ہوتا ہے تو رام، کرشنا، وید، گیتا اور رامائن کی محبت اللہ، رسول، قرآن اور عرب کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان قادیانی ہوگا تو اس کے دل سے نبی کریم (ﷺ) کی محبت کم ہو جائے گی اور اس کی خلافت عرب اور ترکی سے نکل کر قادیان کی طرف منتقل ہو جائے گی، اور اس طرح ان کے دل سے مکہ مدینہ نکل جائے گا اور پھر قادیانی چاہے ایران، ترکی یا دنیا کے کسی بھی حصے کا ہو، اس کا قبلہ اور کعبہ تو قادیان ہی ہوگا اور پھر اگر قادیان مقدس ہو جائے گا تو وہ ہندوستان ہی کی بستی ہے اور غلام احمد خود بھی ہندوستانی تھا اور اس کے تمام خلفاء بھی ہندوستانی تھے، اسی لیے متعصب مسلمان قادیانیوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ قادیانی عرب تہذیب اور اصل اسلام کے دشمن ہیں، اسی لیے قادیانیوں نے تحریک خلافت میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا تھا، کیونکہ وہ تو خلافت قادیان میں قائم رکھنا چاہتے ہیں عرب اور ترکی کے بجائے اور ایسا ہونے پر عام مسلمانوں پر ضرب کاری لگے گی اور ان کے دو قومی نظریے کو بھرپور چوٹ پڑے گی۔"

(تقریر ڈاکٹر شنکر داس، جریدہ وندے ماترم، ۲۲ اپریل ۱۹۳۲)

پھر جب شاعر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے قادیانیت کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کر کے ان کے جھوٹ سے پردہ اٹھایا تو سب سے پہلے جس نے علامہ اقبال کو جواب دیا وہ کوئی قادیانی نہ تھا بلکہ ہندوؤں کا سب سے بڑا لیڈر جواہر لال نہرو تھا۔ جس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نے ان گنت مضامین قادیانیوں کی حمایت میں لکھے یہاں تک کے خلیفہ قادیان مرزا محمود جواہر لال نہرو کے قصیدے پڑھنے لگا اور کہا:

"جب علامہ اقبال نے قادیانیوں کو کافر کہا تو اس کا رد جواہر لال نہرو نے کیا اور علامہ اقبال کے اعتراضات کا خوب جواب دیا، اس لیے قادیانیوں پر لازم ہے کہ جواہر لال نہرو کا دل کھول کر استقبال کریں۔"

(خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد کا قادیان میں خطبہ جمعہ طبع شدہ انبار الفضل، ۱۸ جون ۱۹۳۶)

جہاں برطانیہ اور انگریز سامراج نے ہندوؤں کو قادیانیوں کی حمایت میں اکسایا بالکل اسی طرح خود انگریز بھی کسی طور پر ان کی سرپرستی سے پیچھے نہ رہا اور اس بات کا اعتراف خود غلام احمد قادیانی نے تبلیغ رسالت میں یوں کیا:

"سب سے زیادہ جو لوگ میری جماعت میں داخل ہوئے وہ انگریز حکومت کے ممبر اور برطانوی حکومت میں اونچے عہدوں پر کام کرنے والے یا برطانیہ کے امیر لوگ یا برطانیہ کے تاجر یا انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھانے والے یا ایسے عالم فاضل لوگ جو ماضی میں انگریز حکومت کی خدمت کرتے رہے یا تاحال خدمت کر رہے ہیں۔ میری بات کا مقصد یہ ہے کہ میری جماعت کو بنانے اور اس کو پروان چڑھانے میں حکومت برطانیہ کا کلیدی کردار ہے اور اس کے ان گنت انعامات اور احسانات ہیں چناں چہ مجھ پر اور ان تمام لوگوں پر جو میری پیروی کر۔تے ہیں لازم ہے کہ لوگوں پر حکومت برطانیہ کے احسانات واضح کریں او اسی حکومت کی محبت لوگوں کے دلوں میں راسخ کریں۔"

(انگریز گورنر کے نام خط "تبلیغ رسالت" جلد ۷ صفحہ ۱۸، مرتب قاسم قادیانی، مجموعہ اعلانات مرزا غلام احمد قادیانی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پہلا باب:

کیا قادیانی انگریزوں کے آلہ کار نہیں؟

فیصلہ قارئین خود کریں:

ہر مسلمان میں ایک خوبی ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو وہ تمام کے تمام اسلام سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے لیے اپنے دل میں ضرور نرم گوشہ بھی رکھتے ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی مسلم کسی بھی مسلک کا ہو باطل کے خلاف دل میں نفرت ضرور رکھتا ہے اور واضح کفر کی کھلم کھلا مخالفت کرتا ہے، چنانچہ جب بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک الگ امت بنانے کا اعلان کیا تو اس کو پذیرائی نہ مل سکی اور اسے واضح طور پر اسلام کا دشمن اللہ کا دشمن اور گستاخ رسول سمجھا گیا اور ہر دور میں مدعی نبوت کو کذاب کا لقب بھی دیا گیا، جھوٹے نبی ہر دور میں پیدا ہوتے رہے اور ہر دور کے علماء حق نے ان کے جھوٹ کا پردہ فاش بھی کیا، عموماً جو بھی جھوٹا نبی آیا وہ لوگوں کو ایک نئی امت کی طرف یا نئی کتاب کی طرف یا نئے الہام کی طرف بلا کر نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور پچھلی شریعت کو منسوخ کر کے اپنی شریعت کی طرف چلانے کی کوشش کرتا تھا اور یہ اللہ کا مسلمانوں پر انعام اور احسان رہا کوئی بھی جھوٹا نبی یا جھوٹی نبوت کو قبول عام نہ حاصل ہو سکا اور ہر دور میں مسلمان ان جھوٹے نبیوں سے نفرت اور ان کی بیخ کنی کرتے رہے لیکن یہ تو کھلا کفر اور صاف باطل کی بات ہے اصل مسئلہ تب کھڑا ہوتا ہے جب کوئی شخص باطل کا روپ اختیار کیے بغیر اور کھلم کھلا اپنے آپ کو غیر مسلم کہے بغیر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد پر حملہ کرے یہی کام پنجاب کے مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا، جس نے مکر و دجل کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کی ٹھانی اور اپنے آپ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کو کھلم کھلا مسلمانوں کا دشمن ظاہر نہ کیا اور مسلمانوں کے لیے اس کے دل میں جو نفرت تھی اسے پوشیدہ رکھا، چنانچہ پہلے پہل اس نے:

ا: اپنے مہدی ہونے کا اعلان کیا لیکن جب متعدد صحیح احادیث اپنے خلاف پائیں اور ان کا تسلی بخش جواب نہ دے سکا تو نبوت کا اعلان کر دیا اور کہا کہ وحی تو مجھ پر بھی نازل ہوتی ہے لیکن جب اپنے سامنے خود کو مسلمانوں کے اور علمائے حق کے نرغے میں دیکھا تو کہنے لگا۔

۲: میں نبی تو ہوں لیکن الگ شریعت لے کر آنے والا رسول نہیں، یعنی میں مستقل نبی نہیں بلکہ متبع نبی ہوں جیسے ہارون، موسیٰ کی اتباع کرنے والے نبی تھے۔ (غیر تشریعی نبی)

۳: پھر اپنے اسی عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے قرآن کی تحریف و تاویل کا بھی مجرم بنا۔

یہی اصل خطرے کا مقام ہے اگر الگ وحی الگ کتاب کے نزول کا اعلان بھی کر دیتا تو اس فتنے سے اسلام کو اتنا خطرہ نہ رہتا، یعنی اس نے نقاب تو اسلام کا اوڑھے رکھا صرف نام کی حد تک لیکن اندر سے مسلمانوں کا پکا دشمن اور انگریز کا وفادار غلام اور ایجنٹ تھا۔ اور یہی کتاب کے پہلے باب کا عنوان ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا ایجنٹ تھا یا نہیں۔ اس کتاب کو لکھنے کے دو مقاصد ہیں ایک تو یہ کے سادہ لوح مسلمان اس فتنے اور اس شر کو محسوس کریں اور ان کے متعلق تمام اہم اور چیدہ چیدہ معلومات انہیں ایک ہی کتاب سے مل جائیں اور دوسرا میرے مشاہدے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ بہت سے قادیانی خود بھی اس بات سے واقف نہیں کہ ان کا مذہب کیسے پروان چڑھا، یعنی ان بے چاروں نے اپنے نبی کی کتابیں تک نہیں پڑھیں میرے خیال میں کوئی بھی صاحب شعور اور پڑھا لکھا شخص قادیانیوں کی کتابوں میں موجود یہ باتیں پڑھ کر ان کے شر سے واقف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، خود میں قادیانیوں کو بھی اس کتاب کو پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں مگر کھلے ذہن کے ساتھ۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دوسرا باب:

مرزا غلام احمد کے

انگریز حکومت کے حق میں کیے گئے کارہائے نمایاں

انگریز کے خلاف تلوار اٹھانا کفر ہے اور جہاد منسوخ ہو چکا ہے:

چونکہ انگریز آج تک سب سے زیادہ مسلمانوں کے جذبۂ جہاد سے خائف ہیں کیونکہ اسی جذبہ ہائے جہاد کی بدولت مسلمانوں تک کسی نہ کسی طرح دنیا پر حکومت کی، چنانچہ پہلا حملہ جو انگریز نے اپنے مقررہ کردہ نمائندے (مرزا غلام احمد) کے ذریعے اسلام پر کروایا وہ جہاد کے خلاف فتویٰ تھا اور یہ پہلا شخص تھا (جو خود کو مسلمان بھی کہتا) جس نے اس بات کا فتویٰ دیا کہ انگریز کے خلاف تلوار اٹھانا کفر ہے۔

انگریز زمین پر اللہ کے نائب ہیں:

دوسرا فتویٰ اس نے یہ دیا کہ اس دنیا میں برطانوی ہی اللہ کی نیابت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

توہین رسالت اور اہانت صحابہ کرامؓ کا مرتکب واجب القتل نہیں اور خود توہین کا ارتکاب:

جب انگریز کی شہہ پر میری اور آپ کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں توہین کی گئی اور پھر جب بعض مصنّفین نے نبی کریم کی شان میں حضرت علی اور حضرت حسن وحسین اور حضرت فاطمہ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کی تو مسلمانوں نے متفقہ طور پر ان کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ جاری کیا، تو یہ وہ شخص تھا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جس نے ان کے حق میں فتویٰ دیا اور پھر نہ صرف فتویٰ دیا بلکہ ان سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کی شان میں گستاخی کی۔ اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی شان میں گستاخی کی اب مسلمانوں کا غصہ حد سے بڑھ گیا اور تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر اس کے قتل کا فتویٰ دیا لیکن وہ برطانوی حکومت ہی تھی جس نے اس کو مکمل تحفظ فراہم کیا اور وہ اس دور کی سپر پاور بھی تھی، چنانچہ اس برطانوی حکومت نے مکمل طور پر اس کا دفاع کیا اور مسلمانوں کے غضب سے بچائے رکھا، لیکن اللہ کا غضب بڑھ چکا تھا اور اللہ اس شخص کی موت کا ارادہ کر چکا تھا، چنانچہ اس وقت کے بہت بڑے عالم دین حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس کو مباہلے کا چیلنج دیا اور جو موت غلام احمد قادیانی نے اپنے لیے خود منتخب کی تھی کہ اگر میں جھوٹا نبی ہوں تو مجھے یہ یہ بیماری ہو بایں ٹھیک اسی بیماری میں انتہائی عبرتناک موت مر گیا جس کا ذکر ان شاءاللہ تفصیل سے ہوگا۔

لیکن افسوس صد افسوس دور حاضر کے مسلمان اتنی جلدی اس فتنے کو بھول گئے آج بھی قادیانی بہت آرام سے مسلمانوں میں دندناتے پھرتے ہیں اور پھر الم اور دکھ کی بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں ہم بھی مسلمان ہیں، بس ہمارا اور آپ کا تھوڑا ہی فرق ہے اور دور حاضر کے بعض لاعلم مسلمان ان کے منہ سے کلمۂ طیبہ سن کر یا چکنی چوپڑی باتیں سن کر ان کو خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی امت سمجھ لیتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اس شخص کے برطانوی استعمار سے کیسے رابطے تھے؟ اس شخص کی امت کو کس نے کھڑا کیا؟ اس کے ملکہ برطانیہ کے بارے میں نظریات کیا تھے؟ وہ اپنے امتیوں کو برطانوی حکومت کے بارے میں کیا نصیحت اور وصیت کرتا رہا؟ ذرا خود ملاحظہ کیجئے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وحی لانے والا فرشتہ انگریز تھا اور اللہ بھی انگریز ہے:

''میں نے فرشتے کو ایک نوجوان انگریز کے روپ میں پایا جس کی عمر ۲۰ سال سے کچھ اوپر ہو اور وہ کرسی پر بیٹھا تھا، میں نے اس سے کہا: آپ بہت خوبصورت ہو، اس نے کہا ہاں۔

(تذکرہ وحی المقدس، صفحہ ۳۱، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

''پھر وہ انگلش میں بولا I Love you مجھے تم سے محبت ہے۔ I am with you میں تمہارے ساتھ ہوں I Shall help میں تمہاری مدد کروں گا، پھر کہا I can do what so ever میں جو چاہوں کر سکتا ہوں پس میں اس کے بولنے کے انداز اور لہجے سے پہچان گیا کہ وہ انگریز ہے۔'' (براہین احمدی صفحہ ۴۸۰ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

انا للہ وانا الیہ راجعون، کیا صرف یہ اکیلا حوالہ ہی اس کی انگریز کے ساتھ والہانہ محبت کی دلیل نہیں کہ وحی بھی آئی تو انگلش میں جس کی طرف سے نازل ہو رہی ہے وہ بھی انگریز (نعوذ باللہ) جو لے کر آتا تھا وہ بھی انگریز۔

پھر کہتا ہے اس کے خدا نے اپنا وہ وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی چنانچہ یہ وعدہ پورا ہونے پر اس کا شکر بجا لانا لازم ہے اور وعدہ کیسے پورا کیا یہ بھی بتا رہا ہے کہ ملکہ برطانیہ (جس کو مرزا نے قیصرۃ الہند کا خطاب دیا) کو میرے گھر بھیج دیا۔

ملکہ برطانیہ خدا کا وعدہ اور مدد:

''میں نے کشف کی حالت میں دیکھا کہ ملکہ عالیہ ملکہ معظّمہ قیصرۃ الہند (ہندوستان کی ملکہ) اللہ ان کو سلامت رکھے میرے گھر میں آئیں تو میں نے اپنے ایک صحابی کو کہا کہ ملکہ معظّمہ نے ہمیں یہ شرف بڑی محبت اور الفت سے بخشا ہے کہ ہمارے گھر دو دن کے لیے سکونت اختیار کی، چنانچہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہمارے پر لازم ہے کہ ہم بھی ان کا شکریہ ادا کریں۔''

(مرزا غلام احمد کے مکاشفات، مصنف منظور قادیانی صفحہ ۱۷)

قارئین کو اب اس بات پر قطعاً تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ ملکہ برطانیہ خدا کا وعدہ اور خدا کی مدد کیسے ہو سکتی ہیں؟ بھائیو! اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ جس شخص کا رب انگریز، فرشتہ انگریز ہو سکتا ہے تو کیا اس انگریز رب کی مدد اور نصرت ملکہ برطانیہ نہیں ہو سکتی ویسے بھی مرزا کے ہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے ؎

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا......

پھر اپنے فعل اپنے اعمال اپنی تحریروں اور اپنی تقریروں سے حقیقت میں بھی ملکہ برطانیہ اور انگریز حکومت کے ایجنٹ ہونے کا حق ادا کرتا رہا اور جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جب بعض انگریز مصنفوں نے ناموس رسالت پر حملہ کیا اور مسلمانوں نے اس کے خلاف مظاہرے کیے تو یہ مسلمانوں کے خلاف بولنے لگا اور برطانیہ کے دفاع کے لیے آگے بڑھ کر کہنے لگا مسلمانوں کو بالکل یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس طرح کی مقدس حکومت کے خلاف تحریک چلائیں یہ حکومت تو اللہ کا سایہ ہے جس نے برصغیر کے لوگوں کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹا ہوا ہے، پھر جب مسلمان اس کی ہرزہ سرائی سے تنگ آ کر اس پر چڑھ دوڑے تو پھر برطانیہ کو اپنی وفاداری جتلانے لگا لیکن ساتھ ہی ہمیشہ کے لیے وفادار رہنے کا بھی اعادہ کیا۔

حکومت برطانیہ پر تن من دھن سب نچھاور:

''ہم ہر قسم کی مصیبت اپنی اس محسن حکومت کی وجہ سے اٹھا رہے ہیں اور مستقبل میں بھی اسی طرح اٹھاتے رہیں گے کیونکہ یہ ہم پر واجب ہے کہ ہم ان کے احسانات اور انعامات پر شاکر رہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہم اپنا تن من دھن سب کچھ برطانوی حکومت پر نچھاور کر دیں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گے۔ اور دوسری بات یہ کہ ہم اس حکومت کے عروج کے لیے دعا کرتے رہیں گے۔'' (آریادھرم صفحہ ۷۹،۸۰۔ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی تیری نبوت کیسی تھی:

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جو حکومت نبی کریم کی توہین کا ارتکاب کرنے والوں کی سپورٹ کر رہی تھی تو اسی کی حمایت کرتا چلا جا رہا ہے تیرا یہ دعویٰ ہے کہ تیری مثال ہارون کی سی ہے لیکن تیرا کردار نہایت شرمناک ہے، نبی تو غیرت مند ہوتا ہے وہ اللہ کے کسی بھی نبی کی توہین برداشت نہیں کرسکتا، قادیانی کیا یہ بات نہیں سوچتے۔ قارئین کرام! دور حاضر کی ہی مثال کو سامنے رکھ لیں کہ ڈنمارک ناروے اور سویڈن دور حاضر میں نبی کریم ﷺ کے خاکے بنانے والوں کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں، کوئی شخص اٹھے اور کہے میں مسلمان ہوں، عالم دین ہوں لیکن ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کی مذمت کی بجائے ان کی مدح کرنے لگے اور ان کے اس عمل کو اللہ کی طرف نازل شدہ سمجھے اور کہے ان کا یہ عمل بالکل ٹھیک ہے اور انہیں آزادی اظہار کا حق حاصل ہے تو کوئی بھی غیرت مند مسلمان اس شخص کو عالم تو دور کی بات مسلمان بھی نہیں مان سکتا، لیکن یہ کس قسم کا بے غیرت نبی ہے جو کہتا ہے۔

جس نے برطانیہ سے غداری کی اس نے اسلام، اللہ اور رسول سے غداری کی:

''یہ حکومت مجرد برطانوی حکومت نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہے جس نے اس حکومت کی نافرمانی کی اس نے اسلام کی نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اس نے رسول اللہ کی نافرمانی کی۔''

(خطاب مرزا غلام احمد قادیانی کتاب حکومت کی نظر التفات کے لائق)

حکومت برطانیہ کے نافرمانوں پر اللہ کی لعنت:

''میں اللہ عزوجل کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اپنے سائے، یعنی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حکومت برطانیہ کے سائے میں پروان چڑھایا، چنانچہ اس حکومت کی رعایا پر لازم ہے کہ حکومت کے احسانات کا شکر بجالائے اور میں خاص طور پر اس حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے مقاصد میں کسی بھی دور حکومت میں اتنا کامیاب نہ ہوسکتا تھا جتنا میں ملکہ معظمہ (یعنی قیصرۃ الہند) کے دور اقتدار میں ہوا۔ اللہ کی لعنت ہو جو لوگ فرقہ واریت اور فساد پھیلا رہے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہو ان پر جو امیر کے حکم کے تابعدار نہیں جبکہ اللہ تو کہتا ہے اللہ کی اطاعت کرو، رسول اللہ کی اطاعت کرو اور اُولی الامر کی اطاعت کرو اور برصغیر میں اُولی الامر سے مراد ملکہ برطانیہ ہے، اس لیے میں اپنے مریدوں اور اپنے ماننے والوں (امتیوں) کو نصیحت کرتا ہوں کہ انگریز اُولی الامر ہیں، چنانچہ دل کی گہرائیوں سے ان کی اطاعت کرو۔"

(امام کی ضرورت صفحہ ۲۳، کتاب تحفہ قیصریہ، صفحہ ۲۷)

کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ شاید قادیانی اس بات کو نہ مانتے ہوں کہ وہ انگریز کے وفادار اور یہودی سامراج کے آلہ کار ہیں۔ تو معزز قارئین زمین پر کوئی قادیانی ایسا نہیں جو اس حقیقت سے انکار کر سکے۔ اصل میں آج تک ان کا مذہب انگریز ہی کی مرہون منت ہے، عجیب بات یہ ہے کہ یہ مذہب برصغیر میں تو پروان نہ چڑھ سکا کیونکہ ہر دور کے علماء نے ان کا تعاقب کیا اور گاہے بگاہے عوام الناس کو ان کی شرارتوں اور سازشوں سے مطلع کرتے رہے۔ اور دور حاضر میں بھی جب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے لیے ایک موثر تحریک کی ضرورت تھی تو دور حاضر کے جید علماء نے اس تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا اور میرے بھائی حافظ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ بھی اس تحریک میں پابند سلاسل رہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ مذہب کہاں پھیلا؟ اور آج تک بھی یہ برصغیر پاک وہند سے مکمل طور پر ختم کیوں نہ ہوا؟ تو اس کی دو وجوہات

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہیں، پہلی بات تو وہی کہ برطانوی حکومت نے اس مذہب کی نشرواشاعت پر بے دریغ دولت کو لوٹایا اور جب برصغیر میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو دولت کا رخ افریقہ کے غریب ممالک کی طرف موڑ دیا کہ جن لوگوں کا کوئی بھی مذہب نہ تھا یا ملحد تھے یا اگر اسلام کی کچھ رمق باقی بھی تھی تو بھوک وافلاس نے دل سے روحانیت کو کچل دیا وہاں پر برطانوی حکومت نے اپنے ذاتی پیسوں سے ۵۰۰ سے زائد مسجدیں تعمیر کروائیں اور ۱۰۰ سے زائد مدارس تعمیر کروائے اور براعظم افریقہ میں قرآن کا تحریف شدہ ترجمہ قادیانیت کی ترویج کے لیے مفت تقسیم کروایا اور یہ تمام کام آج تک جاری ہیں مزید یہ کہ تاویلات اور تحریفات سے ملفوف قادیانیوں کے بے شمار رسالے افریقہ میں ہفت روزے کی شکل میں چھاپے جاتے ہیں اور آج بھی قادیانیت کے خلاف بہت کم مواد ان کی علاقائی زبانوں میں دستیاب ہے، چنانچہ جب کچھ لوگوں نے وہاں قادیانیت کو قبول کر لیا تو اس مذہب کو کھڑا ہونے کی بنیاد مل گئی۔ اب جب یہ مذہب افریقہ میں بھی کچھ کھڑا ہو گیا تو یہ پاک وہند میں بھی مستقل نقب زنی کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور ان کا سب سے بڑا ہتھیار آج بھی برطانوی سرپرستی ہے اور بے چارے سادہ لوح مسلمان ان کی طرف سے دی گئی پرکشش مراعات کی آفرز پر غور کرتے ہیں تو ۱۰۰ میں سے ایک تو اپنا ایمان بیچ دیتا ہے، طریقہ واردات وہی پرانا ہے، مال کا لالچ۔ نوکری کی پیشکش، اعلیٰ عہدہ، اچھی گاڑی اور بنگلے کا لالچ، یہاں تک کہ جن لوگوں کو اپنی ضرورت سمجھتے ہوں ان کو برطانیہ میں سیاسی پناہ یا برطانیہ میں مستقل سکونت تک کی آفر کر دی جاتی ہے۔ اور بعض اس بنیادی لالچ میں پھنس کر دین ودنیا سے محروم ہو جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۸۵)

"اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔‘‘

چنانچہ مرزا گاہے بگاہے حکومت برطانیہ سے اپنے مذہب کی ترویج اشاعت کے لیے تعاون کی درخواست بھی کرتا رہا اور ان کو اپنی خدمات سے بھی آگاہ کرتا رہا جو اس نے برطانیہ کے لیے سرانجام دیں چنانچہ لکھتا ہے:

میری حکومت برطانیہ کے لیے ان گنت خدمات ہیں:

’’میں نے مکتبوں کے مکتبے اپنی ان کتابوں سے بھر دیے جس میں میں نے انگریز کی مدح کی۔ اور خاص طور پر جہاد کے اسلامی عقیدے کو کچلنے کے لیے اور یہ میری بہت بڑی خدمت ہے حکومت کے لیے، چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ حکومت برطانیہ مجھے اس کا اچھا بدلہ دے۔‘‘ (تبلیغ رسالت جلد ۷ قاسم قادیانی)

حکومت برطانیہ تبلیغی کاموں میں ہماری معاون ہے:

غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا محمود احمد لکھتا ہے جو کہ دوسرا خلیفہ بھی ہے:

’’حکومت برطانیہ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں ہم دوسرے ممالک میں بھی تبلیغ کے لیے جاتے ہیں وہاں بھی برطانوی حکومت ہم سے تعاون کرتی ہے اور یہ اس کا ہم پر احسان ہی ہے۔‘‘

(خلافت کی برکات، صفحہ ۶۵، مصنف مرزا محمود احمد)

ان باتوں کا مقصد صرف اور صرف اپنی امت اور ان لوگوں کے دلوں میں برطانیہ کی محبت راسخ کرنا ہے جہاں پر یہودی اور انگریز قادیانیوں یا اس طرح کے فتنوں کے، ذریعے اسلام کے بنیادی عقائد کو کمزور کر رہے ہیں وہیں پر سب سے اہم کام اس وقت جو قادیانیوں سے لیا جا رہا ہے وہ جاسوسی ہے۔ مفادات ہمیشہ دوطرفہ ہوتے ہیں دنیا میں کوئی کسی کو یکطرفہ مفاد نہیں پہنچاتا۔ قادیانی نظریاتی طور پر بھی، یہودیوں اور انگریزوں کی سرحدوں کا تحفظ کر رہے ہیں اور عملی طور پر بھی وہ ان کے لیے ہر کام کر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گزرنے کو تیار ہیں، کیونکہ دونوں کا مشترکہ مفاد اسلام کے بگاڑ میں ہے اور جو بھی برطانیہ کا مفاد ہوگا وہ ہی قادیانی کا مفاد ہوگا نمونے آپ خود ان کی زبانی ملاحظہ کیجئے۔

قادیانیوں، برطانیہ اور یہودیوں کے اہداف ایک ہی ہیں:

قادیانیوں اور برطانیہ کے اہداف اور مقاصد میں یکسانیت پائی جاتی ہے جس کا اعتراف خود مبشر قادیانی نے ۱۹۲۳ء میں روس سے واپسی پر کیا اور کہا:

''مجھ پر کئی مرتبہ برطانیہ کے جاسوس ہونے کی تہمت لگی حالانکہ میں روس صرف قادیانیت کی تبلیغ کے لیے گیا تھا، لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ قادیانیوں اور انگریزوں کے مفاد اور اہداف کا آپس میں گہرا تعلق ہے، میں حکومت برطانیہ کی خدمت کرنے پر مجبور ہو گیا اور میں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ جو مجھ پر واجب تھا۔'' (محمد امین کے نام خط شمارہ الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۲۳)

قادیانی برطانیہ کی محبت انگریز اور یہودیوں کی ایجنٹی میں اس سے بھی بہت آگے جا سکتے ہیں اور گئے، بلکہ میں تو کہتا ہوں یہ درک اسفل سے بھی نیچے گر سکتے ہیں جہاں ان کو علم ہو جائے کہ مسلمانوں کا نقصان ہو سکتا ہے، یہ وہ نقصان ہر صورت پہنچانے کی کوشش کریں گے ان کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے جب برطانیہ نے عراق پر حملہ کیا تھا تو اس وقت مرزا غلام احمد کے بیٹے اور قادیانی خلیفہ نے کیا الفاظ کہے تھے۔ ملاحظہ کیجیے۔

عراق میں برطانوی فتح پر خوشی اور مسلمانوں کے خلاف لشکر کشی:

''مسلمان علماء ہمیں انگریز کی حمایت کا اور اس کی فتوحات پر خوشی منانے کا طعنہ دے رہے ہیں تو ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کیوں نہ خوش ہوں اور کیوں نہ جشن منائیں جبکہ خود ہمارے امام نے کہا ہے کہ ''میں مہدی اور برطانوی حکومت میری تلوار ہے۔'' چنانچہ ہم اس فتح سے خوش ہیں اور ہم اس تلوار کی چمک عراق، شام اور ہر جگہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ (یعنی مسلمانوں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کا بے دریغ قتل عام) بے شک اللہ نے اس حکومت کی تائید وتعاون کے لیے فرشتوں کو نازل کیا ہے۔" (جریدہ الفضل ۷ دسمبر 1918)

نہ صرف فتوحات پر خوش ہوئے بلکہ عملی طور پر جنگ میں بھی حصہ لیا، کتنی عجیب بات ہے ایک طرف مسلمانوں پر جہاد کے ساقط ہونے کا فتویٰ دیا تو دوسری طرف عملی طور پر بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا۔

الفضل شمارہ لکھتا ہے:

"بے شک سینکڑوں قادیانی فوجی انگریز لشکر کا حصہ تھے جس نے عراق پر لشکر کشی کی اور انہوں نے انگریز کے لیے اپنا لہو بہایا۔"

(الفضل ۳۱ اگست ۱۹۲۳)

مزید لکھا:

"ہم برطانوی حکومت کی فتوحات سے اللہ کا لاکھ مرتبہ شکر ادا کرتے ہیں اور ہماری اس مسرت اور خوشی کا سبب یہ بات ہے کہ ہمارے نبی غلام احمد قادیانی اسی حکومت کی فتوحات کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے اور اپنی جماعت کو بھی ان کے حق میں دعا کرنے کی وصیت کر کے گئے اور ہمیں اس بات پر بھی خوشی ہے کہ ہمارے لیے قادیانیت پھیلانے کے لیے اور بھی دروازے کھل گئے جو پہلے بند تھے۔" (الفضل ۲۳ نومبر 1918)

ان کی انگریز کی ایجنٹی اتنی معروف تھی کہ دیگر حکومتیں بھی اس سے واقف ہیں چنانچہ لکھتا ہے:

"اس لیے جرمنی کی حکومت نے اپنے وزیروں کو منع کیا کہ جو کوئی قادیانیوں کی محفل میں بیٹھے گا اسے انگریز کا ایجنٹ سمجھا جائے گا۔" (الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴)

اسی طرح قادیانی ہر موقع پر اور ہر طریقہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا یہاں تک کہ برطانوی سامراج کی خدمت کے لیے افغانستان تک جا پہنچے اور وہاں پر برطانیہ کے لیے جاسوسی کرنے لگے لیکن افغانستان کی حکومت کو ان ملعونوں کا پتہ چل گیا، چنانچہ ان دونوں کو قتل کر دیا گیا اور افغانستان کے وزیر داخلہ نے جب یہ بیان دیا کہ یہ دونوں قادیانی مسلمانوں کے خلاف برطانوی سامراج کے آلہ کار تھے تو بجائے اس کے کہ قادیانی شرمندہ ہوتے ان کے خلیفہ نے فخر سے اعلان کیا۔

برطانوی محبت کا اولاد، نسلوں اور امتیوں میں منتقل ہونا:

''اگر ہمارے دونوں قادیانی خاموش رہتے اور اپنا عقیدہ جو جہاد کے بارے میں ہے چھپائے رکھتے تو انہیں کچھ نہ ہوتا لیکن وہ برطانیہ سے اپنی بے لوث محبت کو چھپا نہ سکے اور اس محبت کو ظاہر کر دیا جو ہمارے ہاں برطانوی حکومت کے لیے پائی جاتی ہے، چنانچہ وہ ان کے ہاتھ لگ گئے۔''

(مرزا غلام احمد کے بیٹے کا خطبہ جمعہ طبع شدہ، الفضل ۱۲ اگست ۱۹۳۵)

جیسا کہ معروف ہے کہ جس نے جاسوسی کرنی ہو اسے اپنی اصل پہچان اور شناخت چھپانی چاہیے، چنانچہ امت مسلمہ کی جاسوسی کرنے والے یہ عیار، مکار اور دجل کے لبادے کو ہر وقت اوڑھ کر رکھتے ہیں اور اپنا نام قادیانیت سے تبدیل کر کے مسلمان رکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام اور مسلمانوں سے ان کا دور پار کا بھی واسطہ نہیں اور قارئین میں سے بعض کی ایک اور غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں کہ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ اپنے آپ کو احمدی حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کی وجہ سے کہتے ہیں ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ تو توہین رسالت کے مرتکب ہیں، جس کا ذکر آگے چل کر ایک مستقل باب میں آئے گا یہ احمدی اپنے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام احمد سے نسبت کی وجہ سے کہتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تیسرا باب:

قادیانیوں اور مسلمانوں میں
بنیادی فرق کیا کیا ہیں

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی شاید مسلمان سوسائٹی کی ایک شاخ یا حصہ ہیں اور خاص طور پر یہ بات غیر مسلموں میں انہوں نے بہت مشہور کر رکھی ہے، اسی طرح دیگر جھوٹے انبیاء کے پیروکار بھی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں، جیسے کہ محمد علی جاہ کے پیروکار، راشد الخلیفہ کے پیروکار، بہاء الدین اور یوسف کذاب کے ماننے والے اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے بھی خود کو مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہیں، حالانکہ ان لوگوں کا اسلام سے دور پار کا بھی کوئی تعلق نہیں اور خود ان کی اپنی کتابیں اپنے مستقل مذہب پر دلالت کرتی ہیں اور یہ بات واضح کرتی ہیں کہ مسلمانوں کو یہ لوگ کافر سمجھتے ہیں اور خود ایک الگ شریعت کے پیروکار ہیں۔ آیئے ان کے اس عقیدے کے بارے میں ان کی کتابوں کو پڑھتے ہیں:

مسلمان کافر ہیں اور قادیانیوں کی مسلمانوں سے کوئی بھی تعلق داری نہیں:

مرزا غلام احمد کا بیٹا محمود احمد لکھتا ہے:

"مجھے لکھنؤ میں ایک آدمی ملا اس نے مجھ سے یہ بات پوچھی کہ یہ بات مشہور ہے کہ آپ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں؟ تو میں نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے بے شک ہم تم مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔" (انوار خلافت صفحہ ۹۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مزید کہتا ہے:

”ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم قادیانیوں کے علاوہ سب کو کافر کیوں سمجھتے ہیں تو یہ بات قرآن میں واضح طور پر اللہ نے بیان کر دی ہے جو کسی ایک بھی رسول کا انکار کرے وہ کافر ہے، جو فرشتوں کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے، اور جو قرآن کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے، بس اسی بنیاد پر جو غلام احمد قادیانی کا انکار کرے جو کہ اللہ کا نبی ہے اور اللہ کا رسول ہے وہ بھی کافر ہے اور اسی لیے ہم تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ رسولوں میں تفریق کر رہے ہیں اور اللہ کے قول کے مطابق وہ بعض کا انکار کر رہے ہیں اور بعض پر ایمان لا رہے ہیں پس یہی لوگ تو کافروں میں سے ہیں۔“

(الفضل جریدہ قادیانی ۲۶ جون، ۱۹۲۲)

اے امت مسلمہ کیا ان حوالوں کے بعد بھی ان لوگوں کے لیے نرمی کا کوئی بھی گوشہ دل میں رکھا جا سکتا ہے؟ ہاں بہت سے لوگ آزادی افکار، آزادی اظہار رائے کی آڑ میں مادر پدر آزاد معاشرے کے قیام کے لیے سرگرداں ہیں تاکہ فتنہ پرور تنظیمیں یہودی اور انگریز کے گٹھ جوڑ سے اپنے عقائد کی ترویج واشاعت بلا روک ٹوک جاری رکھ سکیں، اپنے آپ کو کافر کہنے پر تو احتجاج کیا جائے اور مسلمانوں کو متعصب قرار دیا جائے اور خود علی الاعلان پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک آن میں کافر بنا دیا جائے۔ مزید پڑھیے مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

”جو کوئی بھی موسیٰ پر تو ایمان لائے لیکن عیسیٰ پر ایمان نہ لائے یا عیسیٰ پر تو ایمان لائے لیکن محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے وہ تو کافر ہے، اسی طرز پر جو محمد ﷺ پر ایمان لائے اور غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ بھی کافر ہے اور اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور یہی اللہ نے کہا ہے کہ یہ لوگ ہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پکے کافر ہیں۔'' (کلمۃ الفضل صفحہ ۱۲۰،۴،۱۷، از بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز)

اسی طرح کی بات یوسف قادیانی نور الدین خلیفہ اول اور دیگر قادیانی کتب میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

مسلمان پکے کافر ہیں اسی لیے ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جا سکتی:

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ مسلمانوں کو پکا کافر مانتے ہیں، چنانچہ یہ کافر کے پیچھے نماز کیسے ادا کر سکتے ہیں، لیکن اکثر قادیانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے سامنے مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز کو ادا کر لیتے ہیں ان کا یہ عمل خالصتاً منافقت پر مبنی ہوتا ہے، اور مسلمانوں کی نظر میں اپنی اصل حقیقت چھپانے اور ان کے دلوں میں اپنے لیے نرمی پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ آیئے قادیانی کتابوں کی سیاہی میں اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی خود کہتا ہے:

''تم پر یہ بات جائز نہیں کہ تم کسی غیر قادیانی کے پیچھے نماز ادا کرو وہ چاہے جیسا بھی ہو اور جو کوئی بھی ہو چاہے لوگ اس کی تعریف کرتے ہوں، پس یہ اللہ کا حکم ہے اور یہی اللہ چاہتا ہے جو کوئی شک میں پڑ گیا یا تذبذب میں پڑ گیا وہ جھوٹوں میں شامل ہو گیا اور اللہ چاہتے ہیں تمہارے اور ان کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔''

(ملفوظات غلام نشر شدہ جریدہ الحکم قادیانی مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مزید خود لکھتا ہے:

''اللہ نے قطعی طور پر اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ تم لوگ ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرو جو میری نبوت کا منکر ہو اور میری اطاعت و پیروی نہ کرتا ہو، چنانچہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی ہی امت کے امام کے پیچھے نماز کو ادا کرو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور یہی مطلب حضرت عیسیٰ والی حدیث کا ہے کہ "اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ "پس تم وہی کرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے کیا تم چاہتے ہو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کچھ گمان نہ رکھتے ہو۔" (نعوذ باللہ)

(اربعین صفحہ ۳۴، ۳۵۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی بات کو مرزا غلام احمد کا بیٹا آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہے:

"کسی کے لیے یہ بات جائز نہیں کہ وہ غیر قادیانی کے پیچھے نماز کو ادا کرے۔ اور لوگ بار بار یہ سوال پوچھتے رہتے ہیں کہ کیا مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں تم جتنی مرضی دفعہ مجھ سے یہ سوال پوچھ لو میرا جواب یہی ہے کہ قادیانی کی نماز غیر قادیانی کے پیچھے جائز نہیں جائز نہیں۔" (انوار خلافت صفحہ ۸۹)

یہاں تک کہ اس میں مزید شدت پیدا کرتے ہوئے مرزا قادیانی خود کہتا ہے جب اس سے غیر قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا:

"ہرگز نہیں اگر اس کا عقیدہ معلوم نہیں تو بھی نہیں پڑھی جا سکتی، اگر اس کا عقیدہ معلوم ہو جائے کہ وہ میری نبوت و رسالت کی تصدیق کرتا ہے تو جائز ہے اگر انکار کرتا ہے تو جائز نہیں اور اگر خاموش بھی رہے تو بھی جائز نہیں کیونکہ وہ منافق ہے۔" (ملفوظات احمدیہ، جلد ۴ صفحہ ۱۴۶)

ان تمام حوالوں کے بعد اس بات کی ضرورت تو نہیں کہ اس بات کو بیان کیا جائے کہ پھر بعض قادیانی مسلمانوں کے پیچھے نماز کیسے پڑھ لیتے ہیں، لیکن پھر بھی ان کی اپنی زبانی سن لیتے ہیں۔ محمود احمد قادیانی اپنے سفر حج کے بارے میں بتاتا ہے جب وہ ۱۹۱۲ء میں مکہ گیا:

"جو نماز ہم حرم کے امام کے پیچھے پڑھتے تھے وہ واپس آ کر دوبارہ پڑھ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لیتے تھے۔"

"اللہ غیر قادیانی کے پیچھے نماز قبول نہیں کرتا اس لیے ہم نے جو بھی نمازیں امام مسجد کے ساتھ پڑھیں وہ دوہرائیں۔"

"ہم مسجد میں لیٹ جاتے تھے تاکہ نماز ہو چکی ہو، پھر ہم خود امامت کرواتے تھے اور بعض مسلمان بھی ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے۔"

(کیونکہ انہیں تم ملعونوں کے عقیدے کا علم نہ ہوتا تھا)

خلیفہ نورالدین بھی یہ بات کہتا ہے کہ:

"اگر کوئی قادیانی کسی غیر قادیانی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو دوبارہ دوہرائے۔"

(آئینہ صداقت از مرزا محمود احمد قادیانی صفحہ ۹۱)

مسلمانوں کی آنکھیں ان حوالوں کو پڑھ کر اب کھل جانی چاہیے اور قادیانیوں کو بھی اپنے احوال اور اعمال پر غور کرنے کی ضرورت ہے، لیکن بات اسی پر بس نہیں ہوتی نہ صرف وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی دو قدم آگے بڑھتے ہوئے وہ امت محمدیہ کے ساتھ اپنے بغض کو بھی ظاہر کرتے ہیں اور یہ فتویٰ دیتے ہیں۔

مسلمانوں سے کسی بھی سطح کے تعلقات رکھنا جائز نہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ تھا کہ قادیانی مسلمان طاہر و مطہر ہیں اور مسلمان نجس ہیں چنانچہ طاہر اور نجس کو آپس میں ملنا نہیں چاہیے چنانچہ لکھتا ہے:

"ہم اپنی مرضی سے تعلقات نہیں قائم کرتے بلکہ اللہ کی مرضی سے قائم کرتے ہیں، چنانچہ کسی ایسے شخص سے تعلق رکھنا جو میری نبوت کو نہیں مانتا ایسا ہی ہے جیسے خالص دودھ کو پھٹے ہوئے دودھ کے ساتھ ملانا، چنانچہ اس مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ان سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ یا تعلق نہیں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رکھنا چاہیے۔"

(قول مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۸ نمبر ۴ صفحہ ۲۳۱)

اور افسوس کی بات ہے کہ یہ جھوٹا نبی تو مسلمانوں سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا اور بعض مسلمان جو کہ دنیا کے سب سے زیادہ سچے نبی پر ایمان لانے والے ہیں وہ ان سے تعلق بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ امت مسلمہ کے علماء یا کم از کم پاکستان کے تمام تر جید علماء ایک مرتبہ پھر اس مسئلے پر اکٹھے بیٹھ جائیں جیسا کہ ۱۹۷۳ء میں ان کو مرتد اور کافر قرار دینے کے فتوے پر ہوا تھا۔ اس بار علماء کو اس بات پر اجماع کرنا چاہیے یا فتویٰ دینا چاہیے کہ چونکہ مرتدوں کی سرکوبی کی ذمہ داری حکومت اسلامیہ کی ہوتی ہے اور پاکستان کی اسلامی حکومت مستقل طور پر اپنے اس فرض سے غفلت کی مرتکب ہو رہی ہے چنانچہ کیا ایسی صورت نکل سکتی ہے کہ انفرادی یا اجتماعی طور پر ریاست کو معذور سمجھتے ہوئے ان مرتدوں کی سرکوبی کی جا سکے؟ کیا اسلام میں اس کی گنجائش موجود ہے تمام مسالک کے مفتیان اس بارے میں فتویٰ صادر کریں یا کم از کم ان کو مشرک، نجس، مرتد اور کافر سمجھتے ہوئے پاکستان سے ہی جلاوطن کر دینے کی تحریک شروع کی جائے، جو آہستہ آہستہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی پھیل جائے اور بالآخر یہ اپنے اصل مرکز اسرائیل میں اکٹھے ہو جائیں یاد رہے قادیانیوں کا بڑا مرکز اسرائیل میں ماونٹ کارمل میں واقع ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے حوالے سے مزید لکھتا ہے:

"مسلمانوں کی شادی بیاہ کی تقریبات میں قادیانی ہرگز شریک نہ ہوں اور نہ ہی اس قسم کی دیگر تقریبات میں شریک ہوں۔"

(قول امام احمد قادیانی مندرجہ الفضل ۱۸ جون ۱۹۱۶ء)

اور اسی پر بس نہیں کرتا مزید اسی موقع پر کہتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''مسلمانوں کے جنازے مت پڑھو کیونکہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں جب ہمارا ان سے رابطہ رکھنا جائز نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، تو پھر ہمارے لیے یہ بات اہم نہیں کہ ہم ان کی میت پر نماز پڑھیں۔''

(کلام مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ الفضل ۱۸ جون ۱۹۱۶ء)

مسلمانوں سے بغض ونفرت یہاں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ مسلمانوں کے چھوٹے بچے بھی ان کے نزدیک کافر ہیں۔ یہ فتویٰ بہر حال دنیا میں جتنے بھی آسمانی مذہب آئے ان میں موجود نہیں، لیکن یہ اولاد مسلمین سے اس قدر بغض وعناد رکھتے ہیں کہ محمود احمد کہتا ہے جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ کیا مسلمانوں کے چھوٹے نابالغ بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے جبکہ وہ معصوم ہوتے ہیں اور ان کے قادیانی ہونے کے امکانات بھی ہوتے ہیں کہ مستقبل کا تو کسی کو پتا نہیں تو جواب میں محمود احمد کہتا ہے:

''مسلمان بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں اگرچہ وہ معصوم ہی کیوں نہ ہوں جیسا کہ مسلمان عیسائی بچوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے باوجود یہ کہ عیسائی بچے بھی تو معصوم ہوتے ہیں۔''

(قول محمود احمد نشر شدہ جریدہ قادیانی الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

جب مسلمان بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں سمجھتے تو عاقل بالغ مسلمان مرد کی نماز جناہ پڑھنا قادیانیوں کے نزدیک کیسے جائز ہوسکتا تھا، چنانچہ نور الدین کہتا ہے:

''قادیانیوں پر مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں جہاں تک تعلق ہے غلام احمد قادیانی کا مسلمانوں کی نماز جنازہ میں شرکت کا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے نبی کریم ﷺ نے بعض کفار کی نماز جنازہ ابتدائے اسلام میں پڑھی۔'' (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۶)

یہاں تک کے ''غلام احمد قادیانی نے اپنے حقیقی بیٹے کی بھی نماز جنازہ اس لیے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہیں پڑھی تھی کہ وہ اس پر ایمان نہیں لایا تھا اور حالت اسلام میں مر گیا تھا۔'' (یعنی اپنے بھائیوں کی طرح مرتد نہیں ہوا تھا) (انوار خلافت صفحہ ۹۱)

ان کی بے وقوفی، حماقت اور اسلام دشمنی کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ لکھتے ہیں:

''جس کے کان تک قادیانی مذہب کی تبلیغ یا دعوت نہیں بھی پہنچی وہ بھی کافر مرا اور اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جا سکتی۔'' (الفضل ۶ مئی ۱۹۱۵)

جب مسلمان میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس پر رحمۃ اللہ کہنا جائز ہے یا یہ بات کی جا سکتی ہے کہ وہ جنت میں جا سکتا ہے تو قادیانی مفتیوں نے جواب دیا:

''ہرگز نہیں کیونکہ وہ تو پکے کافر ہیں اس لیے ان کے لیے مغفرت کی دعا نہیں کی جا سکتی ہے۔''

(فتویٰ روشن علی اور محمد سرور مندرجہ الفضل ۷ فروری ۱۹۲۱)

ان تمام اقوال اور قادیانی کتابوں کی آراء کے بعد مجھے آج تک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ دور جدید کے قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر کیوں مصر ہیں، جبکہ وہ خود مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اپنی الگ شریعت اپنے الگ رسول اور قادیانی مذہب کے حامل ہیں نہ وہ مسلمان ہیں نہ وہ مسلمانوں سے کوئی تعلق اور رابطہ رکھنے کے قائل ہیں، اصل میں یہ نام وہ صرف اس لیے اختیار کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر لالچی انتہائی ضرورت مند یا نہایت غریب افراد کو ہدف بنا کر ان کے ایمان کو خریدنے کی کوشش کریں اور ان کو بے وقوف بنائیں کہ جس مذہب کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں وہ بھی اسلام ہی ہے اور بعد میں اس کی تربیت کر کے اسے اسلام اور مسلمانوں سے دور کیا جائے، چنانچہ امت مسلمہ ان کے حربوں سے اچھی طرح آگاہ رہے کہ نہ یہ مسلمان ہیں اور نہ ہی یہ مسلمانوں کو اچھا سمجھتے ہیں ''بس ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر مصر نظر آتے ہیں اور ان کے'' اس حربے کی وجہ سے افریقہ کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غریب علاقوں میں ان کے مذہب نے کچھ مقبولیت بھی حاصل کی کیونکہ یہ ہر جگہ اپنے آپ کو مسلمان ہی ظاہر کرتے ہیں حالانکہ خود ان کے مرتد ہونے میں اہل علم میں کوئی بھی اختلاف پایا نہیں جاتا اگر نبوت کا سلسلہ جاری و ساری رہتا تھا تو پھر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ مرتد کیسے تھے انہوں نے بھی تو نبوت کا دعویٰ ہی کیا تھا لیکن دنیا کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی بھی نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ زندیق، مرتد اور کذاب ہے۔ اس موضوع پر ایک مستقل بحث آگے چل کر ہوگی آپ کے سامنے چند مزید قادیانی تحریریں پیش کرتا ہوں جس سے قادیانیوں کے خبث باطن کا اچھی طرح اندازہ کیا جا سکتا اور ان کے مرتد ہونے میں کسی بھی قسم کا شک باقی نہیں رہتا۔ مرزا قادیانی اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے کہتا ہے اللہ نے فرمایا:

"جو کوئی تیری یعنی مرزا کی پیروی نہیں کرتا اور نہ تیری بیعت کرتا ہے اور تیری مخالفت کرتا ہے وہ اللہ کا مخالف ہے اور اس کے رسول کا بھی مخالف ہے اور وہ سیدھا جہنم میں داخل ہوگا۔" (یعنی مسلمان)

(نیکیوں کا معیار، معیار الاخیار صفحہ ۸)

اسی طرح اس کا بیٹا اعلان کرتا ہے:

"جو کوئی بھی مرزا غلام احمد پر ایمان نہیں لایا وہ کافر ہے چاہے اس تک دعوت پہنچی یا نہیں۔" (الفضل ۶ مئی ۱۹۱۵)

مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں:

مزید کہتا ہے:

"مسلمان مردوں سے نکاح کرنا قادیانی لڑکی کے لیے جائز نہیں۔"

(کتاب برکات خلافت صفحہ ۷۵)

"جو کوئی اپنی بیٹی کی شادی غیر قادیانی سے کرے وہ قادیانی جماعت سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

خارج ہے چاہے اپنے آپ کو لاکھ قادیانی کہتا رہے۔"

(الفضل ۲۳ مئی ۱۹۳۱)

قادیانی اخبار مزید عائلی معاملات کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے الگ مذہب اپنی الگ امت اور اپنا مستقل دین واضح کرتا ہے:

مسلمان اور قادیانی الگ الگ امت ہیں:

"ہاں مسلمان لڑکیوں سے قادیانی لڑکے شادی کر سکتے ہیں کیونکہ ان کا حکم اہل کتاب جیسا ہے، چنانچہ ہم ان کو اپنی بیٹیاں نہیں دیتے بلکہ ان سے بیٹیاں لیتے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد نے بیان کیا ہے کہ مسلمان اہل کتاب کے حکم میں داخل ہیں اگر ہم ان کو اپنی بیٹیاں دیں گے تو یہ ناجائز ہے، اگر ان کی بیٹیاں لائیں گے تو جائز ہے، اور اس میں ہمارا فائدہ بھی ہے کہ ہماری تعداد میں ایک اور شخص کا اضافہ ہو جائے گا۔" (الحکم ۱۶ اپریل ۱۹۲۰)

اور اس کا بیٹا مسلمانوں کو اپنی امت سے الگ امت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"قادیانی لڑکوں پر جائز ہے کہ مسلمانوں ہندوؤں اور سکھوں کی بیٹیاں اپنے گھروں میں لائیں لیکن ان کو رشتہ دینا، یعنی بیٹیاں دینا جائز نہیں۔"

(قول محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۳۰)

مسلمان کو بیٹی دینے کا گناہ کیا ہے؟

مزید لکھتا ہے:

"جو کوئی اپنی بیٹی مسلمانوں کو دے وہ قادیانی جماعت سے نکل گیا اور کافر ہو گیا۔" (الفضل ۴ مئی ۱۹۲۲)

اس سے بھی زیادہ اپنی الگ شناخت کو برقرار رکھنے کے لیے شدت اختیار کرتے ہوئے کہتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''جس کسی نے اپنی بیٹی کسی غیر قادیانی کو دی اس پر یہ حدیث صادق آتی ہے جب زانی زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔''

(الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۲۲)

اور مرزا بشیر نے باقاعدہ طور پر پانچ قادیانیوں کو اس جرم کی پاداش میں قادیانی جماعت سے باہر نکال دیا اور کہا کہ ہماری اور ان کی نمازیں الگ، ان کی بیٹیوں سے نکاح حرام، ان کے جنازے پڑھنا، حرام بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی بیٹیوں سے نکاح کیوں کرتے ہو تو اس کی مثال یہ ہے کہ مسلمان بھی عیسائی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ (کلمہ الفضل از بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز)

تو پھر دور حاضر کے قادیانیو! تم اتنے بزدل کیوں ہو گئے تب برطانیہ کی حکومت تھی تو مسلمانوں اور تمہارا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا آج اس خطہ پر مسلمانوں کی حکومت ہے تو تم اپنے اکابرین اور اسلاف کے عقائد و نظریات کو چھوڑ کر مسلمانوں کا نام اختیار کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں تو چاہیے کہ تم علی الاعلان مرزا غلام احمد کے اقوال پر ڈٹ جاؤ اور اپنی الگ شناخت برقرار رکھو اور منافقت کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کا روپ نہ اپناؤ اور اپنے آباء جیسی شجاعت اپناؤ کہ جنہوں نے دعویٰ کیا:

''کہ ہم ۵۷ ہزار کے قریب ہیں لیکن ہمارا ہر ایک قادیانی ایک ہزار مسلمانوں پر بھاری ہے اس طرح ہم مسلمانوں سے زیادہ مضبوط ہیں کیونکہ ان کی تعداد ۵۷ ملین سے زیادہ نہیں (صاف جھوٹ) لہٰذا ہم ان سے زیادہ قوی ہیں اور وہ کبھی ہم پر غالب نہیں آسکتے بلکہ ہم ان پر غالب آئیں گے۔'' (حکومت برطانیہ کی مدد سے)

(الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۴)

جیسا کہ اب یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ قادیانیوں کا اسلام اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسلمانوں سے کوئی بھی تعلق نہیں، اوران کے اکابرین نے بھی کبھی اپنے آپ کو مسلمان امت میں شامل کرنے کی کوشش نہیں کی ہم ان عقائد کی طرف بڑھتے ہیں جو کہ ان کے غیر مسلم ہونے کے بین ثبوت ہیں۔

قادیانیوں کے بڑے بڑے کفریہ عقائد

جہاں پہلے اس بات کی وضاحت کی گئی کہ قادیانی مذہب کا سب سے بڑا رکن غیر قادیانیوں کو کافر سمجھنا ہے اپنی الگ مستقل شریعت کو ماننا اور مسلمانوں کو پکا کافر سمجھنا وہیں پر اسلام سے متصادم اور بھی بڑے بڑے کفریہ عقائد کی ان کے ہاں بھر مار موجود ہے جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

قادیانیوں کے رب کی صفات:

قادیانی عقیدے میں اللہ رب العزت کا عجیب وغریب تصور موجود ہے جو کہ میرے خیال میں اس وقت کائنات میں موجود تمام جھوٹے مذاہب سے بھی بدتر ہے آپ ان کی کتابوں میں موجود نصوص کو پڑھ کر خود اندازہ لگا سکتے ہیں مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی خود اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

”اللہ نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نماز ادا کرتا ہوں، اور روزہ بھی رکھتا ہوں، میں جاگتا بھی، ہوں اور سوتا بھی ہوں۔“

(البشری جلد۲ صفحہ ۹۷ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس بات کا میں کیا جواب دوں خود اللہ نے حضرت محمد ﷺ کے قلب اطہر پر اس بات کو نازل کیا ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ.... وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾ (سورۃ البقرۃ آیۃ الکرسی) ”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔"

اور خود آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"بے شک نہ اللہ سوتا ہے اور نہ اس کے لائق ہے کہ وہ سوئے۔"

(رواہ المسلم)

یہ آیات اور احادیث شاید ان جیسے منکروں کے لیے ہی آئیں تھیں۔

مزید اپنے رب کی صفت بیان کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"مجھ سے اللہ نے فرمایا: میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں جواب دیتا ہوں میں غلطی بھی کرتا ہوں اور ٹھیک کام بھی کرتا ہوں اور میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔"

یہاں پر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے ہو بہو وہی الفاظ نقل کروں تا کہ پڑھنے والوں کے دلوں میں کوئی بھی شک باقی نہ رہے یہ جو ترجمہ یہاں کیا گیا ہے وہ مرزا کی اس عربی عبارت کا ہے:

"انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط" (البشری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۴)

ایک طرف تو یہ قادیانی خدا ہے جبکہ مسلمانوں کا اپنے رب کے بارے میں جو عقیدہ ہے وہ قرآن پاک میں اس طرح سے بیان ہوا۔

﴿قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا﴾ (الطلاق : ۱۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”بے شک اللہ کا علم تو ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔“

اور حضرت موسیٰ نے کہا:

﴿لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَی﴾ (طٰہٰ: ۵۲)

”میرا رب بھولنے والا نہیں۔“

قادیانیو! خطا کرنا تو انسانوں کا کام ہے جو کہ یا جہالت کی وجہ سے کرتا ہے یا بھولنے کی وجہ سے کرتا ہے اور اللہ نہ جاہل ہو سکتا ہے نہ بھول سکتا، اسی لیے اللہ فرماتا ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ (الحشر: ۲۲)

”وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور وہ غیب کا بھی عالم ہے یعنی علم رکھتا ہے اور حاضر کا بھی عالم ہے یعنی علم رکھتا ہے۔“

گویا جس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہو اور جو غائب اور موجود دونوں کا علم رکھنے والا ہو وہ جاہل نہیں ہو سکتا۔

اور جو جاہل نہیں وہ غلطی نہیں کرتا اور جہاں تک بھولنے کا تعلق ہے تو فرشتے اپنے رب کی صفت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

﴿وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّاo﴾ (مریم: ۱۹)

”ہم تمہارے رب کے حکم کے علاوہ نازل نہیں ہو سکتے اسی کا ہے جو ہمارے آگے اور پیچھے ہے اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے اور تمہارا رب بھولنے والا تو نہیں۔“

کیا کہیں گے دور حاضر کے قادیانی قرآن پاک میں موجود ان آیات کے بارے میں کیا ان آیات کی بھی تاویل اور تحریف ممکن ہے اگر قادیانیوں کا حقیقی طور پر یہ عقیدہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے کہ جو قرآن نبی کریم پر نازل ہوا وہ حرف بہ حرف سچا ہے تو دنیا بھر کے قادیانی جمع ہو جائیں ان آیات کا انکار نہیں کر سکتے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ قادیانی بظاہر مسلمانوں کے سامنے تو قرآن کا انکار نہیں کرتے بلکہ اپنی جھوٹی نبوت بھی ہمارے قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا ہرگز ہرگز نہیں اس بارے میں دلائل اور حوالوں کے ساتھ آگے تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔ یہاں پر یہ بات بتلانا مقصود ہے کہ مسلمانو اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر یہ آیات تو غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ آیتوں کے خلاف ہیں پھر بھی آپ ان کے مسلمان ہونے پر بضد کیوں ہیں؟ میں آپ کے سامنے قادیانیوں کے خدا کے بارے میں مزید چند حوالے پیش کروں گا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

> ”میں نے کشف کی حالت میں دیکھا کہ میں نے اللہ کے سامنے بے شمار کاغذات رکھ دیئے تاکہ وہ ان پر اپنے دستخط کر دے اور جو میں نے درخواست دائر کی اسے منظور کر لے، میں نے دیکھا کہ اللہ نے ان اوراق پر دستخط کر دیئے سرخ روشنائی کے ساتھ اور دوران کشف میرا ایک مرید عبداللہ نامی بھی میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، جب اللہ نے قلم کو جھٹکا دیا تو سیاہی کے قطرات میرے کپڑوں پر گر گئے اور عبداللہ کے کپڑوں پر بھی گر گئے اور جب حالت کشف ختم ہوئی تو حقیقت میں میرے اور عبداللہ کے کپڑوں پر سرخ روشنائی کے نشان موجود تھے، حالانکہ ہمارے پاس اس وقت سرخ رنگ کی کوئی بھی چیز نہ پڑی ہوئی تھی اور وہ کپڑے آج بھی میرے مرید عبداللہ کے پاس موجود ہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ ۳۳ اور حقیقت الوحی صفحہ ۲۵۵)

مزید اللہ رب العزت کی شان میں اس حد تک گستاخی کر گیا کہ کوئی عام انسان

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سوچ بھی نہیں سکتا۔ قادیانی اپنے رب کی مثال اور صفت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ ممکن ہے ہمارے لیے کہ ہم اندازہ کریں صرف تصوراتی طور پر کہ ہمارا رب کیا ہے اللہ کے بہت سے ہاتھ ہیں، بہت سے پاؤں ہیں، اور اس کے اعضاء اس قدر زیادہ ہیں کہ ہم انہیں گن نہیں سکتے۔ اتنے بڑے ہیں کہ ان کی لمبائی و چوڑائی ختم ہونے میں نہیں آتی اور آکٹوپس کی طرح اس کے بہت سے پنجے ہیں جو کہ پوری کائنات کے اردگرد پھیلے ہوئے ہیں۔"

(نعوذ باللہ) (توضیح الرام صفحہ ۷۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

دیکھیے سوچیے اور غور کیجیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ رب العزت کا کیا مذاق اڑایا اور نعوذ باللہ اللہ کی مثال دی تو ایک حقیر جانور کے ساتھ اور اللہ کے اس فرمان کو واضح طور پر جھٹلا گیا۔

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوریٰ: ۱۱)

"اس جیسی کوئی شے نہیں اور وہ سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی۔"

یعنی اس کی مثال نہیں دی جا سکتی اللہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرنا چاہتا ہے تو صرف کن کہتا ہے تو فیکون ہو جاتا ہے جبکہ قادیانیوں کا رب دستخط کرتا ہے غلطی کرتا ہے جانوروں کی طرح ہے۔ (نعوذ باللہ) لوگو! خود سوچو یہ کیسا مذہب ہے اور یہ کیسا عقیدہ ہے، اسی لیے مسلمان علماء انہیں کافر، مرتد، زندیق، ملعون اور جہنمی سمجھتے ہیں اور پھر جب لوگوں کے سامنے ان کی حقیقت بیان کرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں یار یہ مولوی بڑے سخت ہیں اور قادیانی بھی اگر کوئی شامل گفتگو ہو تو اس کا لازمی جملہ یہ ہوتا ہے چھوڑو یار ان مولویوں کو یہ تو ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مرزا کا اللہ کے ساتھ کیا تعلق تھا:

قارئین محترم قادیانی اللہ کی صرف ان صفات کے قائل نہیں بلکہ ان کے ہاں اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بھی چند چیزیں اللہ کی صفات میں شامل ہیں ذرا پڑھیے۔

قاضی یار محمد اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی تھی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے رجولیت کی قوت کا اظہار کیا۔'' (نعوذ باللہ)

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴ از قاضی یار محمد قادیانی)

اب خود مرزا غلام احمد قادیانی کے منہ سے سنیے:

''اللہ نے مجھ میں عیسیٰ کی روح پھونکی جیسا کہ مریم میں اللہ نے عیسیٰ کی روح پھونکی اور میں حاملہ ہوگیا استعاری طور پر اور پھر ایک وقت گزرنے کے بعد جس کی مدت دس ماہ سے زائد نہ تھی میں مریم سے تبدیل ہو کر عیسیٰ بن گیا اور اس طریقہ کار سے میں ابن مریم ہوگیا۔'' (نعوذ باللہ)

(کشتی نوح صفحہ ۴۷)

قادیانیوں کا یہ عقیدہ کہ اللہ مباشرت اور مجامعت کرتا ہے اور اس جماع کے نتیجے میں اولاد بھی ہوتی ہے اور وہ جماع بھی اپنے بھیجے ہوئے نبی کے ساتھ کرتا ہے اور اللہ عورت اور مرد کی طرح (نعوذ باللہ) مباشرت کرتا ہے وغیرہ۔ یہ تمام باتیں اور ان تمام امور میں قادیانی مذہب دنیا بھر میں منفرد ہے بلکہ دنیا کا کوئی بھی آسمانی مذہب اس طرح کا یا اس کے قریب ترین بھی عقیدہ نہیں رکھتا اور کہاں اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا عیسائیوں نے اگر عیسیٰ بن مریم کو اللہ کا بیٹا کہا تو وہ ان معنوں میں نہیں تھا اور یہودیوں نے اگر عزیر کو اللہ کا بیٹا کہا وہ بھی ان معنوں میں نہیں تھا، لیکن مرزا تمام حدوں کو پھلانگتا ہوا اس وادی میں جا پہنچا کہ جس میں جانے کی نہ پہلے کسی کو جسارت ہوئی نہ میرے خیال میں رہتی دنیا تک کسی اور مذہب کو ہوگی مزید اپنے بارے میں کہتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''اللہ نے میرا نام مریم رکھا جس نے عیسیٰ کو جنم دیا اور اللہ کے سورت تحریم
میں موجود اس قول سے مراد میں ہوں کہ مریم بنت عمران جس نے اپنی
شرمگاہ کی حفاظت کی اس میں ہم نے اپنی روح کو پھونکا کیونکہ میں وہ واحد
آدمی ہوں جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں مریم ہوں اور مجھ میں عیسیٰ کو پھونکا
گیا۔'' (حاشیہ حقیقت الوحی صفحہ ۳۳۷، از مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیانیوں کا پہلا عقیدہ جو اس روایت اور دیگر روایتوں سے ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی کو اللہ کا بیٹا سمجھتے ہیں اور بات یہاں پر بھی نہیں رکتی بلکہ پھر وہ مرزا کی شان بڑھاتے ہوئے اسے خدا کے رتبے پر پہنچا دیتے بلکہ رتبے پر پہنچانا تو شاید کم تر بات ہو وہ اسے مکمل خدا ہی سمجھتے ہیں ان حوالوں کو پڑھ کر شاید بات سمجھ میں آجائے۔

قادیانی کذاب کہتا ہے کہ اللہ نے کہا:

''تم میرے پانی سے پیدا ہوئے۔'' (نعوذ باللہ)

(انجام اتھم صفحہ ۵۵، از غلام احمد قادیانی)

مزید کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا:

''اے میرے بیٹے۔'' (البشریٰ جلد ا صفحہ ۴۹، از مرزا غلام)

''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور درحقیقت میرا ہی ظہور ہے۔'' (وحی مقدس صفحہ ۶۵۰، از مرزا)

سینکڑوں بیماریوں کی آماج گاہ مرزا کا جسم اور اللہ تعالیٰ کا اس گندے ناپاک اور پلید جسم کے ذریعے ظاہر ہونا۔ (نعوذ باللہ)

مزید لکھتا ہے اللہ نے مجھ سے کہا:

''اے سورج، اے چاند! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔''

(حقیقت الوحی صفحہ ۷۳، از مرزا غلام)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مزید دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''یقیناً خدا مجھ میں اتر آیا ہے اور میں اللہ اور اس کی تمام مخلوقات کے درمیان واسطہ ہوں۔'' (کتاب البریہ صفحہ ۷۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

پھر کہتا ہے: اللہ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ:

''میں (اللہ) تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتا ہوں جو حق کو ظاہر کرنے والا ہوگا اور اس قدر بلند رتبہ ہوگا کہ گویا اللہ آسمان سے نازل ہوگیا۔''

(کتاب استفتا صفحہ ۸۵)

یہ بھی اس مذہب کی انفرادی خصوصیت ہے کہ اس میں جھوٹے نبی کا بیٹا بھی خدا جیسے رتبے اور مقام و مرتبے پر فائز ہے یہ وہ تمام تر گندے عقائد ہیں جو قادیانی اللہ رب العزت کے بارے میں رکھتے ہیں اور پھر بھی مسلمان کہلوانے کے خواہش مند ہیں مسلمانوں کا تو اپنے اللہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ (الاخلاص: ۱۔۴)

''کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔''

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾

(المائدۃ: ۱۷)

بلاشبہ یقیناً وہ لوگ کافر ہوگئے جنھوں نے کہا کہ بے شک اللہ مسیح ہی تو ہے، جو مریم کا بیٹا ہے۔''

اس آیت کے تحت تو دور حاضر کے تمام قادیانیوں کو اللہ نے خود کافر قرار دے دیا ہے کیونکہ ان کا عقیدہ مرزے کے بارے میں مسیح ابن مریم کا ہے اور وہ کذاب خود اپنے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آپ کو خدا کہتا ہے۔

آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

﴿یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ کَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا٥﴾

(النساء : ۱۷۱)

''اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ گزرو اور اللہ پر مت کہو مگر حق۔ نہیں ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم مگر اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ، جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور مت کہو کہ تین ہیں، باز آ جاؤ، تمھارے لیے بہتر ہوگا۔ اللہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بطور وکیل کافی ہے۔''

پوری دنیا کے قادیانی اس آیت کے ترجمے پر غور کریں:

﴿وَ قَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذٰلِكَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ٥﴾ (التوبۃ : ۳۰)

''اور یہودیوں نے کہا عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کا اپنے مونہوں کا کہنا ہے، وہ ان لوگوں کی بات کی مشابہت کر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رہے ہیں جنھوں نے ان سے پہلے کفر کیا۔ اللہ انھیں مارے، کدھر بہکائے جا رہے ہیں۔"

اور اللہ کی ایک اور صفت جو قادنیوں کے ہاں معروف ہے وہ اللہ کو انگریز سمجھنا ہے حقیقت میں اللہ کو انگریز سمجھنا نہیں بلکہ انگریز کو اللہ سمجھنا ہے جس کی وجہ سے پندرہ روپے پر کام کرنے والا مرزا دنوں میں لاکھوں کروڑوں میں کھیلنے لگا اور انگریز کی چاکری کرتے ہوئے ایسے ایسے کارنامے مسلمانوں کے خلاف سرانجام دیے کہ دنیا میں کوئی اور شخص نہ دے سکتا تھا اللہ کے انگریزی بولنے کا واقعہ آپ اس کتاب میں موجود انگریز سامراج کے ایجنٹ والے باب میں پڑھ سکتے ہیں یہاں پر میں مرزا کی انگریز چاپلوسی کی ایک مثال دے کر بات کو آگے بڑھاؤں گا۔

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید اور حمایت میں گزرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۲۷، ۲۸ اور روحانی خزائن صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶، از مرزا)

میرا خیال ہے اس پر مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں، عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے کہ قادیانی مذہب کا اصل خدا کون ہے؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قادیانیوں کے نزدیک نبی آنے کا سلسلہ جاری وساری ہے:

ایک اور کفریہ عقیدہ جو قادیانیوں کے ہاں رائج ہے وہ نبی کریم ﷺ کی خاتم الانبیاء کی حقیقت سے انکار ہے اور نہ صرف یہ ان کے ہاں نبی کریم ﷺ بالکل عام انبیاء کی طرح ہیں بلکہ قادیانی تو مرزا غلام احمد کو نبی کریم سے زیادہ افضل سمجھتے ہیں ان کے نزدیک نبی آنے کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بھی جاری وساری ہے۔ آیئے! خود ان کی کتابوں سے اس عقیدے کو پڑھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد کا بیٹا اور قادیانیوں کا خلیفہ کہتا ہے:

”ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اس امت کی اصلاح کے لیے مستقلاً رسول اور نبی بھیجتا رہے گا وقت اور ضرورت کے اعتبار سے۔“

(قول محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۴ مئی ۱۹۲۵)

مزید لکھتا ہے:

”کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے خزانے ختم ہو گئے ہیں تو ان کی یہ سوچ غلط ہے کیونکہ وہ اللہ کی قدرت کو نہیں جانتے اور کہاں فقط ایک نبی بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ عنقریب یا مستقبل میں کئی ہزار انبیاء آئیں گے۔“

(انوار خلافت صفحہ ۶۲ از محمود احمد)

قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ ذرا سوچ لیجئے اپنے اس دعوے کے بارے میں کہیں بعد میں مکر نہ جانا۔

تو قارئین کرام ان اقوال سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیانی دنیا بھر کے جھوٹے انبیاء کو بھی چھتری فراہم کر رہے ہیں اور ان کے نزدیک اور ان کے اس عقیدے کے تحت تو یہ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، راشد الخلیفہ، محمد علی باب بہاء اللہ، یوسف کذاب تمام کے تمام مدعیان نبوت کا اقرار کرنے والے ہیں اسی لیے جب کسی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سائل نے اس خلیفہ سے سوال کیا کہ:

''کیا یہ ممکن ہے کہ مستقبل میں مزید انبیاء بھی آئیں؟ تو مرزا نے جواباً کہا بالکل ٹھیک قیامت کے دن تک بھی انبیاء آتے رہیں گے کیونکہ جب تک دنیا میں فساد باقی رہے گا انبیاء کا آنا یقینی ہے۔''

(جواب محمود مندرجہ الفضل ۲۷ فروری ۱۹۲۷)

ان کی کم عقلی پر حیرانگی ہے کہ جب آقا علیہ السلام نے رہتی دنیا تک کے مفاسد اور ان کے علاج کے بارے میں اپنی امت کی راہنمائی کر دی پھر کسی جدید نبی کی ضرورت کیسے پڑ سکتی ہے اور اسی بات کا اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث میں کیا:

''بنو اسرائیل کے سیاسی راہنما بھی ان کے نبی تھے جب بھی کوئی نبی وفات پاتا دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا اور بے شک میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا، ہاں البتہ خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔''

(رواہ البخاری والترمذی)

اور یہی بات اللہ نے بھی بتا دی:

﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۝﴾

(التوبة: ۱۲۲)

''سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں، جب ان کی طرف واپس جائیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔''

ان واضح احادیث اور آیتوں کے باوجود قادیانی اس بات پر مصر ہیں کہ ''بے شک اللہ کی نعمتوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ انبیاء آتے رہیں گے اور انبیاء آنے کا سلسلہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جاری وساری ہے اور یہ اللہ کا قانون ہے اور جس کا یہ سامنا نہیں کر سکتے۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی کا خطاب سیالکوٹ میں "خطاب سیالکوٹ صفحہ ۲۲، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور صرف یہی عقیدہ مسلمانوں سے مخالفت نہیں رکھتا بلکہ قادیانیوں کا یہ عقیدہ بھی کہ مرزا غلام احمد تمام انبیاء سے افضل ہے اس کے معجزے دس لاکھ سے بھی زیادہ ہیں یہ نبی کریم سے بھی افضل ہے وغیرہ ان تمام باتوں کے حوالے گستاخانہ عقائد والے باب میں دیئے جا چکے ہیں۔

قارئین! ادھر سے رجوع کر سکتے ہیں یہ عقیدہ بھی صریحاً اسلام کے خلاف ہے جب ان کے اتنے بے شمار عقائد اسلام سے متضاد ہیں تو سمجھ نہیں آتی دور جدید کا قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کیوں کہلوانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے قادیانی اخبار لکھتا ہے:

"اے وہ لوگو! جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو، آ ؤ حقیقی اسلام کی طرف جو تمہیں مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے علاوہ کسی اور واسطے سے نہیں مل سکتا اس مسیح موعود کے ذریعے تمہارے اوپر نیکی اور تقوے کا راستہ کھل جائے گا۔ اور اسی کی اتباع کرنے سے انسان فلاح اور نجات پائے گا اور اپنی منزل مقصود کو پہنچے گا وہی ہے جو فخر اولین اور فخر آخرین ہے۔"

(مندرجہ الفضل ۲۵ ستمبر 1915)

اور اس کا بیٹا بشیر لکھتا ہے:

"یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ غلام احمد قادیانی نبی اور رسول تھے اور حضرت محمد ﷺ نے انہیں نبی کہہ کر پکارا اور اللہ نے بھی بذریعہ وحی کہا "یا ایھا النبی" (کلمۃ الفضل از بشیر احمد قادیانی مقبول مجلہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۳ جلد ۱۳، صفحہ ۱۱۴)

قادیانی مسلمانوں کے اس عقیدہ کے بھی خلاف ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیاء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے افضل ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے کتاب میں موجود گستاخانہ عقائد کے باب میں انبیاء کی توہین کے عنوان کے تحت۔

مستقل وحی اور الگ کتاب الٰہی کے قائل: (قادیانیوں کا قرآن)

قادیانی جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ بہت سے عقائد میں مسلمانوں سے مختلف ہیں، وہیں پر ان کے ہاں مسلمانوں کے اس اجماع کی بھی مخالفت پائی جاتی ہے کہ جبرائیل امین نبی کریم ﷺ کے چلے جانے کے بعد اب قیامت تک کسی انسان کے قلب اطہر پر نازل نہیں ہوں گے، بلکہ وہ علیٰ الاعلان جبرائیل کے نزول کے قائل ہیں اور اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ جبرائیل امین مرزا غلام احمد کذاب کے بیماریوں سے بھرپور جسم اور قلب پر نازل ہوتے تھے، آپ خود پڑھ لیجئے۔

مرزا محمود احمد اپنے بچپن کا واقعہ سناتے ہوئے کہتا ہے کہ کھیل کے دوران جب میں نے ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ جبرائیل امین اب نازل نہیں ہوتے تو میں نے کہا:

> ''یہ تو جھوٹ ہے جبرائیل تو میرے باپ پر نازل ہوتا ہے، جبکہ ساتھی طالب علم نے کہا نہیں نازل ہوتا تو ہم جھگڑتے ہوئے اپنے والد کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کتاب میں غلط لکھا ہے جبرائیل آج تک نازل ہو رہا ہے۔''

(خطاب محمود احمد منقول رسالہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۲۲)

یقیناً یہ مراق کی بیماری کا نتیجہ تھا، بہرحال بیٹے کی گواہی کے بعد خود باپ کی بھی سن لیجئے مرزا غلام احمد کہتا ہے:

> ''بے شک جبرائیل میرے پاس آیا اور مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو ہلایا اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اللہ تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(مواہب الرحمٰن، صفحہ ۴۳، از مرزا)

اور جب اس مراقی پر فرشتہ آتا تھا تو لازماً وحی بھی آتی تھی اور نہ صرف وحی آتی تھی بلکہ اس پر آیات الٰہیہ کا بھی نزول ہوتا تھا اور نہ صرف آیات اترتی تھیں بلکہ ایک کتاب بھی اتری تھی اب خود قادیانیوں کے اس عقیدہ کا جائزہ لیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

''اللہ کی قسم میں اپنی وحی پر ایسے ایمان لاتا ہوں جیسے میں قرآن پر ایمان لاتا ہوں اور دیگر کتابوں پر جو آسمان سے نازل ہوئیں۔ اسی طرح میں اس بات پر بھی ایمان لاتا ہوں کہ جو کلام مجھ پر نازل ہوا وہ اللہ کی طرف سے تھا جیسا کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔''

(حقیقت الوحی صفحہ ۲۱۱، از مرزا غلام قادیانی)

مزید کہتا ہے:

''میرا ایمان اپنے الہامات پر جو مجھ پر نازل ہوئے ایسے ہے جیسا کہ میرا ایمان تورات، انجیل اور قرآن پر ہے۔'' (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۶۴)

اور جلال قادیانی قادیانیوں کے عقیدے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''بے شک غلام احمد قادیانی پر آنے والی وحی کا مرتبہ یا رتبہ بالکل اور بعینہٖ اسی طرح ہے جیسے قرآن انجیل اور تورات کا مرتبہ ہے۔''

(خلافت کے منکر کا انجام، صفحہ ۶۸، از جلال الدین قادیانی)

حدیث کے بارے میں قادیانی نظریہ:

ان ہی اقوال کی روشنی میں قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی کا قول قرآن کا درجہ رکھتا ہے اور اسی لیے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو بھی حدیث نبوی مرزا غلام احمد کے قول سے ٹکرائے گی وہ حدیث مردود ہے چاہے وہ صحیح کی اعلیٰ قسم میں سے کیوں نہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہو، چنانچہ اس عقیدے کے تحت جو بھی حدیث مرزا غلام احمد کی موافقت میں ہو وہ صحیح جو حدیث مخالفت میں ہو وہ ضعیف۔ چنانچہ ضعیف ترین حدیث بھی غلام کے قول کے موافق ہوگی تو اس کو قبول کرلیں گے اسی بات محمود احمد یوں بیان کرتا ہے:

''قابل اعتماد مرزا غلام احمد کا قول ہے اور حدیث کے مقابلے میں ہم اس پر اعتماد کرتے ہیں کیونکہ احادیث کو ہم نے رسول اللہ کی زبان سے نہیں سنا اور مرزا غلام احمد کی بات کو ہم نے خود سنا ہے، اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ صحیح حدیث مرزا غلام احمد کے قول کی مخالفت کرتی ہو۔''

(قول محمود احمد منقول جریدہ الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۵

دیکھئے کیسی ہوشیاری اور چالاکی سے ایک عقیدہ اپنے آپ ہی گڑھ لیا اور یقیناً یہ عقیدہ وضع کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ رہی ہوگی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے چیلوں کو ہزاروں حدیثیں اپنی مخالفت کرتے ہوئے نظر آئی ہوں گی اور شروع میں ہر حدیث کی تاویلات جو قادیانی کرتے رہے وہ ان کی کتابوں میں ریکارڈ کا ایک حصہ بن چکا ہے، انہوں نے یہ سوچا کہ اگر ہر حدیث کی تاویل پر وقت صرف کیا گیا تو شاید ۱۰۰ سال تو حدیثوں کا مطلب اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتے ہوئے لگ جائیں گے، چنانچہ آسان طریقہ ہے کہ ایک آن اور ایک لمحے میں نبی کریم ﷺ کی تمام حدیثوں پر کلہاڑی چلادی جائے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہی بات الفضل نے دہرائی بھی:

''جس حدیث کو غلام احمد صحیح کہے وہ صحیح جس کو وہ ضعیف کہے وہ ضعیف نہ کہ مسلمان علماء جس کو صحیح کہیں وہ صحیح ہے یا جس کو وہ ضعیف کہیں وہ ضعیف ہے، کیونکہ حدیثیں ہم نے رسول اللہ سے نہیں سنیں چنانچہ جو حدیث غلام احمد کے قول کو رد کرے وہ حدیث صحیح نہیں۔''

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۵

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قرآن کریم کے بارے میں قادیانیوں کا نظریہ:

جیسا کہ احادیث کے بارے میں آپ قادیانیوں کا عقیدہ پڑھ چکے ہیں اسی طرح قرآن کے بارے میں بھی ان کا عقیدہ اس سے مختلف نہیں۔ چنانچہ وہ ایک الگ قرآن کے قائل بھی ہیں اور یہ بات بھی کہتے ہیں کہ جیسا دیگر رسولوں پر الہام ہوا ویسے مرزا پر بھی ہوا، بلکہ جو آیات بڑے بڑے رسولوں کو دی گئیں اس سے زیادہ غلام احمد کو دی گئیں اور جس طرح قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اسی طرح غلام احمد پر نازل ہونے والی کتاب مبین کی بھی تلاوت کی جانی چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ آپ خود اس عقیدے کا ان کی کتابوں سے مشاہدہ کر لیجیے۔

''کوئی قرآن نہیں ماسوائے جسے مسیح موعود نے پیش کیا ہو............ اسی طرح احادیث ہیں جن کی کوئی قدر و قیمت نہیں، غلام احمد کے ارشاد کے علاوہ۔'' (خطبہ جمعہ قادیان میں دیا گیا محمود احمد کا الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۲۴)

مزید پڑھیے:

''جو کچھ غلام احمد پر نازل کیا گیا وہ کسی اور نبی پر نازل کیے گئے سے کم نہیں بلکہ بہت سے اور بیشتر واکثر انبیاء سے زیادہ ہی ہے۔'' (نعوذ باللہ)

(الفضل ۱۵ فروری ۱۹۱۹)

اور یوسف قادیانی قادیانیوں کے عقیدے کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے غلام احمد کے مجموعی الہامات کو ''کتاب مبین'' کہہ کر پکارا اور ایک الہام کو آیت کا نام دیا اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کو صاحب کتاب ہونا چاہیے تو اس پر لازم ہے وہ غلام احمد کی نبوت و رسالت پر ایمان لے آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کتاب نازل کی جس کا نام کتاب مبین ہے وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ چاہے کافروں کو یہ بات بری

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لگے۔'' (النبوت فی الالہام صفحہ ۴۳، از یوسف قادیانی)

مسلمانوں کو کافر سمجھنے والو! ہمیں تمہاری یہ بات بری کیوں لگے انہی باتوں سے تو تمہارا پول کھلتا ہے۔ اسی طرح کتاب مبین کی تلاوت کے بارے میں خلیفہ قادیان عید کا خطبہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

''بے شک عید تو ہمارے لیے ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اللہ کے کلام کی تلاوت کریں اور اس کلام کو سمجھیں جو مسیح موعود پر نازل ہوا۔ جو کوئی اس کی تلاوت کرتا ہے اس کو دودھ پینے جیسا مزا آتا ہے اور وہ لذت اور سرور جو اس کی قراءت میں ہے کسی اور کتاب میں نہیں۔'' (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۲۸)

اور غلام احمد خود اپنے کلام کی صفت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

''مجھ پر اللہ کا کلام اتنی کثرت سے نازل ہوا کہ اگر اسے جمع کیا جائے تو وہ بیس سپارے بن جائیں گے اس سے کم نہیں۔''

(حقیقت الوحی، صفحہ ۳۹۱، از غلام احمد قادیانی)

قادیانیوں کے قرآن کی چند آیات:

یہاں پر میں نمونے کے طور پر قادیانیوں کے قرآن کی چند آیات پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ جن کے ذہن میں کوئی شک ہو وہ دور ہو جائے۔

۱: ''اللہ قادیان میں نازل ہوا۔'' (البشریٰ صفحہ ۵۶، از مرزا غلام احمد قادیانی)

۲: ''اللہ نے عرش پر تیری تعریف کی اور اب وہ پیدل تیری طرف آ رہا ہے۔''

(انجام آتھم صفحہ ۵۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۳: ''فلاں تیرے حیض اور دیگر نجاست کی خبر دینا چاہتا ہے لیکن اللہ تجھ پر اپنی نعمتیں ظاہر کرنا چاہتا ہے تجھے حیض نہیں بلکہ تجھ میں ایک بچہ ہے! ہاں بچہ جس کا رتبہ اللہ کے بچے کا ہوگا۔'' (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۱۴۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لیجیے ان لوگوں کے لیے یہ دلائل کافی ہیں جو یہ بات کہتے ہیں کہ قادیانی پورے کے پورے قرآن کو مانتے ہیں۔ میرے کھلے ذہن کے مسلمان بھائیو قادیانی خود اقرار کر رہے ہیں وہ نہیں مانتے، پھر تم انہیں منانے پر مصر کیوں ہو اور کیوں انہیں مسلمان سمجھتے ہو جب کہ ان کے تمام بنیادی عقائد ہی مسلمانوں سے الگ ہیں۔

الگ دین وشریعت کے قائل:

الگ قرآن کے عقیدے کے بعد ان کا بنیادی عقیدہ یہ بھی ہے کہ ان کا ایک الگ دین اور مذہب ہے۔ ان کی اپنی ایک انفرادی امت ہے اور غلام احمد قادیانی چونکہ رسول ہے اس لیے اس کے رفقاء اور ساتھی معاذ اللہ صحابی رسول ہیں۔ زیادہ بحث میں جائے بغیر ہم آپ کے سامنے وہ حوالے رکھ دیتے ہیں فیصلہ آپ خود کیجیے:

''اللہ نے یہ رسالت قادیان کی خرابی کو درست کرنے کے لیے ظاہر کی اور اس مہم کے لیے غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا جو کہ اصل میں فارسی ہے، اور اسے کہا میں تیرا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا اور تیری مدد قوت سے کروں گا۔ اور تیرا دین جو تو لے کر آیا تمام دیگر ادیان پر غالب کر دوں گا۔ اور تیرا یہ غلبہ قیامت کے دن تک قائم رہے گا۔''

(جریدہ الفضل ۳ فروری ۱۹۳۵)

مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کائنات کے بدترین لوگوں پر آئے گی اور قیامت کے دن تک باقی کوئی بھی ایمان والا نہ رہے گا اور تم کہتے ہو کہ تم اس دن تک غالب ہوں گے، شاید یہ بات تمہاری ٹھیک ہو کیونکہ تم غالباً کائنات کی بدترین مخلوق ہو۔ مزید کہتا ہے:

''جس کسی نے قادیانی حالت میں غلام احمد کو دیکھا وہ صحابی ہے۔''

(نعوذ باللہ) (الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور غلام احمد تو اس سے بھی بڑھ گیا، کہتا ہے:

"جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ حقیقت میں حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کی جماعت میں داخل ہوا۔" (خطبہ الہامیہ ۱۷۱، از مرزا غلام)

اور مزید الفضل میں لکھا ہے:

"بے شک غلام احمد کی جماعت حقیقت میں صحابہ کی جماعت ہے اور صحابہ بھی محمد ﷺ کے، جس طرح ان پر رسول اللہ کے فیوض و برکات کی برکھا برستی تھی اسی طرح بغیر کسی فرق کے غلام احمد کی جماعت پر بھی برکھا برستی ہے۔" (الفضل ۱ جنوری ۱۹۱۴)

اور ان نام نہاد صحابہ (بزعم خود) غلام احمد سے ملاقات کے بارے میں محمود احمد اپنی جماعت کے لوگوں کا شوق بڑھاتے ہوئے کہتا ہے:

"تمہیں چاہیے کہ تم اصحاب مسیح موعود سے فرداً فرداً ملو اور ان میں کتنے ہی ایسے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے غبار آلود ہیں۔"

(قول محمود احمد نشر شدہ الفضل ۸ جنوری ۱۹۳۲)

اب ہم مرزا غلام احمد کے اس قول کا ذکر کرتے ہیں جس میں وہ اپنی الگ امت خود بیان کرتا ہوا کہتا ہے:

"میری امت دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک وہ جو عیسائیت کا رنگ اختیار کرے گی اور ہلاک ہو جائے گی، دوسری وہ جو مہدویت اختیار کرے گی۔" (الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۱۶)

پھر اپنی شریعت کے بارے میں کہتا ہے:

"اچھی طرح سمجھ لو کہ شریعت کیا ہے شریعت امر اور نہی کے بیان کا نام ہے جو کوئی ایسا کرے گا اور اپنی امت کے لیے قانون بنائے گا وہ صاحب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شریعت بن جائے گا، چنانچہ میں بھی صاحب شریعت ہوں کیونکہ اللہ مجھ پر اوامر اور نواہی کی وحی کرتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر شریعت تمام تر نئے احکام پر مشتمل ہو جیسا کہ قرآن میں جو تعلیمات بیان کی گئی وہ تورات میں بھی موجود ہیں اور اس بات کا اللہ نے اشارہ بھی کر دیا: ﴿إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ﴾ ..... بے شک یہ بات یقیناً پہلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷، از مرزا غلام احمد)

قادیان شہر دنیا کا سب سے مقدس شہر:

جیسا کہ نہرو کا خیال تھا کہ بیٹھے بٹھائے ہندوستان کو ایک مقدس بستی کا تحفہ مل جائے گا، ٹھیک ویسا ہی ہوا ہندو کی عیار نظر قادیان کے اس جھوٹے کو اچھی طرح پہچان چکی تھی اس لیے انگریز کے ساتھ ساتھ ہندوؤں نے بھی قادیانیوں کا خوب ساتھ دیا کہ ہندوستان کی ایک بستی اچانک ایک شخص نے مقدس کر دی اور مقدس بھی کیسی کہ جس کے تقدس کا مقابلہ نہ مکہ کر سکتا ہے نہ مدینہ کر سکتا ہے۔ جس میں ہونے والے سالانہ جلسے کو حج قرار دے دیا گیا ہے، اور جس کی فضیلت اور جس کی برکات بیت المقدس بیت اللہ اور مسجد نبوی سے بھی بڑھ جائے۔ جس میں ایسا مقبرہ ہو جس پر حضرت محمد نے آ کر سلام کیا ہو (نعوذ باللہ) اور جو اچانک قبلہ اور کعبہ بن جائے۔ آیئے! قادیانی کتابیں اس بارے میں کیا کہتی ہیں ملاحظہ کرتے ہیں:

"قادیان کیا ہے قادیان اللہ کی بڑی آیات میں سے ایک آیت ہے اور اس کی قدرت ہے جیسا کہ حضرت مسیح نے کہا تھا یہ رسول اللہ کا دار الخلافہ ہے اور یہ مسیح کا مسکن ہے اور اس کی جائے پیدائش ہے اور اس کے دفن ہونے کی جگہ ہے اور اسی شہر میں ایک گھر ہے جس میں عالم دنیا کا نجات

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دہندہ رہتا ہے، اور مردوں کو قتل کرنے والا صلیب کو توڑنے والا (خواب میں چھیچھڑے دیکھ رہے ہو ہمیں تمہاری بزدلی کا خوب پتہ ہے) اور مظہر دین اسلام رہتا ہے۔" (الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۳۹)

ایک اور جھوٹا مزید لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"قادیان اللہ کے انوار اور تجلیات کا مرکز ہے اس کی سڑکیں گلیاں اور گھر مقدس ہیں۔ اور خیر و برکت سے بھرپور ہیں۔ اور اس کی اینٹیں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اس کی مسجدیں نور کی ہیں، جن میں نورانی موذن اذان دیتے ہیں اور جن کے مناروں سے ایسی آوازیں بلند ہوتی ہیں جیسا کہ ۱۴ صدیاں قبل جزیرۃ العرب سے بلند ہوتی تھیں۔"

(الفضل یکم جنوری ۱۹۲۹)

اسی طرح کی من گھڑت بات خلیفہ قادیان محمود احمد کہتا ہے:

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ارض قادیان برکت والی ہے اور اس میں ویسے ہی برکات نازل ہوتی ہیں جیسی برکتیں مکہ اور مدینہ میں نازل ہوتیں ہیں۔" (قول محمود احمد نشر شدہ الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۳۲)

اور مزید کہتا ہے:

"بے شک قادیان اللہ کا نعمت کدہ ہے اور ایسی برکات اور نعمتیں دنیا میں کسی اور مقام پر نازل نہیں ہوتیں جو قادیان پر ہوتیں ہیں اور غلام احمد قادیانی نے کہا تھا جو شخص قادیان نہ آئے مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔" (انوار خلافت صفحہ ۱۱۷، از ابن غلام)

ذرا فضل اخبار کی خباثت کا اندازہ کیجئے اس میں لکھا ہے:

"مسجد اقصیٰ جس میں رسول اللہ اسریٰ کی رات گئے تھے وہ مسجد قادیان

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں واقع ہے۔ اور اللہ کے قول سبحان اسری بعبدہ.... بارکنا حولہ سے مراد مسجد قادیان ہے کیونکہ رسول اللہ اس مسجد میں آئے تھے اس رات جو قادیان کے شرق میں واقع ہے اور جو غلام احمد کے کمالات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے جو رسول خدا نے اس کو عطا کیے۔"

(الفضل ۲۱ اگست ۱۹۲۳)

آیئے! دیکھتے ہیں غلام احمد قادیانی خود کیا کہتا ہے اپنی مسجد کو مسجد الحرام کے وصف سے متصف کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اللہ نے جو قرآن میں یہ کہا ہے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا تو یہ صفت میری مسجد کے لیے ہے جو کہ قادیان میں واقع ہے۔"

(ازالۃ الاوہام صفحہ ۷۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور الفضل میں چھپا کہ:

"اگر عرب حرم پاک کی وجہ سے فخر کرتے ہیں تو عجم قادیان کی وجہ سے۔"

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲)

اسی طرح الفضل میں یہ بات بھی چھپی:

"اے ارض قادیان میں تیرے فضائل کے بارے میں کیا کہوں تیرے دیدار سے آنکھیں منور ہوتی ہیں، اے حور العین اور میں کیا کہوں کہ تو ہی قبلہ ہے۔ تو ہی کعبہ ہے۔ اور تو ہی فرشتوں کی مسجد ہے۔"

(الفضل ۱۸ اگست ۱۹۳۲)

قادیان میں مرزا محمود احمد نے خطبہ جمعہ میں کہا:

"قادیان دنیا میں خوش کر دینے والی جگہ کا نام ہے اور یہی ام القری ہے اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی اس مقدس جگہ کے علاوہ کہیں سے منفعت پائے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(الفضل ۳ جنوری ۱۰۲۵)

آپ خود اندازہ کر لیجئے کہ مکہ، مدینہ کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ کیا ہے وہ تو قادیان شہر کے علاوہ کسی بھی جگہ سے منفعت کے قائل نہیں اور اپنی کتاب حقیقت رویاء میں لکھتا ہے:

''مکہ اور مدینہ کے ثمرات منقطع ہو گئے لیکن قادیان کے ثمرات ابھی تک تازہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔'' (حقیقت رویاء صفحہ ۴۶)

چنانچہ اسی طرح ان دجالوں نے مکہ اور مدینہ کی شان میں کمی کرنے کی کوشش کی اللہ اس شہر کی شان میں کیا فرماتے ہیں:

﴿لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝﴾ (البلد: ۱،۲)

''نہیں، میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں! اور تو اس شہر میں رہنے والا ہے۔''

﴿وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝﴾ (التین: ۳)

''اور اس امن والے شہر کی!''

﴿لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ﴾ (الشوری: ۷)

تا کہ تو بستیوں کے مرکز (مکہ) کو ڈرائے۔''

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (آل عمران: ۹۶-۹۷)

''بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا، یقیناً وہی ہے جو بکہ میں ہے، بہت بابرکت اور جہانوں کے لیے ہدایت ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

﴿إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا﴾ (النمل : ۹۱)

''مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت دی۔''

اور جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کہا:

''اللہ کی قسم! تو سب سے بہتر زمین کا ٹکڑا ہے اور محبوب ترین ٹکڑا ہے اللہ کے نزدیک او کما قال۔''

(اخرجہ الترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد والحاکم، ابن حبان)

اور جہاں تک تعلق ہے مدینہ کا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا۔'' (متفق علیہ)

اور فرمایا:

''جس میں استطاعت ہو کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے وہ مدینہ میں ہی فوت ہو میں مدینہ میں فوت ہونے والے کی شفاعت کروں گا۔''

(رواہ الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

اور فرمایا:

''مدینہ میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکیں گے۔''

(اخرجہ البخاری ومسلم والموطا واحمد)

اور فرمایا:

''بے شک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں. او کما قال'' (رواہ الترمذی)

اور کہا:

''مدینہ لوگوں کو ایسے صاف کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کو۔'' او کما قال

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(رواہ البخاری، مسلم، ترمذی، نسائی موطا مسند احمد والطیالسی)

یہ مسلمانوں کا مکہ اور مدینہ کے بارے میں عقیدہ ہے۔ جبکہ مرزا محمود احمد کا عقیدہ یہ ہے:

''قادیان میں اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں جس میں سالانہ جلسہ گاہ ہے (اس کی اہمیت آگے چل کر بیان ہوگی) مسجد مبارک ہے اور مسجد اقصیٰ ہے اور منارہ مسیح ہے اور اس کے علاوہ بھی اور نشانیاں موجود ہیں، پس قادیانیوں کو چاہیے کہ ان مقدس مقامات کی زیارت کریں کیونکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔'' (خطاب محمود احمد مندرجہ الفضل ۸ جنوری ۱۹۳۳)

منارہ مسیح کی وضاحت کرتا چلوں قادیانیوں نے جعل سازی کر کے نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کو توڑنے مروڑنے کی کوشش کی ہے کہ عیسیٰ دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینار پر نازل ہوں گے اس دعوئ میں ہی جہالت اور بے وقوفی پوشیدہ ہے۔ کہاں دمشق اور کہاں قادیان اور بے وقوفی کی انتہا دیکھئے کہ جو مینار خود مرزا غلام احمد نے بنوایا اس کے بارے میں کہتا ہے میں اس مینار پر نازل ہوا۔ واہ واہ کیا بے وقوفی کی انتہا ہے شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

قادیانیوں کا حج:

مسلمانوں کے برعکس عقائد میں سے قادیانیوں کا ایک عقیدہ حج کا بھی ہے قادیانیوں کے نزدیک سالانہ جلسے میں شرکت کرنا ہی اجر وثواب کے لحاظ سے حج کے برابر ہے، چنانچہ پیسے لگا کر مشقت کر کے مکہ جا کے حج کرنے سے بہتر ہے کہ بغیر تکلیف اُٹھائے قادیانیوں کے سالانہ جلسے میں شریک ہو کر حج کا مزا لوٹا جائے، چنانچہ مرزا کا بیٹا اور قادیانیوں کا خلیفہ ثانی کہتا ہے:

''ہمارا سالانہ اجتماع ہی حج ہے اور اللہ نے قادیان کے مقام کو حج کے لیے چن لیا ہے، چنانچہ اس میں بے حیائی، نافرمانی اور جھگڑا منع ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(قرآن کی آیت کی طرف اشارہ) (برکات خلافت از محمود احمد صفحہ ۱۵، ۷)

اور قادیانیوں کے نمائندہ جریدے پیغام صلح میں لکھا ہے:

''وہ شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جو غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے جس طرح سالانہ قادیانی جلسے میں شرکت کیے بغیر حج نہیں ہوسکتا کیونکہ اب مکہ میں حج کرنے سے حج کا مقصد حل نہیں ہوتا۔'' (نعوذ باللہ)

(پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۳۳)

اور مرزا غلام احمد کذاب کہتا ہے:

''صرف قادیان میں قیام پذیر رہنا ہی نفلی حج سے بہتر ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور محمود احمد کہتا ہے کہ غلام احمد نے کہا:

''قادیان میں آنا ہی حج ہے۔'' (الفضل ۵ جنوری ۱۹۳۳)

انگریز کی ایجنٹی اور جہاد کی مخالفت:

یہ بھی قادیانیوں کا ایسا عقیدہ ہے جو کہ مسلمانوں کے افکار ونظریات سے کسی بھی طرح ہم آہنگ نہیں اور اس حوالے سے ایک مستقل باب کتاب میں موجود ہے لیکن یہاں پر ان حوالوں کو نقل کرنے کی کوشش کی جائے گی جو پہلے نقل نہ کیے گئے ہوں۔

مرزا غلام احمد کذاب لکھتا ہے:

''خدا نے آہستہ آہستہ جہاد کی شدت کو کم کیا وہ اس طرح کہ موسیٰ کے زمانے میں جہاد فی سبیل اللہ میں بچوں کا قتل بھی جائز تھا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل روک دیا گیا اب میرے دور میں جہاد کو مکمل طور پر ختم کردیا گیا ہے۔'' (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵)

ایک اور جگہ کہتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”آج سے جہاد بالسیف مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے آج سے کوئی بھی جہاد نہیں ہوگا۔ آج کے بعد اگر کسی نے کافر کے خلاف تلوار اٹھائی یا اپنے آپ کو غازی کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا جنہوں نے تیرہ سو سال پہلے کہہ دیا کہ تھا کہ مسیح کے آجانے پر جہاد ختم ہو جائے گا۔“

(اربعین صفحہ ۴۷)

دیکھئے جہاد کو ممنوع بھی کر رہا ہے تو نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھ کر، پورے ذخیرۂ حدیث میں ایک بھی حدیث نہیں جس کے بارے میں یہ جھوٹا بات کر رہا ہے۔

مزید کہتا ہے:

”میں ہی مسیح موعود ہوں، میرے آجانے کے بعد اب کوئی جہاد نہیں ہم امن وامان کے جھنڈے کو اٹھانے والے ہیں۔“ (اربعین صفحہ ۴۷)

اور ایک مرتبہ پھر نبی کریم ﷺ کی حدیث میں خیانت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”اب جہاد کی فکر کو چھوڑ دو کیونکہ اب دین میں قتال حرام کر دیا گیا ہے اور امام اور مسیح آچکا ہے۔ آسمان سے اللہ کا نور نازل ہو چکا ہے۔ اب کوئی جہاد نہیں بلکہ اب اگر کوئی جہاد فی سبیل اللہ کرے گا تو وہ اللہ کا دشمن ہے۔“

(اعلان غلام احمد مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۴ صفحہ ۴۹، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور ریویو آف ریلیجنز میں چھپا:

”ہمارے امام نے ۲۲ سال لوگوں کو جہاد کے حرام ہونے کے فتوے دیے اور اس تعلیم کو عالم عرب شام، افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی پہنچایا۔“ (ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۴ نمبر ۲)

اور مرزا کذاب لکھتا ہے:

”قادیانی دن رات مسلمانوں کے دلوں سے اس گندے عقیدے کو نکالنے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کی جدوجہد کر رہے ہیں۔" (یعنی جہاد کو)

(مرزا غلام احمد کی چھٹی حکومت کے نام ریویو آف ریلیجنز نمبر ۱۹۲۲۵)

آپ خود اندازہ لگا چکے ہوں گے جگہ جگہ اور ہر موقع پر جہاد کی مخالفت کرنے والے اس کذاب کا ایجنڈا کس کو خوش کرنا تھا لیکن آج نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات بھی کہنی پڑ رہی ہے کہ اگرچہ برصغیر میں جہاد کے خلاف سب سے پہلے تحریک تو قادیانیوں نے چلائی اور انگریز کے کہنے پر چلائی لیکن آج بہت سے ایسے اسکالر ٹی۔وی کے پروگراموں میں بیٹھے ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو سچا مسلمان بتاتے ہیں لیکن اسی قادیانی عقیدے کے حامل ہیں کہ جہاد موجودہ دور میں ختم ہو چکا، نہیں کیا جا سکتا وہ تو مرزے کذاب سے بھی آگے نکل گئے کہ مرزا نے تو یہ کہا کہ میرے آجانے کے بعد جہاد اٹھا لیا گیا لیکن وہ نام نہاد کے سکالر رسول اللہ ﷺ کے بعد سے ہی جہاد کے اٹھائے جانے کے قائل ہیں جس میں غامدی جیسے مفکر اور اس کے چیلے بھی شامل ہیں جو یہ بات کہتے ہیں کہ اب جہاد صرف دفاعی ہے یا آقا پر جو جہاد کا حکم نازل ہوا تھا وہ دفاعی نوعیت کا تھا وغیرہ۔ ان شاء اللہ اگر اللہ نے موقع دیا تو فتنہ غامدیت پر بھی ایک مستقل کتاب تحریر کی جائے گی۔ تو بہرحال ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں کہ آخر جہاد کے خلاف ہر دور میں آواز کیوں اٹھائی جاتی ہے جبکہ قرآن اور احادیث کی واضح نصوص اس کے برعکس موجود ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جہاد افضل ترین اعمال میں سے ہے۔"

(رواہ البخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی، احمد)

اور مزید فرمایا:

"لوگوں میں سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے۔'' (رواہ البخاری، مسلم، نسائی، دارمی، احمد)

اور مزید فرمایا:

''جنت میں ایک سو درجے ہیں جو اللہ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے تیار کیے ہیں۔'' (رواہ البخاری، مسلم، نسائی، احمد)

مزید فرمایا:

''جہاد فی سبیل اللہ کے لیے صبح یا شام نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے او کمال قال۔'' (رواہ البخاری مسلم، نسائی، احمد)

اور کہا:

''جنت میں جانے کے بعد کوئی بھی واپس آنے کی خواہش نہیں کرتا مگر شہید کہ وہ بار بار دنیا میں جا کر شہید ہونے کی طلب رکھتا ہے کہ جو اللہ نے اس کی میزبانی کی ہے۔'' او کما قال.....

(روہ البخاری، مسلم، ترمذی)

اور فرمایا:

''جو قدم جہاد میں خاک آلود ہو جائیں وہ آگ میں نہیں جاتے۔''

(رواہ البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد)

یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور جہاں تک یہ انگریزی استعمار اور یہودی ایجنٹی کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں بھی ایک باب اس کتاب میں موجود ہے، لیکن یہاں پر چند حوالے جن کا پہلے ذکر نہیں ہو سکا وہ دے کر بات کو آگے بڑھاؤں گا۔

''میں نے اپنی بیعت کی شرائط طبع کروالی ہیں تا کہ میرے فرقے میں وہ دستور بن جائے اور جو بھی میری بیعت کرے وہ ان شرائط کو پورا کرے۔''

(تبلیغ رسالت جلد ۷، صفحہ ۱۶، مجموعہ قادیانی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آیئے ذرا! ان شرائط پر نظر ڈالتے ہیں:

''میں نے شرائط بیعت چھپوالی ہیں اور حکومت برطانیہ کو بھی ایک کاپی بھیجوا دی ہے کہ وہ دیکھ لیں کہ میری بیعت کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے وفادار اور اطاعت گزار رہیں۔''

(مرزا غلام احمد کی چھٹی ہندوستان کے نائب بادشاہ کے نام مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۶، از قاسم قادیانی)

''میرے سترہ سال کے خطابات یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ میں حکومت برطانیہ کا وفادار ہوں اور ان سے مخلص ہوں دل و جان کی گہرائی سے اور اطاعت حکومت برطانیہ میرا عقیدہ ہے اور یہ عقیدہ میں نے اپنی بیعت کی شروط میں لکھ دیا ہے اپنے مریدوں اور پیروکاروں کے لیے اور اس عقیدہ کی صراحت چار نمبر کے نیچے کر دی گئی ہیں جو کہ میں نے اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں میں بانٹ دیا ہے۔''

(ضمیمہ کتاب البریہ صفحہ ۹ از غلام احمد)

اور یہی بات اس کا بیٹا لکھتے ہوئے کہتا ہے:

''مسیح موعود شرائط بیعت میں انگریز کے ساتھ وفادار رہنے کی شرط ڈال گئے ہیں، چنانچہ جو حکومت کی اطاعت نہ کرے اور حکومت کی مخالف، مظاہروں میں شرکت کرے یا اس کے احکامات نہ مانے وہ ہماری جماعت میں سے نہیں۔'' (تحفۃ الملوک صفحہ ۱۲۳، از محمود احمد خلیفہ ثانی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

چوتھا باب:

مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئیاں

جیسا کہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک بولتے ہی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ انہیں بولنے کا حکم نہ دیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ٥ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی﴾

''آپ اپنی مرضی سے نہیں بولتے جب بھی بولتے ہیں اللہ کی وحی کی وجہ سے بولتے ہیں۔''

اور آپ کی ہر پیش گوئی من وعن پوری ہوئی اور آج تک ہو رہی ہے۔

اسی طرح دیگر سابق انبیاء علیہم السلام بھی اس وقت تک کوئی دعویٰ نہ کرتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ انہیں حکم نہیں دیتا تھا کہ یہ دعویٰ کرو۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو جب مسلمانوں کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تو وہ بھی اپنے آپ کو سچا ظاہر کرنے کے لیے مختلف قسم کے دعوے کرنے لگا، قبل اس کے کہ ہم ان پیشین گوئیوں کی طرف جائیں میں قارئین کی توجہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ان اقوال کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں وہ خود اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ جس کی پیشین گوئی سچی ثابت نہ ہو وہ جھوٹا ہوتا ہے نبی نہیں ہوسکتا وہ فلاں ہوتا ہے فلاں ہوتا ہے، وغیرہ۔

ا: نبوت کی سب سے بڑی دلیل پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''قرآن اور تورات بھی اس چیز کے قائل ہیں کہ نبی یا نبوت کے سچے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہونے کی سب سے بڑی دلیل نبی کی پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے۔"

(استفتا صفحہ ۳ مصنف مرزا غلام احمد)

۲: اللہ کے الہام کا پورا ہونا یقینی امر ہے:

"یہ ممکن نہیں کہ اللہ کے الہامات وقوع پذیر نہ ہوں" (یعنی اللہ جو نبی کو وحی کے ذریعے مستقبل کی خبر دیتا ہے اس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شبہ نہیں)

(آئینہ معرفت صفحہ ۸۳ مصنف غلام احمد قادیانی)

۳: مرزا غلام احمد کا اپنی وحی (پیشین گوئی) کے بارے عقیدہ:

"مجھے اپنی وحی پر ایمان اور یقین ایسے ہے جیسے میرا ایمان اور یقین تورات، انجیل اور قرآن پر ہے۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۵ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

۴: مرزا کا اپنی نبوت کے بارے میں بیان:

"میں اللہ کا نبی ہوں اور مجھے اللہ کو مخاطب کرنے کا اور اللہ سے کلام کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جب میں اس سے سوال کرتا ہوں تو وہ مجھے جواب دیتا ہے اور مجھ پر غیب سے چیزیں بھی ظاہر کرتا ہے اور مجھے اس کائنات کے اسرار کے بارے میں اور مستقبل کے بارے میں خبر بھی دیتا ہے اسی لیے تو میں اپنے آپ کو نبی کہتا ہوں۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی کا خط "عام" اخبار کے نام، تاریخ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

۵: میری نبوت کو جانچنے کے لیے میری پیشین گوئیاں کافی ہیں:

مرزا خود ہی یہ بات کہتا ہے:

"کوئی بھی چیز آپ کو ایسی نہیں مل سکتی جو میرے سچ اور جھوٹ کو ثابت کر سکے، مگر میری پیشین گوئیاں یعنی میری پیش گوئیوں سے افضل اور بہتر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کوئی بھی طریقہ نہیں میری نبوت کو جانچنے کا۔'' (آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۲۳۲)

۶: جھوٹ اور جھوٹے کے متعلق خود مرزا کے فتوے:

۱: ''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''

(شحنہ حق جلد دوم صفحہ ۱۶۰، مرزا غلام قادیانی)

۲: ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲، از مرزا غلام احمد قادیانی)

۳: ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور خود ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے ایسا بد ذات انسان تو کتوں، سوروں اور بندوں سے بدتر ہوتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم در روحانی خزائن ج ۲۱ صفحہ ۲۹۲)

۴: ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (حاشیہ صفحہ ۱۲۴، اربعین نمبر ۳)

۵: ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی در روحانی خزائن صفحہ ۴۵۹، جلد ۲۲)

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ تمام باتیں اور دعوے اور جھوٹ کے متعلق تمام تر باتیں خود اس پر ۱۰۰ فیصد صادق آتی ہیں۔ کیا دور حاضر کے قادیانی اس کے ان فتووں اور باتوں سے غافل ہیں، دنیا بھر کے تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے میں یہ بات کہتا ہوں کہ مرزا کی صرف یہ باتیں مان کر ذرا اس کے جھوٹ اور غلط پیشین گوئیوں کو دیکھو اور دیکھو جو کسوٹی سچ اور جھوٹ جو معیار نبوت کا اور کذب کا اس نے خود وضع کیا، کیا وہ خود بھی اسی پر پورا اترتا ہے یا نہیں اس کے چند مشہور دعوؤں جھوٹی پیشین گوئیوں اور کھلی دروغ گوئی کو میں قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہتا ہوں:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ﴾

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ باندھا، یا اس کی آیات کو جھٹلایا۔''

۱: عبداللہ اتھم کے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں (غیب کی خبر بزعم خود):

قبل اس بات کے کہ عبداللہ اتھم کے متعلق کی گئی پیشین گوئی کے الفاظ کی طرف جائیں میں مختصراً اس کا سیاق وسباق بھی بتاتا چلوں کہ عبداللہ اتھم ایک عیسائی مبلغ تھا جس نے ۱۸۹۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی سے امرتسر کے مقام پر ایک مناظرہ کیا تھا جس میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک عیسائی کے ہاتھوں بری طرح زچ ہو کر رہ گیا لیکن اپنی اس تذلیل اور خفت کو مٹانے کے لیے اس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ یہ شخص پندرہ ماہ میں مر جائے گا اس نے میری توہین کی ہے، چنانچہ اللہ نے اس کی موت کی خوشخبری مجھے سنا دی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ مورخہ ۵ جون ۱۸۹۳ء کو کیا تھا اور اس میں عبداللہ کی موت کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ مقرر کی گئی تھی جبکہ عبداللہ اس وقت ۶۶ برس کا ایک بوڑھا شخص تھا جو پیشین گوئی آپ مرزا کی پڑھنے جا رہے ہیں اس کے متعلق علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید نے اپنی کتاب ''القادیانیت'' میں ایک واقعہ بھی تحریر کیا کہ جب وہ مدرسے میں پڑھتے تھے تو ایک قادیانی مبلغ سے ان کا واسطہ پڑ گیا تو اس کے سامنے علامہ شہید نے مرزا قادیانی کی صرف ایک یہی پیشین گوئی رکھی تھی اور اس کا رنگ پیلا زرد پڑ گیا اور اس نے راہ فرار اختیار کی، علامہ شہید فرماتے ہیں پھر تو میری یہ عادت پڑ گئی کہ میں بڑے سے بڑے قادیانی مبلغ کے پاس جا کر صرف اسی پیشین گوئی کے بارے میں پوچھتا، لیکن کبھی بھی کوئی بھی قادیانی اس بات کا جواب نہ دے سکا، کیا قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے اور اس فتنے کو دنیا سے مٹانے کے لیے صرف ایک یہ پیشین گوئی کافی نہیں ذرا الفاظ ملاحظہ کیجئے گا:

''جب میں اللہ کے سامنے گڑگڑایا اور التجا کی کہ مجھ پر مدد نازل کر اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مجھ پر معاملہ ظاہر کر تو اس (اللہ) نے مجھے بتلایا کہ یہ جھوٹا (مسیحی عبداللہ) پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا اگر اس نے سچائی کی طرف منہ نہ موڑا اور اگر یہ جھوٹا مورخہ ۵ جون ۱۸۹۳ سے ٹھیک پندرہ ماہ کے اندر اندر نہ مرا اور اگر یہ میرا دعویٰ سچا ثابت نہ ہوا تو میں ہر قسم کی سزا کے لیے تیار ہوں، اگر میں جھوٹا ثابت ہوا تو میرا منہ کالا کر دیا جائے۔ مجھے سب کے سامنے ذلیل کیا جائے۔ میری گردن کو رسی سے باندھ کر مجھے پھانسی لگا دیا جائے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میں نے کہا وہ ہو کر رہے گا اور اس کا ہونا یقینی امر ہے۔'' (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس بے باک پیشین گوئی نے پورے ہندوستان کے عیسائیوں میں ایک ہلچل مچا دی تھی اور پوری دنیا کے قادیانی بری طرح اس پیشین گوئی کے پورے ہونے کے انتظار میں لگ گئے اور تو اور بعض مسلمانوں کے کان بھی اس کی پیشین گوئی پر کھڑے ہو گئے لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

وقت تیزی سے گزرنے لگا اور قادیانیوں کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگ پڑے قادیانیوں کے لیے ہفتے دنوں سے بھی چھوٹے ہو گئے اور مہینے ہفتوں سے بھی چھوٹے ایسے عالم میں قادیانیت کس تذبذب کا شکار تھی ملاحظہ کیجئے:

''پیارے بھائی رستم تمہارا خط مجھے مل چکا ہے، چند دن رہ گئے ہیں پیشین گوئی کے پورا ہونے میں جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں آزمائش سے بچائے، عبداللہ مسیح اس وقت فیروز پور میں ہے اور بالکل صحیح سالم ہے میری دعا ہے اللہ ہم کمزور بندوں کو امتحان میں نہ ڈالے تم اپنے شیخ کو بھی خط لکھو کہ وہ دعا کرے۔ (کہ عبداللہ آتھم مر جائے)

والسلام

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غلام احمد قادیانی۔"

(مرزا غلام احمد کا خط رستم علی کے نام مکاتیب احمدیہ، جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۱۲۸)

اسی طرح بشیر احمد لکھتا ہے کہ:

"جب صرف ایک دن باقی رہ گیا تو اس کے باپ نے حامد علی اور عبداللہ السنوری کے ذمہ ایک ٹونا یا ٹوٹکا بھی لگایا تھا کہ وہ ان دانوں پر سورۂ فیل کی طرح کا کوئی کلام پڑھ کر محدود تعداد میں جس کے بارے میں مرزا غلام احمد نے خود بتلایا تھا اس کو لا کر دیں پھر جب حامد علی اور اس کے ساتھی نے وہ دانے مرزا غلام احمد کو لا کر دیئے تو اس نے کہا:

"میں انہیں صحرا میں پھینک دوں گا جب میں ان کو پھینکوں تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا بلکہ ایڑیوں کے بل مڑ جانا، چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور مڑ کر نہ دیکھا۔" (سیرت مہدی جلد ا صفحہ ۱۵۹)

مزید قادیانیوں کی حالت زار کے بارے میں خود مرزا یعقوب علی قادیانی گواہی دیتے ہوئے کہتا ہے:

"وہ آخری دن جو عبداللہ اتھم کی موت کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی نے مقرر کیا تھا بالآخر وہ دن بھی آ گیا اور قادیانیوں کے چہرے پیلے زرد پڑ گئے اور ان کے دلوں کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئیں۔ ہم میں سے بعض نے تو اپنے مخالفین کے ساتھ اس کی موت پر شرطیں بھی لگا رکھی تھیں، حسرت اور مایوسی اس دن اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی قادیانی بآواز بلند اپنی نمازوں میں گڑگڑا کر آہ و بکا کر رہے تھے کہ وہ مر جائے یہ گریہ زاری اس قدر بڑھ گئی کہ مخالفین ڈر کر رہ گئے۔" (سیرت مہدی صفحہ ۷)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ تمام تر دعاؤں جادو ٹونے اور بقول قادیانیوں کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہ نمازوں میں بھی۔ سجدوں میں بھی ایک عیسائی کی موت کی تمنا کی جاتی رہی باوجود اس بات کے کہ یہ تو ایک نبی کی پیشین گوئی تھی اگر انہیں مرزا غلام احمد کی نبوت پر یقین تھا تو گھبرانے کی تو بات ہی نہ تھی لیکن چونکہ وہ جھوٹا تھا اور جھوٹ چھپتا نہیں آخر ۵ ستمبر کا دن بھی گزر گیا اگر قادیانیوں میں ذرہ برابر بھی شرم ہوتی تو اسی دن قادیانیت سے توبہ تائب ہوتے (اور بعض قادیانی ہوئے بھی) اور مرزا کے الفاظ کی روشنی میں اس کا منہ کالا کر کے اس کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیتے کہ کیوں ہمارا دین اور دنیا خراب کر رہا ہے وہ طرح طرح کے بہانے اور تاویلات کرنے لگے، حالانکہ خود محمد علی خان نے مرزا غلام احمد کو خط لکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی کہ: ''آج ۷ ستمبر ہو چکی ہے اور جو کچھ آپ نے کہا تھا وہ پورا نہ ہوا اب اس پیشین گوئی کی ہم کیا تاویل کریں میرے خیال میں تو اس کی کوئی بھی تاویل نہیں کی جا سکتی ماسوائے اس کے کہ آپ ان تمام باتوں یا سزاؤں کے لیے تیار رہیں جو آپ نے خود اپنے لیے مقرر کی تھی۔''

(محمد علی خان کا خط مرزا غلام احمد کے نام مطبوعہ آئینہ حق نما از یعقوب علی صفحہ ۱۰۰،۱۰۱)

بعض قادیانیوں کو دور کی سوجھی اور وہ یہ بات کہنے لگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشین گوئی اس لیے پوری نہیں ہوئی کہ وہ حق کی طرف لوٹ آیا اور اس نے عیسائیت کو چھوڑ دیا ہے لیکن اللہ نے ان کے مقدر میں مزید ذلیل ہونا لکھ دیا تھا عبداللہ آتھم نے سختی سے اس بات کی تردید کی اور دس دن بعد مقررہ تاریخ سے یعنی پندرہ ستمبر ۱۸۹۴ کو ''وفادار'' اخبار میں کہا:

''میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے میرے بارے میں موت کی پیشین گوئی کی تھی اور اس پیشین گوئی کو اپنی نبوت کے سچا یا جھوٹا ہونے کا معیار بھی قرار دیا تھا اللہ کا شکر ہے آج ۱۵ ستمبر ہے اور میں بالکل خیر اور خیریت سے ہوں۔ اب مرزا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ میں نے عیسائیت چھوڑ دی ہے، اس لیے بچ گیا ہوں تو میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے اور میں آج تک عیسائی ہوں اور اپنی موت تک عیسائی رہوں گا اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اللہ نے مجھے عیسائی بنایا۔'' (قادیانی نہیں

(وفادار اخبار لاہور ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴

دنیا بھر کے قادیانیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹو اور اس کے خاندان والو کیا تمہارے لیے مرزا کے یہ الفاظ آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی نہیں؟

''یہ تو ممکن ہے کہ آسمان اور زمین جھڑ جائیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ میری یہ پیشین گوئی بعینہٖ اسی طرح پوری نہ ہو جس طرح میں نے کہا ہے۔''

(جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸

جھوٹی نبوت کے دعوے دارو اللہ کا اعلان بھی سن لو۔

﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ﴾ (ابراھیم : ۴۷)

''پس تو ہرگز گمان نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا ہے۔''

محمدی بیگم کے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں، (غیب کی خبر بزعم خود):

قبل اس کے کہ قارئین مرزا غلام احمد کے الفاظ کو پڑھیں مختصراً ان کو سیاق و سباق بتلانا چاہتا ہوں کہ غلام احمد قادیانی کا ایک رشتہ دار احمد بیگ اس سے کسی کام کے سلسلے میں مدد مانگنے آیا تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کو کہا کہ میں تمہاری مدد اس شرط پر کروں گا کہ تم اپنی بیٹی محمدی بیگم کی شادی میرے ساتھ کر دو گے اس وقت مرزا کی عمر پچاس برس تھی اور وہ بے شمار جسمانی اور روحانی بیماریوں میں مبتلا تھا، چنانچہ مرزا احمد بیگ نے اس کو انکار کرنے ہی میں عافیت سمجھی لیکن مرزا غلام احمد اس لڑکی کے عشق میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پاگل ہو چکا تھا اس نے لڑکی کے باپ کو ڈرایا دھمکایا اور یہاں تک کہ مختلف قسم کی پرکشش ترغیبات بھی، دیں لیکن جب وہ شخص کسی طرح نہ مانا تو تکبر اور رعونت میں آ کر مختلف قسم کی پیشین گوئیاں کرنے لگا اور جیسا کہ اس نے اپنے بارے میں مشہور کر رکھا تھا کہ میں جو پیشین گوئی کرتا ہوں وہ ضرور پوری ہوتی ہے اور وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے اور وہ اللہ کا حکم ہوتا ہے اور اللہ کا حکم ماننا ہر امتی پر لازم اور فرض ہوتا ہے، اسی طرح میری پیشین گوئی کا ماننا بھی ہر شخص پر فرض ہے۔ مرزا غیب کی اس اطلاع کے بارے میں کہتا ہے:

"اللہ نے مجھے غیب کی یہ اطلاع پہنچائی ہے کہ احمد بیگ کی بڑی بیٹی سے میری شادی ہر صورت ہوگی قطع نظر اس بات کے کہ اس کے گھر والے مخالفت اور رکاوٹ ڈالیں گے۔ اللہ میری اس سے شادی کروائے گا وہ ہر رکاوٹ دور کر دے گا دنیا میں کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس شادی کو روک سکے۔" (ازالہ اوہام، صفحہ ۳۹۶)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ مزید کہا:

"اللہ کی قسم! یہ بات سچ ہے کہ محمدی بیگم سے میری شادی طے پا چکی ہے اللہ نے مجھے خود کہا ہے کہ ہم نے خود محمدی بیگم کو تمہارے نکاح میں دے دیا اور میرے الفاظ کو کوئی نہیں بدل سکتا۔" (حکم آسمانی از غلام احمد، صفحہ ۴۰)

مزید کہتا ہے:

"جیسے اللہ کے الفاظ میں تبدیلی ممکن نہیں اسی طرح : ری اس غیب کی خبر کے بارے میں بھی غلطی کی گنجائش نہیں، یعنی یہ پیشین گ.ئی پوری ہو کر رہے گی۔" (مرزا غلام احمد کا اشتہار، ۱۱۶ اکتوبر ۱۸۹۴)

ابھی لوگ پچھلی پیشین گوئی (غیب کی خبر) کو نہیں بھولے تھے کہ مرزا غلام احمد

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قادیانی نے ایک نئی پیشین گوئی کے بارے میں اشتہار چھپوا دیا مزید کہتا ہے:

''میں اخبث الخبثاء ہوں (یعنی سب سے بڑا خبیث) اگر میرا یہ دعویٰ سچا ثابت نہ ہو۔ یہ کسی انسان کا جھوٹ نہیں بلکہ یہ سچے رب کا وعدہ ہے جس کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے اور جس کے ارادہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴)

اب جب اس کی یہ پیشین گوئی قادیانیوں اور مسلمانوں میں پھیلنا شروع ہوگئی تو اس نے اپنے رشتے داروں اور دوستوں کے ذریعے احمد بیگ پر دباؤ ڈالوانا شروع کیا کہ عبداللہ عیسائی کے برعکس اگر میری یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی تو میری پچھلی خفت اور ذلت میں کچھ کمی واقع ہو جائے گی اور مجھ پر یقین رکھنے والے قادیانی اپنے آپ کو مضبوط پائیں گے لیکن احمد بیگ ٹس سے مس نہ ہوا یہاں تک کہ مرزا غلام احمد خود اس کو دھمکی اور منت سماجت اور لالچ کے انداز میں خط لکھتے ہوئے کہتا ہے:

''میرے بھائی احمد بیگ جب میں اپنے مراقبے سے فارغ ہوا تھا تو نیند مجھ پر غالب آگئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں تجھے اطلاع دوں کہ تو ہر حال میں اپنی بڑی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دے تاکہ تجھے اللہ کی خیر اور برکت نصیب ہو، انعام واکرام نصیب ہو اور مشکلات اور مصائب وکرب تجھ سے دور ہو جائیں اور اگر تو نے اپنی بیٹی کی میرے ساتھ شادی نہ کی تو تم اس کے غصے اور عقاب کا نشانہ بن جاؤ گے میں نے تجھ تک اللہ کا حکم پہنچا دیا، تانکہ تو اس کی جزا، عزت اور رحمتیں پاسکے، میں اس بات پر بھی تیار ہوں کہ جو کاغذات تو میرے پاس لایا تھا اس پر دستخط بھی کر دوں گا اور ان تمام باتوں سے بڑھ کر میں اپنی تمام جائیداد اور ملکیتی اشیاء تیرے نام لگا دوں گا اور اللہ کے نام لگا دوں گا میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تمہارے بیٹے عزیز بیگ کو پولیس میں نوکری دلوانے کے لیے بھی تیار ہوں اور میں اپنے امیر ترین مریدوں میں سے کسی ایک کی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی بھی کروا دوں گا۔" (نوشتہ غیب صفحہ ۱۰۰)

جب اس خط کا بھی احمد بیگ پر اثر نہ ہوا تو ایک اور خط لکھتے ہوئے کہتا ہے:

"اگر آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دیں گے تو میں اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ اور اپنی زمینیں اور مکانات بھی آپ کے نام لکھ دوں گا۔ میں آپ کی بیٹی کو ایک تہائی جائیداد ابھی دینے کو تیار ہوں، میں ان تمام باتوں پر عمل کروں گا، جو میں کہہ رہا ہوں۔ (یعنی اسے غلط نہ سمجھا جائے) میں آپ کو ہر وہ چیز دوں گا جو آپ کی ضرورت ہوگی اور جو آپ نے مجھ سے مانگی تھی آپ کو میرے جیسا آدمی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا جو اس طرح صلہ رحمی روا رکھے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۳)

پہلے ڈرایا دھمکایا پھر لالچ دی، لیکن احمد بیگ جب کسی طرح نہ مانا تو منت سماجت پر اتر آیا اور ترلے منت کرنے لگا کہ اگر تو نہ مانا تو پوری دنیا میں میری تذلیل ہوگی کیونکہ میرا یہ دعویٰ اور پیشین گوئی (علامت نبوت) اگر جھوٹی ثابت ہوگئی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا اور اگر یہ سچی ثابت ہوگئی تو مخالفین کے حملے کچھ عرصہ کے لیے پسپا ہو جائیں گے۔ مزید لکھتا ہے:

"میں نے ہر طرح سے آپ کو منانے کی کوشش کی لیکن آپ نہ مانے، اگر آپ مان جاتے تو آپ پر ایسے انعام واکرام کی بارش ہوتی جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اب مسئلہ یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں میری یہ پیشین گوئی لاکھوں انسانوں تک جا پہنچی ہے اور پوری دنیا (یعنی قادیانیت) اس انتظار میں ہے کہ کب یہ پیشین گوئی پوری ہو اور لاکھوں عیسائی یہ چاہتے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہیں کہ یہ پیشین گوئی پوری نہ ہو اور وہ ہم پر کھل کھلا کر ہنس سکیں، لیکن اللہ میرا تمسخر اڑنے نہیں دے گا اور میری مدد کرے گا، چنانچہ میری آپ سے التجا ہے کہ میری مدد کیجئے اور اس پیشین گوئی کو پورا کرنے میں میرے ساتھ تعاون کیجئے۔" (غلام احمد کا خط کلمات فضل ربانی، صفحہ ۱۲۳)

ہائے مرزا غلام کی خواہشات اپنی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے لوگوں کے ترلے، بد بخت کاش تو اللہ سے اپنی ہدایت کی دعا مانگ لیتا، بہر حال مرزا غلام احمد جب احمد بیگ کو منانے میں بری طرح ناکام ہوگیا اور جب لوگوں نے اس کو بری طرح ذلیل کرنا شروع کر دیا تو "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مترادف نئی پیشین گوئیاں شروع کر دیں:

"اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو میں سب شیطانوں میں سے بڑا شیطان ہوں گا۔" (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ ۵۴)

اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ محمدی بیگم کی شادی سلطان بیگ سے ہوگئی جو کہ فوج میں ملازم تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس پیشین گوئی کو بھی پورا نہ ہونے دیا، حالانکہ اس پیشین گوئی کا پورا ہونا ممکن بھی تھا۔ (دنیاوی اعتبار سے)

پھر جب غلام احمد قادیانی کے مخالفین نے محمدی بیگم کی شادی کے بعد اس پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیے اور اس کو اس کی وہ بات یاد کرائی کہ تو تو کہتا تھا کہ اللہ کے الفاظ نہیں بدلتے، اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا، اللہ نے تیری شادی اس سے کی، اللہ کا وعدہ سچا، تو بجائے توبہ تائب ہونے کے نئی تاویلات کرتے ہوئے کہنے لگا:

"یہ بات سچ ہے کہ محمدی بیگم کی میرے ساتھ شادی نہ ہوئی۔ (خدا کا شکر ہے کہ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے) لیکن یہ بھی طے شدہ حقیقت ہے کہ عنقریب اس کے ساتھ میری شادی ہوگی (شرم تم کو مگر نہیں آتی) لوگ مجھے اس کے ساتھ شادی نہ ہونے پر طعن وتشنیع کا نشانہ بناتے ہیں، لعنت وملامت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرتے ہیں، میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ پیشین گوئی میں نے اپنی طرف سے نہیں کی تھی بلکہ یہ خدا نے مجھے غیب کی خبر دی تھی اور مجھے یقین ہے مجھے جھوٹا کہنے والے اور اس بات پہ مجھ کو گالیاں دینے والوں کے سر شرم سے ایک دن جھک جائیں گے، اس عورت کو اللہ اس وقت تک زندہ رکھے گا جب تک یہ لوٹ کر میرے پاس نہ آئے گی اور مجھ سے شادی نہ کرے گی۔ مجھے تو اپنے رب کے وعدے پر اعتبار ہے اور اللہ کا وعدہ پورا نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا۔'' (اعلان غلام احمد کا ''منظور الٰہی'' میں از منظور قادیانی)

اس اعلان میں مرزا غلام احمد نے مندرجہ ذیل باتیں کہیں:

۱: محمدی بیگم سے، شادی ہر حال میں ہوگی یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

۲: محمدی بیگم سے کسی اور کی شادی کا یہ مطلب نہیں کہ میری پیشین گوئی جھوٹی ہے۔

۳: محمدی بیگم کو طلاق ہو سکتی ہے، یا وہ بیوہ بھی تو ہو سکتی ہے، یا وہ اپنے خاوند کو چھوڑ بھی سکتی ہے۔

۴: کچھ بھی ہو وہ اس وقت تک نہیں مرے گی جب تک میرے نکاح میں نہیں آئے گی۔

۵: جب میری شادی اس سے ہوگی تو مجھے جھوٹا کہنے والوں کے سر شرم سے جھک جائیں گے وغیرہ۔

اور پھر دوبارہ ایک پیشین گوئی کر کے یہ بھی بتلا دیا کہ صرف بیوہ کی صورت میں آئے گی۔

اگلی پیشین گوئی سنئے ذرا:

''میں جب اپنے رب کے سامنے گڑگڑایا تب اللہ نے مجھے الہام کیا کہ عنقریب میں اپنی نشانیاں، یعنی آیات کو نازل کروں گا اور پھر یہ عورت یعنی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

محمدی بیگم بیوہ ہو جائے گی اور اس کا باپ مر جائے گا اور ایسا تین سال کے اندر ہوگا، پھر یہ عورت لوٹ کر میرے پاس آجائے گی (یعنی وہ مجھ سے شادی کرے گی) اور کوئی اس ہونی کو ٹال نہیں سکتا۔"

(نوشتہ غیب انجام اتھم، صفحہ ۲۲۳)

مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی سے متعلق پیشین گوئیاں ۱۸۸۶ سے ہی کرنا شروع کر دیں لیکن ۱۹۰۸ تک بیس سال کے طویل عرصہ میں اس کی یہ پیشین گوئی بھی پوری نہ ہوئی حالانکہ دنیا کے اعتبار سے وہ ہر طریقہ بروئے کار لا چکا تھا جب مسلم اور غیر مسلم اسے حد سے زیادہ تنگ کرتے تھے کہ تیری یہ پیشین گوئی پوری کیوں نہ ہوئی تو وہ پرامید ہو کر کہتا تھا یہ پیشین گوئی پوری ہوگی، پھر جب اسے ایسا ہوتا ممکن نظر نہ آیا تو وہ کہنے لگا:

"آخر میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری اللہ سے دعا ہے اگر محمدی بیگم سے شادی تیری طرف سے پیشین گوئی ہے تو اسے پورا کرتا کہ یہ نہ ماننے والوں کے لیے ایک ثبوت بن جائے، اور ان کی مستقل کی بکواس بند ہو جائے اس موضوع پر اور اگر تیری طرف سے نہیں ہے تو پھر مجھے ذلیل رسوا کر دے اور مجھے عبرت ناک موت دے۔"

(اعلان غلام احمد قادیانی اکتوبر ۲۸، ۱۷۹۸، تبلیغ رسالت جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸۶)

اللہ نے غلام احمد کی بددعا اس حد تک اس کے بارے میں قبول و منظور کی کہ اللہ نے اسے ذلیل و رسوا کر کے موت دی اور موت بھی عبرتناک دی کہ مرنے سے قبل بیت الخلاء میں گرا اور اپنے ہی پاخانے میں لت پت ہو گیا دوسری طرف......

۱: نہ محمدی بیگم بیوہ ہوئی۔

۲: نہ اس نے طلاق لی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۳: نہ اس کی شادی مرزا غلام احمد سے ہوئی۔

۴: محمدی بیگم ۱۹۶۶ء تک زندہ رہیں اور انہوں نے ۱۰۰ سال تک عمر پائی۔

۵: مرزا غلام احمد ۲۰ سال تک آہیں اور سسکیاں بھرتا رہا۔

۶: متعدد بار محمدی بیگم سے شادی کی پیشین گوئیاں کرتا رہا۔

۷: نامراد اور ناکام حالت میں 1908 میں عبرتناک موت کا شکار ہوا۔

۸: محمدی بیگم کا خاوند شدید جنگوں اور لڑائیوں کے باوجود ۱۹۴۶ تک زندہ رہا۔

چاہیے تو یہ تھا کہ تمام قادیانیت اس طرح کے نبی پر ایمان لانے سے توبہ تائب ہو جاتی لیکن افسوس اس پیشین گوئی کے جھوٹا ثابت ہونے پر بھی ان کی شقی القلبی دور نہ ہوئی، میں آج کے دور کے قادیانیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ کھلے دل سے مرزا غلام احمد قادیانی کی اس پیشین گوئی کا مطالعہ کریں اور سچائی کو جان کر اسلام کو قبول کریں نہ کہ اپنے باپ دادا کے دین پر اڑ جائیں، آج کا پڑھا لکھا قادیانی کیا اسی طرح کے نبی پر ایمان لا سکتا ہے؟ ﴿لَهُمْ قُلُوْبٌ لَا يَفْقَهُوْنَ بِهَا﴾ ”ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں۔“

صرف یہ ایک جھوٹی پیشین گوئی پورے قادیانی مذہب کو ختم کرنے کے لیے کافی ہے جس کا اقرار محمد علی لاہوری نے خود کیا جو کہ لاہوری قادیانی شاخ کا بانی بھی سمجھا جاتا کہ وہ کہتا ہے:

”یہ سچ ہے کہ محمدی بیگم کی مرزا غلام احمد سے شادی نہ ہو سکی لیکن کیا کسی شخص کو مطلقاً صرف اس ایک پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے سے جھوٹا سمجھا جا سکتا ہے۔“ (پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۲۱)

جی ہاں لاہوری صاحب وجہ اس کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کہتا ہے:

”مخالفین میرے سچے یا جھوٹے ہونے کو ناپنے کے لیے اگر اس پیشین

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گوئی کو پیمانہ بنائیں تو انہیں میرے سچے یا جھوٹے ہونے کا پتہ چل جائے گا۔'' (مذکورہ سابقہ)

محمدی بیگم اور میری شادی آسمانوں پر ہوئی اللہ نے میرا نکاح پڑھایا وغیرہ وغیرہ

اپنی اولاد کے بارے میں جھوٹی پیشین گوئیاں:

جب مرزا کی بیوی حاملہ ہوئی تو مرزا نے پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا:

''اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے بڑھاپے میں چار بیٹے دیے اور اب پانچویں کی بشارت دی ہے؟'' (مواہب الرحمٰن، صفحہ ۱۳۹، از مرزا غلام احمد)

یہ وحی اسے یکم جنوری ۱۹۰۳ کو آئی لیکن اسی مہینا کی ۲۸ تاریخ یعنی ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ کو اس کی بیوی نے بیٹی کو جنم دیا، جی ہاں بیٹی کو...... جنم تو دیا اور وہ بیٹی بھی چند ماہ کے اندر اندر مر گئی۔

پھر ایک مرتبہ جب دوبارہ اس کی بیوی حاملہ ہوئی تو اس نے پھر پیشین گوئی کی کہ:

''بڑا کریم بیٹا پیدا ہوگا جو نہایت ہی خوبصورت ہوگا۔'' (البشریٰ، جلد۲ صفحہ ۹۱)

اس پیشین گوئی کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں میں یہ وہم پیدا کر دیا جائے کہ گزشتہ پیشین گوئی گزشتہ حمل کے بارے میں نہیں تھی بلکہ اس حمل کے بارے میں ہے لیکن پھر کیا ہوا کس طرح خدا نے اس بے ایمان کو اس کی موت سے قبل ہی ذلیل اور رسوا کر دیا (June 24th) ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو اس کی بیوی نے پھر بیٹی کو جنم دیا بیٹی کو؟ جی ہاں پھر بیٹی اور اس کا نام امت الحفیظ رکھا گیا لیکن ''ابن کرام'' ''ولد طرار حمل'' یعنی بلند مرتبہ اور چمکتا خوبصورت بیٹا وہ کہاں گیا؟ بے شک وہ بیٹا پیدا نہ ہو سکا، یہاں تک کہ اب بہت سے قادیانی بھی اس کی متواتر جھوٹی پیشین گوئیوں سے تنگ پڑنے لگے اور بہت سے قادیانیوں نے اسلام بھی قبول کر لیا، جب اس بات کو مرزا غلام احمد نے محسوس لیا تو اس نے فی الفور ایک اور پیشین گوئی کر دی اور ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ کو کہا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

((انا نبشرك لغلام حليم.))

''اللہ نے کہا ہم آپ کو حلم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔'' (بدر ستمبر ۱۶، ۱۹۰۷)

۱۹۰۳ اور ۱۹۰۴ کی ساری پیشین گوئیوں کو یکجا کرتے ہوئے کہا کہ وہ پیشین گوئیاں مخصوص حمل کے بارے میں نہیں تھیں بلکہ اب کے بارے میں ہیں اور اکتوبر ۱۹۰۷ میں یہ پیشین گوئی کی:

((ساهب لك غلاما زكية انا نبشرك بغلام اسمه يحيى))

''میں (اللہ) آپ کو صالح بیٹے کی بشارت دیتا ہوں میں (اللہ) تجھے بیٹے یحیٰ کی بشارت دیتا ہوں۔''

یہ پیشین گوئی بھی سابقہ پیشین گوئیوں کی طرح پوری نہ ہوئی اور شاید حمل ہی ضائع ہو گیا اور اللہ نے اس کو ذلیل کرنے کے لیے اس پر بس نہ کیا بلکہ خود اس کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ میں موت کے منہ میں ڈال دیا تاکہ اس کی یہ جھوٹی، پیشین گوئی بھی لوگوں کو راہ راست پر لانے کا سبب بنے اور الحمد للہ اس کی موت کے ساتھ ہی ایک ہزار سے زائد قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور امت الحفیظ جو کہ ۱۹۰۴ میں پیدا ہوئی اس کی آخری بیٹی ثابت ہوئی۔

اسی طرح کی ذلت آمیز رسوائی مرزا غلام احمد قادیانی کو ۱۸۸۶ میں بھی نصیب ہوئی تھی جب اس نے ایک پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

''میری بیوی حاملہ ہے اور اس کے حمل سے اعلیٰ مرتبہ بلند پایہ اخلاق اعلیٰ پوشاک خوبصورت حسین جمیل رحم دل حمد کرنے والا وغیرہ وغیرہ جیسے اوصاف حمیدہ والا بیٹا پیدا ہوگا۔'' (تبلیغ رسالت جلد ا صفحہ ۵۸)

اس کے اس بلند و بانگ عووں کے بعد اس کی بیوی نے بچے کو جنم دیا لیکن اس کی جنس بھی لڑکی نکلی؟ ہاں لڑکی اور اس کا نام اس نے عصمت رکھا اور وہ بے چاری ۱۸۹۱

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں پانچ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملی۔

اب مرزا غلام احمد کو چاہیے تو یہ تھا کہ اس طرح کے دعوے اور پیشین گوئیاں کرنا بند کر دیتا لیکن وہ ایک خاص قسم کے مرض میں مبتلا تھا جس کا ذکر آگے چل کر تفصیلاً آئے گا، چنانچہ وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور جھوٹی پیشین گوئیوں کے عمل کو جاری رکھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاں ۱۴ جون ۱۸۹۴ کو ایک بیٹا ہوا جس کا نام اس نے مبارک احمد رکھا ابھی وہ چند دن کا ہی تھا کہ اس نے پرانی ساری پیشین گوئیاں اس کے سر تھوپ دیں اور کہا:

''یہ ایک روشنی کی کرن ہے اور یہ مسیح موعود ہے یہ صاحب عظمت وجاہ ہے اس کا سانس دم عیسیٰ جیسا ہوگا، کوڑھی کو ٹھیک کرے گا، یہ کلمۃ اللہ ہے اور قسمت والا ہے اس کی شہرت دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل جائے گی یہ قیدیوں کو رہائی دلوائے گا اس کے ذریعے قوموں پر رحمت کی جائے گی۔''

دوسری طرف خدا کا کرنا دیکھئے ۱۹۰۷ء میں بیماری نے بے چارے مبارک احمد کو آ پکڑا جب بیماری نے شدت اختیار کی تو غلام احمد قادیانی گھبرا گیا کہ اس کے بارے میں کی گئی باتیں قادیانیوں میں پھیل چکی ہیں اس نے اس کے علاج کے لیے پانی کی طرح پیسا بہانا شروع کر دیا اور اللہ کی طرف سے وہ تھوڑا سا بہتر ہوا تو مرزا کے سانس میں سانس آیا اور فٹ ایک پیشین گوئی کر دی کہ:

''اللہ نے میری دعا سن لی ہے اور مبارک احمد عنقریب صحت یاب ہو جائے گا۔'' (بدر اگست، ۲۹، ۱۹۰۷)

لیکن جیسے ہی اس نے اپنی پیشین گوئی کو مشہور کیا اللہ نے مبارک احمد کی بیماری لوٹا دی اور وہ بے چارہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو مر گیا اور اس طرح قادیانیوں کا نجات دہندہ مسیح موعود دم عیسیٰ والا اور بیماریوں کو ٹھیک کرنے والا اور غلاموں اور قیدیوں کو رہائی دلانے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

والا بغیر کوئی کام سرانجام دیئے (مرزا کے منہ پر کالک مل کے) مر گیا۔

(سیرت مہدی، صفحہ ۴۰)

بہت سی اپنی شادیوں کے بارے پیشین گوئی:

محمدی بیگم سے شادی کی پیشین گوئی سے پہلے بھی مرزا غلام احمد نے شادی کی پیشین گوئی کی تھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ میں اس نے دعویٰ کیا تھا:

''اللہ نے مجھے بہت سے بچوں کی بشارت دی ہے ان عورتوں میں سے جس سے میں عنقریب شادی کرلوں گا۔''

(الہام مرزا غلام احمد، تبلیغ رسالت، جلد ا صفحہ ۸۹+ ۵۸)

یہ پیشین گوئی بہت واضح ہے کہ میری عنقریب شادیاں بھی ہوں گی اور بچے بھی ہوں گے ان عورتوں سے لیکن کیسی عجیب بات ہے مرزا کی کتنی شادیاں اس کے بعد ہوئیں تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ اس اعلان کے بعد مرزا غلام احمد ایک بھی شادی نہ کرسکا بچے ہونا تو دور کی بات ہے۔

بشیر الدولہ کے بارے میں مشہور جھوٹی پیشین گوئی:

ایک مرتبہ مرزا منظور محمد غلام احمد قادیانی کے پاس آیا جو کہ اس کا مرید خاص تھا اس نے غلام احمد قادیانی کو بتلایا کہ اس کی بیوی حاملہ ہے مرزا غلام احمد کی طبیعت مچلنے لگی اور چونکہ اس کو دعوے کرنے اور مستقبل کی خبریں سنانے کی بیماری لگی ہوئی تھی، چنانچہ اس کی زبان رک نہ سکی اور وہ بولا:

''میں نے خواب میں دیکھا منظور محمد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بشیر الدولہ رکھا گیا (اللہ کی طرف سے) لیکن مجھے یہ معلوم نہیں منظور محمد کا مطلب کیا ہے۔'' (ریویو آف ریلیجز صفحہ ۱۲۲، ۱۹۰۶)

یہ جو ابہام غلام احمد نے رکھا یہ اس نے سابقہ تجربے کی روشنی میں رکھا، کیونکہ اس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میدان میں وہ بارہا دفعہ ذلیل ہو چکا تھا، چنانچہ اس نے اس دفعہ مبہم گفتگو کی لیکن وہ جو محاورہ کہ جھوٹ کے پاؤں کہاں۔

﴿مَكَرُوْا وَمَكَرُوا اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۝﴾

''اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔''

غلام احمد قادیانی کو وہم ہوا کہ اگر بیٹی ہوگئی تو پھر دنیا بھر میں ایک مرتبہ اور ذلیل ہو جاؤں گا، چنانچہ اس نے پینترا بدلہ اور کہا:

''منظور محمد کے ہاں ہی بشیر الدولہ پیدا ہوگا لیکن یہ پتہ نہیں کہ اسی حمل سے ہوگا یا اس کے بعد والے حمل سے، لیکن ہوگا اس کی اس بیوی سے اور اسی منظور محمد کا بیٹا ہوگا اور منظور کی بیوی محمدی اس وقت تک نہیں مرے گی جب تک میری یہ پیشین گوئی سچی ثابت نہ ہوگی۔''

(ریویو آف ریلیجز، جون ۱۹۰۶-۱۹۰۷)

یہ پیشین گوئی بہت احتیاط اور چالبازی کے ساتھ کی گئی تھی لیکن اللہ نے بھی تدبیر کی اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ منظور محمد کے ہاں بھی بیٹی ہوئی جولائی ۱۹۰۶ء میں مرزا سمجھا کہ ماضی کے تلخ تجربات کی روشنی میں اس نے درست قدم اٹھایا لیکن اس کے بعد منظور محمد کی بیوی کبھی حاملہ ہی نہ ہوئی اور جس بچے بشیر الدولہ کا وعدہ اللہ نے مرزا غلام احمد سے کیا تھا وہ بھی جنم نہ لے سکا، لیکن حیرت کی بات ہے قادیانی آج بھی اس بچے کی پیدائش کے منتظر ہیں اور بے شمار تاویلات کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے:

''خدا جانتا ہے کہ کب اور کیسے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی یہ پیشین گوئی پوری ہوگی جبکہ آپ ہمیں یہ بھی بتلا چکے ہیں کہ یہ ہوگا اس عورت محمدی سے جو منظور محمدی کی بیوی تھی اور جو مر چکی ہے۔''

(البشریٰ، جلد ۲ صفحہ ۱۱۶)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کس قدر عجیب بات ہے بجائے اس کے کہ جھوٹے نبی کی اس پیشین گوئی کو ردی کی ٹوکری میں پھینک کر اسلام قبول کر لیا جائے اس کی بھی تاویلات کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

طاعون کے بارے جھوٹی پیشین گوئی:

طاعون قادیان میں قدم نہیں رکھ سکتا!

مرزا غلام احمد قادیانی طاعون کے متعلق کہتا ہے:

''اللہ سچا ہے جس نے مجھے نبی بنا کر قادیان میں بھیجا وہ قادیان کو طاعون سے بچا کر رکھے گا۔'' (دافع البلاء صفحہ ۱۰-۱۱، از مرزا غلام احمد)

لیکن حسب سابق اس مرتبہ بھی ایسا نہ ہو سکا اور اس کا دعویٰ اور پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی اور طاعون قادیان شہر میں داخل ہو گیا جس کا اقرار خود مرزا نے یوں کیا:

''طاعون بری طرح پھیل چکا ہے جو آدمی اس کے قریب جاتا مر جاتا ہے اللہ جانتا ہے کب ختم ہو گا تم اپنے ساتھ فینائل کی گولیاں لیتے آنا جن کی قیمت تقریباً بیس روپے ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد ۷ صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳)

اسی پر اللہ نے بس نہ کیا کہ طاعون قادیان میں داخل ہوا بلکہ خود مرزا کے گھر کے اندر بھی داخل ہو گیا جس کے بارے میں مرزا کا دعویٰ تھا کہ میرا گھر کشتی نوح کے مترادف ہے کہ جو اس پر چڑھ گیا بچ گیا مرزا خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا:

''طاعون تو میرے اپنے گھر میں ہی پھیل گیا بوڑھی عورت کو گھر سے میں نے نکال بھی دیا ہے، استاد محمد دین کو بھی طاعون ہو گیا، اس کو بھی باہر نکال دیا گیا ایک اور عورت جو دہلی سے آئی تھی اس کو بھی طاعون نے جکڑ لیا میں خود کو بھی بیمار محسوس کر رہا ہوں، مجھے ایسا لگتا ہے مجھ میں اور موت میں چند سیکنڈ کا فاصلہ ہو۔'' (مکتوبات احمد، جلد ۷ صفحہ ۱۱۵)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تو یہ تھی مرزا غلام احمد کی طاعون کے بارے میں پیشین گوئی کہ وہ شہر قادیان میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اللہ کے رسول کا مسکن ہے، یہاں پر خود تیرا گھر محفوظ نہیں اور کیا تیرے وجود سے شہر قادیان محفوظ ہو جائے گا۔

﴿صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ﴾

''بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، پس وہ نہیں لوٹتے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی موت سے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں:

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ غلام احمد قادیانی کا مباہلہ بہت زیادہ شہرت کا حامل ہے اس کا ذکر مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے باب میں مرقوم ہے وہاں بھی اس کی جھوٹی پیشین گوئی کی مثال موجود ہے لیکن یہاں پر ہم جس شخص کے مناظرے کا ذکر کر رہے ہیں وہ عبدالحکیم نامی شخص ہے جو کہ ایک مسلمان ڈاکٹر تھا ایک دن وہ غلام احمد قادیانی کے ساتھ مناظرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے غلام احمد قادیانی کو کہا تو رسول نہیں بلکہ کذاب ہے مرزا سیخ پا ہو گیا اور کہنے لگا تو میری زندگی کے اندر اندر مر جائے گا لیکن عبدالحکیم مختلف قسم کا آدمی تھا اس نے کہا تو اپنی زندگی میں میری موت کی بات کرتا جا میں تجھے کہتا ہوں تو میری زندگی میں نہیں بلکہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا اور یہ اعلان اس نے ۴ مئی ۱۹۰۷ کو کیا ذرا اس شخص کی داستان خود مرزا غلام احمد قادیانی کے منہ سے سنیے:

''ایک اور دشمن نمودار ہو چکا ہے جو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم ہے اور جو پٹیالہ کا رہنے والا ہے اس نے یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مر جاؤں گا۔ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ اسے سخت سزا دے گا اور اسے غائب کر دے گا جبکہ میں مکمل طور پر محفوظ رہوں گا، یہ معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور بے شک اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کی نظر میں سچا ہوگا۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(چشمہ معرفت، صفحہ ۳۳۱-۳۳۲، مئی ۱۹۰۸)

مزید کہتا:

''دشمن (عبدالحکیم) جو میری موت کا خواہش مند ہے عنقریب مر جائے گا اور اس کا حال اصحاب فیل جیسا ہوگا۔''

(تبصرۃ از مرزا غلام احمد قادیانی)

ایک اور غیب اور مستقبل کی خبر اور دعویٰ مرزا غلام احمد ملاحظہ کیجیے:

''دشمن میری موت چاہتے ہیں لیکن اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں ۸۰ برس تک زندہ رہوں گا یا اس سے بھی زیادہ۔'' (مواہب الرحمن صفحہ ۲۱)

''میں ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ میں پیدا ہوا۔''

(حیات النبی جلد ا صفحہ ۴۹ بدر اگست ۱۹۴۸ء، کتاب البریہ حاشیہ صہمہ ۱۴۶)

''۱۸۵۷ میں میں سولہ یا سترہ سال کا تھا۔''

(کتاب البریہ، صفحہ ۱۴۶)

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے مندرجہ ذیل پیشین گوئیاں اپنی موت کے متعلق کیں۔

ا: عبدالحکیم مرزا کی زندگی میں مرے گا۔

۲: مرزا ۱۹۱۹ یا ۱۹۲۰ تک زندہ رہے گا۔

۳: عبدالحکیم کا یہ دعویٰ کہ مرزا ۴/ اگست ۱۹۰۸ سے پہلے مر جائے گا غلط ثابت ہوگا اور وہ زندہ رہے گا۔

۴: اللہ اسے کامیاب کرے گا جو اللہ کی نظر میں سچا ہوگا۔

۵: یہ ناممکن ہے کہ نبی کی پیشین گوئی سچی ثابت نہ ہو سچے نبی کی پیشین گوئی سچی اور جھوٹے نبی کی جھوٹی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(کشتی نوح صفحہ ۵، آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۲۸۸)

پس اللہ کا وعدہ سچا ثابت ہوا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پانچوں باتیں جھوٹی اور غلط ثابت ہوئیں۔

''۲۶ مئی کی صبح ساڑھے دس بجے ۱۹۰۸ میں ان کی روح خالق حقیقی سے جا ملی۔'' (الحکم مئی ۱۹۰۸)

بشیر احمد غلام احمد کا بیٹا لکھتا ہے:

''۲۵ مئی تک مسیح موعود ٹھیک تھے شام کو اچانک طبیعت خراب ہوئی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو انتقال کر گئے۔'' (سیرت المہدی صفحہ ۷)

اللہ کی ایک ہی ضرب کاری نے مرزا کی پانچ کی پانچ باتیں غلط ثابت کر دیں۔

۱...... عبدالحکیم زندہ رہا۔ ۲...... مرزا ۸۰ برس عمر نہ پا سکا۔ ۳...... عبدالحکیم کا دعویٰ سچا نکلا۔ ۴...... اللہ نے عبدالحکیم کو سچا جانا۔ ۵...... جھوٹے نبی کی پیشین گوئی جھوٹ ثابت ہوئی۔ دنیا بھر کے قادیانیو! خدارا حق اور سچ کی طرف لوٹ آؤ اور اس جھوٹے کذاب سے اپنی جان چھڑوا کر دامن مصطفیٰ سے اپنے آپ کو جوڑ لو۔

اب آتے ہیں مرزا غلام احمد کے ان معروف ومشہور جھوٹوں کی طرف جن کے بارے میں مرزا کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، بلکہ وہ کہتا ہے کہ یہ مجھ پر اللہ کی طرف سے ظاہر ہوئے یہ کتنا ظالم شخص ہے کہ جب بھی کوئی اسے اس کے جھوٹ کے بارے میں خبردار کرتا تو یہ توبہ تائب ہونے کے بجائے اپنی عادت سے مجبور ہو کر کہتا کہ میں کیا کروں یہ اللہ نے مجھ پر آشکار کیا بھائی عجیب بات ہے اللہ نے اس شخص پر صرف جھوٹ آشکار کیا اصل میں اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے ذرا سنیے:

۱: زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مرجاتے ہیں اور کروڑہا پیدا ہوتے ہیں۔ (کشتی نوح، صفحہ ۳۷، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۲: نبی کریم کا باپ آپ ﷺ کی پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔

(پیغام صلح، صفحہ ۲۷، روحانی خزائن، صفحہ ۴۲۵، جلد ۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

۳: آپ ﷺ کے گیارہ بیٹے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے۔

(چشمہ معرفت، صفحہ ۲۸۶، اور روحانی خزائن صفحہ ۲۹۹ جلد ۲۳ از مرزا قادیانی)

۴: قرآن اور حدیث کی پیشین گوئیاں پوری ہوئیں جن میں لکھا تھا مسیح موعود جب آئے گا۔ مسلمان علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ (۲) وہ اسے کافر قرار دیں گے۔ (۳) اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے۔ (۴) اس کی سخت توہین ہوگی۔ (۵) اس کو دارالسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔

(اربعین حصہ ۳ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن، جلد ۱۷، صفحہ ۴۰۴)

یہ پیشین گوئیاں نہ قرآن میں ہیں نہ حدیث میں۔

اب آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مرزا غلام احمد قادیانی سائنس اور دیگر دنیاوی علوم سے بھی بے بہرہ تھا وہ عام سائنسی ترقی کو سمجھنے سے بھی بالکل قاصر اور عاجز تھا، جب اس کے دور میں سائنس ترقی کی نئی منازل طے کرنے کا سوچ رہی تھی اور مغربی سائنسدان یہ تھیوری پیش کر رہے تھے کہ خلا میں انسان کے جانے کے بعد یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان چاند پر آئندہ چند برسوں میں قدم رکھ سکے گا تو فٹ مرزا غلام احمد کو شیطانی خیال آیا اور جھٹ ایک اور پیشین گوئی کر ڈالی۔

"یہ بات محال ہے کہ کوئی انسان اپنے خاکی وجود کے ساتھ چاند تک پہنچ سکے۔" (ازالہ اوہام از مرزا قادیانی صفحہ ۴۷)

مزید لکھتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''خاکی جسم کا چاند پر پہنچنا انتہائی لغو خیال ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۷، از مرزا قادیانی)

حیران کن بات ہے کہ جب چاند مسخر ہو گیا تب دنیا سے قادیانیت ختم کیوں نہ ہو گئی اور ڈاکٹر عبدالسلام نے شاید آج تک مرزا کی یہ تحریر نہیں پڑھی ورنہ مسلمان ہو جاتا، بہر حال تسخیر ماہتاب سے قادیانی نظریے کی شہہ رگ بری طرح کٹ گئی کیونکہ مرزا خود کہتا رہا ہے:

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی جہاں سائنس کے مسلمہ اصولوں کے خلاف فتوے جاری کرنے کا ماہر تھا اسی طرح وہ اللہ کی سنت میں بھی تبدیلی کا قائل تھا اور صرف مرزا ہی نہیں پوری دنیا کے قادیانی اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مرتبہ مردے کو زندہ کر دیا تھا وہ خود کہتا ہے:

''اور مجھے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی اور یہ صفت اللہ کی طرف سے مجھے دی گئی۔'' (خطبہ الہامیہ مترجم صفحہ ۵۵، ۵۶ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی طرح ایک جھوٹ مرزا نے یہ بولا کہ:

''مبارک احمد فوت ہو گیا تھا (مرزا کا بیٹا) میں نے اللہ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ میں مبارک احمد پھر سے زندہ ہو گیا۔''

(حقیقت الوحی صفحہ ۲۶۵، از مرزا قادیانی منقول از قادیانی، رسالہ ماہنامہ انصار اللہ جون ۲۰۰۳، صفحہ ۱۱)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پانچواں باب:

مرزا غلام احمد قادیانی کے

گستاخانہ نظریات

مرزا غلام احمد قادیانی کہ جس کے بارے میں بہت سے سادہ لوح مسلمان اس وسوسے کا شکار ہو جاتے ہیں کہ شاید وہ واقعی کوئی نیک آدمی ہو۔ یا نبی تو نہیں لیکن شاید مجدد ہو۔ مسیح تو نہیں شاید مہدی ہو۔ اس شخص کے نظریات قارئین کے سامنے لانا نہایت ضروری ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جہاں پر بہت سے جسمانی اور روحانی امراض کا شکار تھا وہیں پر بدزبانی، جھوٹ، وعدہ خلافی اور ان تمام باتوں سے بڑھ کر طعن و تشنیع اور گالیاں بکنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا اور اگر یوں کہا جائے کہ قادیانیت کی تمام تر عمارت اس ایک جھوٹے کی بدزبانی یا زبان کے مرض کی وجہ سے ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس شخص کی گفتگو اس کی باتیں من وعن بعینہ اسی طرح قارئین کے سامنے رکھ دی جائیں اور فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیا جائے کہ ایسی باتیں کرنے والا شخص نبی مسیح موعود تو بڑی بات ہے انسان کہلانے کا بھی حقدار ہے کہ نہیں۔

توہین اسلام:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کے لیے لکھتا ہے:

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوتا تو صاف سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔"

(انوار اسلام صفحہ ۳۰، روحانی خزائن، جلد ۹ صفحہ ۱۳۱، از مرزا قادیانی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن کے بارے میں بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے:

”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے (یعنی مرزے کے) منہ کی باتیں ہیں۔“ (یعنی اللہ کا کلام نہیں) (تذکرہ صفحہ ۶۴۱، چوتھا ایڈیشن)

احادیث رسول ﷺ کے بارے میں کہتا ہے:

”جو حدیث میری بات سے معارض ہو اس حدیث کو ہم ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔“

مزید کہتا ہے:

”ہم وہ حدیثیں تائیدی طور پر پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف اور میری بات کے خلاف نہ ہوں۔“

(اعجاز احمدی، صفحہ ۳۰، روحانی خزائن، جلد ۱۹، صفحہ ۱۴۰ از مرزا غلام احمد)

علمائے اسلام کے بارے میں لکھتا ہے:

”یہودیوں کے لیے اللہ نے گدھے کی مثال دی جن پر کتابیں لدی تھی مگر یہ مسلمان علماء بغیر کتابوں کے گدھے ہیں۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۱۶، ۳۱۷، روحانی خزائن صفحہ ۳۴۱ جلد ۱۱)

اپنی کتاب آئینہ کمالات انسان میں پوری امت مسلمہ کو گالی دیتے ہوئے کہتا ہے:

”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

ماشاء اللہ کیسی اعلیٰ زبان ہے قادیانوں کے نبی کی اور پوری امت مسلمہ کے بارے میں کیسے اپنے نظریات کی وضاحت کر دی۔

امت محمدیہ کے اولیاء کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"بے شک امت محمدیہ میں ہزاروں ولی اللہ پیدا ہوئے اور بے شمار صوفیائے کرام آئے لیکن مجھ جیسا (یعنی میرے جتنا بلند رتبہ) کوئی نہیں آیا۔" (تذکرۃ شہادتین صفحہ ۲۹، از مرزا غلام احمد)

اہل بیت عظام اور اکابرین صحابہؓ کی توہین:

کہاں پر ہیں وہ قادیانی جو سادہ لوح لوگوں کے سامنے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم گالیاں نہیں بکتے تم لوگ تو عام انسانوں اور مسلمانوں کو کیا ان لوگوں کو بھی گالیاں دینے سے باز نہیں آتے جن سے اللہ راضی ہوا اور جو اللہ سے راضی ہوئے اور جن میں سے ہر ایک کی شان کے بارے میں کتب احادیث رسول میں متعدد احادیث اور واقعات موجود ہیں ذرا ملاحظہ کیجئے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد نظریات آنحضرت کے اہل بیت اور قریبی ساتھیوں کے بارے میں:

"لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو حسن و حسین سے افضل کہا تو میں جواباً کہتا ہوں ہاں میں ان سے افضل ہوں عنقریب اللہ میری یہ فضیلت ظاہر کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی، صفحہ ۵۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید کہتا ہے:

"کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے اور حسین جیسے سینکڑوں میری جیب میں ہیں۔"

(نزول مسیح، صفحہ ۹۹، روحانی خزائن، جلد ۱۸، صفحہ ۴۷۷ از مرزا قادیانی)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ اور مرزا کے ناخلف بیٹے نے باپ کو بھی پیچھے چھوڑتے ہوئے کہا:

"میرے باپ نے جب کہا کہ سو حسین میری جیب میں ہیں تو لوگوں نے سمجھا کہ میرے باپ کی فضیلت ۱۰۰ حسین جیسی ہے، لیکن میں کہتا ہوں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میرے باپ کی ایک لحہ بھر کی خدمت دین کا سو حسین بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔" (مجلہ الفضل صادر شدہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی گستاخی کرتے ہوئے کہتا ہے:

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو اور زندہ علی (یعنی مرزا ملعون) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑ کر مردہ علی رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات احمدیہ، صفحہ ۴۰۰ جلد اول)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ حدیث کی خدمت کرنے والے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں لکھتا ہے: نعوذ باللہ

"ابو ہریرہ بے وقوف تھے اور ان کی روایات ٹھیک نہیں تھی۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۸ از غلام احمد)

یہ بدزبان انسان اسی پر مطمئن نہ ہوا بلکہ مزید کہا:

"بعض صحابہ احمق تھے۔" نعوذ باللہ

(ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۴۰)

غلام احمد قادیانی کی بکواسات نقل کرتے ہوئے میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں اور میرا دل بے چین ہو رہا ہے، لیکن چونکہ اس ملعون کا پردہ فاش کرنا نہایت ضروری ہے اس لیے میں مجبور ہوں، لیکن میری تمام مسلمانوں سے یہ اپیل بھی ہے کیا ایسا شخص جو صحابہ کے بارے میں یہ نظریات رکھتا ہے اور جس کا عقیدہ اتنا گندہ ہو اسے اس وطن عزیز جس کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی میں آزادی سے اپنے نظریات یا پوری دنیا کی امت مسلمہ میں اپنے عقائد آزادی سے پھیلانے کی اجازت ہونی چاہیے؟ کتنے افسوس کی بات ہے کہ قادیانی ملک میں نہ صرف دندناتے پھرتے ہیں بلکہ اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز بھی ہیں۔ اور بہت سے مسلمان ایسے بھی ہیں جو ان سے تعلقات بڑھانے میں کوئی عار

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

محسوس نہیں کرتے۔ ایسے مسلمان! ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور کم از کم ان کے نظریات سے آگاہ تو رہیں اور کم از کم ان کو ہی راہ راست پر لانے کی کوشش کریں، صحابہ کرام کے بارے میں مزید کہتا ہے:

''نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔'' نعوذ باللّٰہ

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ ۲۵۸، روحانی خزائن، جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

جیسا کہ حدیث میں ہے انبیاء کے بعد سب سے افضل بشر کائنات میں اگر کوئی ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا۔ ان دونوں صحابہ کے بارے میں قادیانی نظریات ملاحظہ کیجئے:

''ابو بکر و عمر کیا تھے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔''

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۱۵۸، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور، اور کتاب المہدی صفحہ ۵۸)

''حضرت ابو بکر کے مقام پر سینکڑوں لوگ پہنچے۔''

(حقیقت نبوت، صفحہ ۱۵۲)

اور بھی اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جس میں اس بے عقل کذاب شخص نے صحابہ کرام کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا، افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی زبان درازی صرف صحابہ تک نہ رہی، بلکہ اس نے صحابہ سے بھی ایک قدم آگے بڑھایا اور براہ راست اللہ کے نبیوں پر الزام تراشی شروع کر دی۔

انبیاء اور رسولوں کی توہین:

جن انبیاء کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا:

﴿وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ﴾

''اور اے میری قوم! میں تم سے اس پر کسی مال کا سوال نہیں کرتا، میری

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مزدوری اللہ کے سوا کسی پر نہیں۔"

اور جن کی قدر منزلت کا کوئی بھی منکر نہیں ہو سکتا ان کے بارے میں یہ مجنوں شخص کیا بکتا ہے ذرا دیکھئے:

"خدا نے جو پیالہ ہر نبی کو دیا ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دے دیا میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔"

(نزول مسیح صفحہ ۱۰۰، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، صفحہ ۴۷۷، ۴۷۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"اللہ نے میرے دعوے کی صداقت میں اتنی نشانیاں اتاری ہیں کہ اگر حضرت نوح کی قوم پر نازل ہو جاتیں تو ان میں سے کوئی نہ ڈوبتا۔"

(حقیقۃ الوحی، صفحہ ۱۳۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت یوسف علیہ السلام جو کہ کئی سال جیل میں رہنے کے بعد بھی اپنے اوپر لگنے والے الزام سے بری الذمہ ہوئے بغیر جیل سے باہر نہ آئے تھے اور اس شخص کو جو کہ عورتوں کا عاشق اور گرویدہ ہو۔ (تفصیلاً ذکر کیا جا چکا ہے) کیا مماثلت ہو سکتی ہے۔

اپنے بارے میں کہتا ہے:

"اس امت کا یوسف علیہ السلام یعنی میں عاجز بنی اسرائیل کے یوسف سے افضل ہوں کیونکہ اللہ نے میری برأت کی گواہی خود دی جبکہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی براءت کی گواہی لوگوں نے دی۔" (نعوذ باللہ) (براہین احمدیہ)

اس ملعون کا بیٹا اس سے بھی دو ہاتھ آگے نکلا اور کہنے لگا:

"میرے باپ نے کہا تھا وہ آدم، نوح اور عیسیٰ سے افضل ہے کیونکہ شیطان نے آدم کو جنت سے نکالا جبکہ میں بنی آدم کو جنت لے جاؤں گا، یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو سولی چڑھا دیا جبکہ میں صلیب توڑ دوں گا، نوح کا بیٹا گمراہ تھا جبکہ میرا بیٹا راہ ہدایت پر ہے۔" (ماہنامہ الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۳۱)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر کہتا ہے:

''بہت سے نبی آئے لیکن خدائی علم میں مجھ سے آگے کوئی نہیں جو علم تمام نبیوں کو علیحدہ علیحدہ دیا گیا مجھ کو اس سے زیادہ اکٹھا دیا گیا اور ان سب سے بہتر دیا گیا۔'' (درثمین صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

مزید کہتا ہے:

''اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہو کر آجائیں تو میری اتباع کے بغیر ان کے پاس کوئی چارہ نہیں۔'' (الفضل ۱۸، مارچ ۱۹۱۶)

مزید کہتا ہے:

''وہ کمالات جو تمام انبیاء میں پائے جاتے تھے ان کو حضرت محمد کی ذات میں اکٹھا کیا گیا اور پھر انہیں بڑھا کر میری طرف منتقل کر دیا گیا اسی لیے میرا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ اور عیسیٰ رکھا گیا۔'' (ملفوظات احمدیہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۲)

حضرت عیسیٰ کی توہین:

مرزا کے خبث باطن کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا اپنے آپ کو جس نبی کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ خود اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم کہنے سے بھی گریز نہیں کرتا پھر خود ہی اس جلیل القدر پیغمبر کے اوپر طرح طرح کے الزامات لگاتا ہے، مرزا کا خاص طور پر حضرت عیسیٰ سے جو بغض و عناد تھا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، اس بغض و عناد کی ایک خاص وجہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ذات کی تنقیص کر کے (نعوذ باللہ) ان کے رتبے تک پہنچنے کا متمنی تھا کہ وہ لوگوں میں حضرت عیسیٰ کے بارے یہ مشہور کرنا چاہتا تھا کہ وہ کوئی خاص آدمی نہ تھے بلکہ میرے جیسے ہی تھے اور میں تو مقام مرتبے میں ان سے بھی بڑھ کر ہوں، یہ الزامات نہیں بلکہ آپ خود مرزا کی تحریریں پڑھ کر اس بات کا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اندازہ کریں۔

''حضرت عیسیٰ کی عقل بہت موٹی تھی آپ کو مرگی کا علم نہ تھا اور جاہلوں کی طرح آپ بھی اسے جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی، آپ کو چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ آجاتا تھا۔''

مزید اسی کتاب میں اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

''حضرت عیسیٰ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(ضمیمہ انجام اتھم صفحہ ۲۷۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید ملاحظہ کیجئے:

''حضرت عیسیٰ جو کہ عیسائیوں کا مردہ خدا اور مسلمانوں کا زندہ رسول ہے اس درماندہ انسان کی پیشین گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیشین گوئیاں کیوں رکھا۔'' (نعوذ باللہ)

(ضمیمہ انجام اتھم ص ۴ کا حاشیہ، صفحہ ۲۷۳ طبع لاہور، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید لکھتا ہے:

''عیسیٰ ابن مریم تو مجھ سے ہے اور میں اللہ سے ہوں خوش قسمت ہے جس نے مجھے پہچان لیا اور بدبخت ہے جس کی آنکھیں مجھے پہچان نہ سکیں۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۷)

بے شک وہ شخص خوش قسمت ہے جس نے تیرے مکر و دجل اور فراڈ کو پہچان لیا کیا صرف یہ حوالے ہی تیرے جھوٹے ہونے کو کافی نہیں؟ کہ کیا کوئی نبی کسی دوسرے نبی پر اس طرح کا کیچڑ اچھال سکتا ہے؟ تو اس قدر گستاخ ہے کہ قلم کانپ رہا ہے اور کیا کوئی بھی غیرت مند مسلمان اس طرح کے افکار رکھنے والے شخص کو برداشت کر سکتا ہے؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لیکن اس نے یہاں پر بس نہ کیا بلکہ مزید آگے بڑھتے ہوئے لکھتا ہے:

''حضرت عیسیٰ جادوگر تھے اور جادو کی وجہ سے معجزات دکھاتے تھے۔''

(غلطی کا ازالہ صفحہ ۳۰۹، از غلام)

''حضرت عیسیٰ اپنے آپ کو نیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ لوگ جانتے ہیں وہ جھگڑا کرنے والے شرابی تھے۔'' (نعوذ باللہ)

(ست بچن حاشیہ، صفحہ ۱۷۶، از مرزا غلام)

''بے شک عیسیٰ شرابی تھے شاید ان کو بیماری تھی یا ان کی پرانی عادت۔''

(نعوذ باللہ) (کشتی نوح صفحہ ۶۵، از مرزا غلام احمد)

''عیسیٰ مرگی کے مرض کی وجہ سے دیوانہ ہوگیا تھا۔''

(حاشیہ ست بچن صفحہ ۱۷۱، مصنف مرزا)

''مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی کا۔ نہ وہ زاہد نہ عابد نہ حق پرست بلکہ متکبر خود میں خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (نعوذ باللہ)

(مکتوبات احمدیہ، صفحہ ۲۳-۲۴ جلد ۳)

''عیسیٰ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے، ورنہ عیسیٰ ایک کنجری کو یہ موقع نہیں دیتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں سے ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔'' (نعوذ باللہ)

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸، صفحہ ۲۷۶ طبع لاہور از مرزا قادیانی)

''عیسیٰ مردانگی سے محروم تھے جو کہ انسان کی عظمت کی صفت ہے۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۸، مجموعہ مکتوبات غلام احمد)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''حضرت عیسیٰ کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔''

(ازالہ کلاں، صفحہ ۷ جلد ۱، از مرزا)

مرزا تجھ پہ خدا کی لعنت ہو تو حد سے تجاوز کر گیا، لیکن چند لوگ تیرے جال میں پھنس گئے، اللہ ان کو ہدایت دے مرزا حضرت عیسیٰ کے بغض میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ کہتا ہے:

''عیسیٰ کا گھرانہ بھی عجیب گھرانہ ہے اس کی تین مائیں (یعنی نانیاں اور دادیاں) تینوں کی تینوں زانیہ اور گناہ گار تھیں اور کیا اس خبیث خون سے عیسیٰ کا طاہر وجود پیدا ہو سکتا تھا، شاید یہی وجہ تھی کہ عیسیٰ کا میلان کنجریوں کی طرف تھا۔'' (نعوذ باللہ)

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸ از مرزا قادیانی)

یہ ملعون شاید رب کے قرآن سے واقف نہ تھا۔

﴿قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا﴾ (مریم: ۱۹)

﴿اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ﴾ (النساء: ۱۷۱)

''اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ گزرو اور اللہ پر مت کہو مگر حق۔ نہیں ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم مگر اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ، جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔''

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّاo وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّاo وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّاo وَ السَّلٰمُ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا﴾

(مریم : ۳۰-۳۳)

''اس نے کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی، جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سرکش، بدبخت نہیں بنایا۔ اور خاص سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوں گا اور جس دن زندہ ہو کر اٹھایا جاؤں گا۔''

کیا روئے زمین پر کوئی قادیانی یا انسان کسی ماں نے ایسا پیدا کیا کہ جو ہمارے بیان کردہ ان حوالوں کو جھٹلانے کی جراَت کر سکے اور اللہ کے کلام میں بیان کردہ ان نفوس قدسیہ کی عظمت کا انکار کر سکے؟ کوئی نہیں کر سکتا اور افسوس بھی اسی بات کا ہے یا تو قادیانی ان نظریات سے انحراف کر جائیں اور منکر ہو جائیں کہ مرزے کا یہ عقیدہ نہیں تھا لیکن افسوس اس کے برعکس وہ مرزے کی، ان باطل عقائد سے بھری ہوئی کتابیں بڑے فخر سے مسلمانوں میں بھی تقسیم کرنے کی جسارت کرتے ہوئے اور اپنی بات پر بھی قائم ہیں۔ مسئلہ سمجھانا اس وقت مشکل ہوتا ہے جب مدمخالف یہ بات کہے کہ میں اس بات کو نہیں مانتا تو انسان جواباً اسے کہہ سکتا ہے کہ اگر نہیں مانتا تو اپنی کتابوں سے اس بات کو مٹا دے یا ختم کر دے پھر بات آگے بڑھتی ہے اور قادیانی ایسے ہیں کہ ان باتوں کا اقرار بھی کرتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر مصر ہیں۔

آقائے کائنات کی شان میں گستاخی:

ان تمام جرائم سے بڑھ کر جو جرم مرزا نے ذہنی بیماری اور شراب میں دھت ہو کر کیا وہ سید الانبیاء امام الاولین والآخرین کی شان میں گستاخی ہے، او مرزا! مسلمان ابھی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اتنے بے غیرت نہیں ہوئے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی شان میں علی الاعلان گستاخی کرنے والے کو معاف کر دیں، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ بہت سے مسلمان تیری ان خباثتوں سے واقف نہیں اور اس کتاب کے لکھنے کا اصل مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ لوگوں کے سامنے تیری اصل حقیقت بیان کی جائے۔

اور ہندوستان اور پاکستان کے گرد ونواح جہاں پر بھی اردو زبان بولی جاتی ہے وہاں تک تیرے یہ کفریہ عقائد کا تعاقب کر کے ایک کتاب کی صورت میں جمع کر دیئے جائیں اور شاید یہ کاوش اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے تو نے اس ہستی کی متعلق بھی اپنی زبان کو لگام نہ دیا کہ جس کے بارے میں اللہ نے خود کہا:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾

''اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا۔''

قارئین محترم یقین کیجئے اللہ کی قسم میرا قلم ان باتوں کو لکھنے سے عاجز آجاتا اگر ان باتوں کا مقصد لوگوں کی اصلاح کرنا نہ ہوتا۔ ذرا ملاحظہ کیجئے مرزے کی کارستانیاں آقائے دو جہاں کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حضرت محمد ﷺ کے معجزے ۳ ہزار تھے اور میرے معجزے دس لاکھ سے زائد ہیں۔'' (نعوذ باللہ) (تذکرہ شہادتین، صفحہ ۴۱)

''مجھے وہ دیا گیا جو دنیا میں کسی کو نہ دیا گیا۔''

(ضمیمہ حقیقت وحی صفحہ ۸۷، از مرزا غلام)

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا﴾ (الأنعام: ۹۳)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔''

اپنے معجزات کے بارے میں نبی کریم سے موازانہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''نبی کریم کے لیے چاند دو ٹکروں میں تقسیم ہوا جبکہ میرے لیے چاند اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سورج دونوں تقسیم ہوئے کیا اس معجزے کے بعد بھی تم میرا انکار کرتے ہو۔" (اعجاز احمدی، صفحہ ۷۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا کو اپنی تعریف کروانے کا بڑا شوق تھا اس نے اپنے مریدوں کو کہا میری شان میں نعت کہو تو ایک مرید گستاخی رسول میں حد سے زیادہ آگے بڑھ گیا اور کہنے لگا:

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں۔
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں۔" (نعوذ باللہ)

(اخبار پیغام صلح ۱۶ مارچ ۱۹۱۶ء)

یہ سن کر مرزا بہت خوش ہوا اور اپنے مرید کو انعامات سے نوازا، لیکن افسوس! قادیانیوں تم اللہ تعالیٰ کی آیات کو فراموش کر بیٹھے۔

﴿يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات: ۲)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبی کی آواز کے اوپر بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں اس کے لیے آواز اونچی کرو، تمھارے بعض کے بعض کے لیے آواز اونچی کرنے کی طرح، ایسا نہ ہو کہ تمھارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم شعور نہ رکھتے ہو۔"

ہاں شاید تم اس لیے فراموش کر بیٹھے کہ اللہ نے اس آیت میں صرف ایمان والوں کو مخاطب کیا اور ایمان سے تمہارا دور پار کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

اور تمہیں نبی کریم کی یہ وصیت بھی بھول گئی۔

(مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)

جو کوئی (محمد کے بعد) اپنے دین کو بدل دے اس کو قتل کر دو۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(رواہ ترمذی)

بغض انبیاء اور بغض نبی کریم میں اس حد تک آگے چلے گئے کہ مرزا کا ملعون بیٹا اور خلیفہ ثانی کہتا ہے:

''ہمارے امام کا ذہنی ارتقا بہت بڑھ گیا، یہاں تک کے نبی کریم سے بھی بڑھ گیا کیونکہ آج کا تمدن اس دور سے زیادہ جدید ہے۔''

(مجلہ ریویو قادیانی مئی ۱۹۳۹ء)

اور قادیانیوں کا نمائندہ جریدہ الفضل لکھتا ہے:

''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ غلام احمد کی صداقت کے لیے اللہ نے اتنی نشانیاں نازل کیں کہ اگر تمام انبیاء پر تقسیم کر دی جاتیں تو سب کی نبوت مان لی جاتی اور اللہ نے غلام احمد کی ذات میں وہ تمام صفات جمع کر دی ہیں جو دیگر تمام انبیاء میں تھیں۔'' (جریدہ فضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۷)

یہ رذیل انگریز کا ایجنٹ، شرابی، خنزیر کھانے والا، دماغی مریض، پیشاب اور پاخانے کو پاک سمجھنے والا، حرام کو حلال سمجھ کر کھانے والا اپنی تشبیہ دیکھیں کائنات، کی کس ہستی کے ساتھ دے رہا ہے:

''جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں فرق کیا اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور مجھے دیکھا ہی نہیں۔'' (غلام احمد کا قول جریدہ الفضل میں ۱۷ جون ۱۹۱۵، خطبہ الہامیہ، صفحہ ۱۷۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے:

''میں عیسیٰ ہوں میں موسیٰ ہوں میں ہی محمد اور احمد ہوں جسے اللہ نے چنا۔''

(درثمین از مرزا قادیانی)

''اور جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ سمجھ لے کہ وہ صحابہ کرام میں شامل

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوگیا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

بتایئے اس سے بڑھ کر بھی کوئی بات کی جا سکتی ہے گستاخی کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے پھر بیٹا بھی آگے بڑھا اور گستاخ ابن گستاخ ثابت ہوا۔

کہتا ہے:

"غلام احمد کی روحانی حالت رسول اللہ (ﷺ) سے زیادہ قوی شدید اور اکمل تھی۔" (کلمۃ الفصل از بشیر احمد بن مرزا، ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۴۷)

مزید لکھتا ہے:

"ہر قادیانی کو میں نے قادیانیت کی حالت میں نبی کریم (یعنی مرزا ملعون) کو دیکھا یا جسے خود مرزا نے دیکھا اسے مماتی کہا جائے۔"

(اخبار الفضل جلد ۲۴ نمبر ۶۴، مورخہ ۱۳ ستمبر)

مزید کہتا ہے:

"میرے رب نے میرا نام احمد رکھا پس میری تعریف کرو جس نے میری تعریف کی اور تعریف کی کوئی قسم نہ چھوڑی اس نے سچ کہا اور جھوٹ نہ بولا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید کہا:

"محمد اور مجھ میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید حاصل ہے۔" (نزول مسیح از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۹۶)

اور اس کا بیٹا لکھتا ہے:

"ظلی نبوت نے مرزا کے مقام کو گھٹایا نہیں بلکہ بڑھایا ہے اور اس قدر بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو پر لا کھڑا کیا۔"

(کلمۃ الفصل از بشیر احمد مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۱۲ نمبر ۲ جلد ۱۶)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قرآن پاک میں نبی کریم کی شان والی آیات کو اپنی طرف منسوب کرنا:

جب مرزے نے پورے کا پورا قرآن اپنے خلاف پایا اور اس نے اس بات کو محسوس کیا کہ میرے دعوے بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں میں نے اپنے آپ کو انبیاء سے بڑا بنا لیا ''محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑا ہونے کا دعویٰ کر دیا تو بجائے یہ کہ توبہ کا رخ کرتا قرآن کی آیت پڑھ کر راہ راست پر آجاتا قرآن کی تاویلات اور تحریفات کرنے لگا اور نبی کریم کی شان میں گستاخی کرنے لگا اس طرح وہ دوہرے جرم کا مرتکب ہوا۔

ایک طرف تحریف قرآن کا دوسری طرف گستاخی رسول کا۔ ملاحظہ کیجئے، اس آیت کے بارے میں کیا کہتا ہے:

(۱)..... ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ.﴾

''محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔''

''اس آیت میں محمد سے مراد میں ہوں اللہ نے اس وحی کے ذریعے میرا نام محمد رکھا جیسا کہ دیگر مقامات پر بھی مجھے محمد کہا گیا۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۱۵ء،

مرزا غلام احمد کا قول اور تبلیغ رسالت میں جلد ۱۰ صفحہ ۱۶، از قاسم قادیانی)

(۲)..... ﴿هُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾

''وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے۔''

''اس آیت میں رسول سے مراد میری ذات ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح صفحہ ۷، از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۳)..... ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾

''اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر جہانوں پر رحم کرتے ہوئے۔''

''اس سے مراد میں ہوں۔'' (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۴)..... ﴿وَيَبْعَثُكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

''قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر کھڑا کرے۔''

''اس سے مراد میں ہوں۔'' (اربعین صفحہ ۱۰۲، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی طرح جو عمارت جھوٹ پر کھڑی ہو اس کو کھڑا رکھنے کے لیے بے شمار جھوٹ بولنے پڑتے ہیں چنانچہ بشیر احمد مرزے کا بیٹا بھی میدان میں کود پڑا اور کہا:

﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾

اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے۔''

''اللہ کے نبی کا نام محمد تھا احمد نہ تھا اس لیے یہاں احمد سے مراد غلام احمد قادیانی ہے۔''

(بشیر احمد کا قول ریویو آف ریلجز میں صفحہ ۱۳۹، تا ۱۴۱، نشر شدہ الفضل میں ۱۹ اگست ۱۹۱۰ء)

مزید لکھتا ہے:

''ہمیں نیا کلمہ ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سے مراد غلام احمد ہیں اور جیسا کہ انہوں نے اپنے بارے میں خود کہا ان میں اور محمد میں کوئی فرق نہیں۔'' (ریویو آف ریلجز صفحہ ۱۵۸، نمبر ۴ جلد ۱۶)

قادیانیوں کا ترجمان رسالہ الفضل نبی کریم کی شان میں کی گئی گستاخیوں سے بھرا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پڑا ہے مثلاً:

جہاں غلام احمد کی قبر ہے اس کا جتنا بھی حصہ ہے جنت کا ٹکڑا ہے۔ غلام احمد کی قبر نبی کریم ﷺ کی قبر جیسی ہے (نعوذ باللہ) حتیٰ کہ نبی کریمؐ بھی غلام احمد کی قبر پر آ کر سلام کہہ چکے ہیں حوالے کے لیے دیکھئے۔ (الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲)

ایک اور بیٹا محمود احمد گستاخ رسول میں بھلا کیسے پیچھے رہ سکتا تھا۔

"ہر شخص کے لیے یہ بات ممکن ہے کہ جس منزل کی وہ آرزو کرے اسے پالے یہاں تک کہ اگر کوئی محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونا چاہتا ہے ہو سکتا ہے۔" (نعوذ باللہ) (الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

مرزا محمود، اللہ کی یہ آیت دماغ میں نہیں؟

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

(الحجرات: ۱)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔"

لیکن بات وہی کہ یہ آیات تو ایمان والوں کے لیے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی ان فضول باتوں کے رد میں لکھنے کے لیے تو بہت کچھ ہے لیکن یہاں پر میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں قارئین کو آزاد چھوڑ دوں کہ یہ کس قسم کا مذہب ہے جس میں مسلمانوں کی توہین انبیاء اور صحابہ کی توہین اور پھر حضرت محمد رسول اللہ (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) کی شان میں کتنی بے خوف وخطرہ گستاخی کی جاتی ہے اور ان کو لگام دینے والا کوئی نہیں بلکہ چند نام نہاد روشن خیالی کے پروردہ چاہتے یہ ہیں کہ ان قادیانیوں کو بھی آزاد چھوڑ دیا جائے لیکن ان شاء اللہ جب تک ہم جیسا ایک ادنیٰ سا محبِ رسول بھی زندہ رہے گا ان کے خلاف جہاد کرتا رہے گا، ان کو من مانیاں کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنتا رہے گا اور ان کے وجود سے برصغیر پاک وہند کو صاف کر کے چھوڑے گا، آخر میں مرزے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تیری ان گستاخیوں کو تیرے ہی ایک قول پر پیش کرتا ہوں تو نے اپنی کتاب میں لکھا:

''جو کسی بھی نبی کی تحقیر کرے وہ کافر ہے۔''

(عین المعرفہ صفحہ ۱۸، از مرزا غلام بحوالہ قادیانیت)

اپنے بارے میں کیا خیال ہے مرزا؟

مزید لکھتا ہے:

''اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ چکی ہے سوائے بروزی وجود کے جو نبی کریم کا وجود ہے چونکہ بروز محمدی قدیم سے موعود تھا اور وہ میں ہوں اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل اب تمام دنیا بے دست رہا ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱، از مرزا غلام)

اللہ کی شان میں گستاخی:

ان تمام تر گستاخیوں کے بعد میں آپ کی توجہ اس خاص بات کی طرف کروانا چاہتا ہوں جس پر پوری قادیانیت کی عمارت کھڑی ہے کہ کبھی اپنے آپ کو مہدی کہنا، کبھی عیسیٰ کبھی محمد بالآخر مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کے اعتراضات سے تنگ آ کر کہ اگر تو عیسیٰ ہے تو تیری والدہ کا نام مریم کیوں نہیں پہلے تو ان کی شان میں گستاخی کرتا رہا، پھر ایک نئی کہانی گھڑی اور اس بات پر پکا ہو گیا یہ کہانی بذات خود نہایت مضحکہ خیز ہے اور عبرت ناک بھی ہے کہ شیطان انسانوں کو کس حد تک ورغلا سکتا ہے ملاحظہ کیجیے:

''حضرت مسیح (یعنی مرزا غلام احمد) نے ایک موقع پر اپنی حقیقت ظاہر کی اور کہا کہ مجھ پر کشف کی حالت طاری ہوئی اور میں حالت کشف میں عورت بن گیا اور عورت بھی مریم (علیہا السلام) بنا پھر (نعوذ باللہ) اللہ مرد کی حالت میں میرے پاس آیا اور مجھ سے جماع کیا (نعوذ باللہ) اس کے نتیجہ میں میں حاملہ ہو گیا اور پھر مجھ سے ایک بچہ پیدا ہوا وہ بھی میں ہی تھا اور وہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مریم کا بیٹا عیسیٰ تھا۔'' (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴ از قاضی یار محمد خان)

یعنی میں ہی عیسیٰ بن کر پیدا ہوا اور میں ہی مریم تھا اور میں خدا کا بیٹا بھی ہوں اور (نعوذ باللہ) اللہ نے مجھ سے اظہار رجولیت کیا۔

افسوس صد افسوس یہ کس قسم کا آدمی ہے جس نے اللہ کی شان میں بھی گستاخی کر ڈالی اور گستاخی بھی کس قدر سنگین میں لمبی چوڑی باتیں نہیں لکھوں گا فیصلہ قارئین پر ہے ان لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے؟ اسی پر اس کو شرم نہ آئی توہین کرنے کے بعد خود خدائی کا بھی دعویٰ کر ڈالا۔

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں، پس میں نے یقین کر لیا کہ میں ہی خدا ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۶۴، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ از مرزا)

مزید لکھتا ہے:

''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور پھر یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔'' (کتاب البریہ صفحہ ۷۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۳، از مرزا قادیانی)

مزید لکھا:

''میں نے جب یقین کر لیا میں خدا ہوں تو ایک آسمان اور ایک زمین بنا دی۔'' (واقع الوساوس صفحہ ۶۴)

قرآن پاک اور احادیث کی تاویل کے بعد تحریف کا مرتکب:

مرزا قرآن پاک کی تاویلات اور تفسیر بالرائے کا تو بہت زیادہ مرتبہ مرتکب ہوا لیکن اس بد خصلت انسان کی جرأت دیکھیے کہ قرآن میں براہِ راست تحریفات پر بھی اتر آیا کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا:

((وَ جَادِلْهُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ))

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(نور حق جلد ۱ صفحہ ۴۲، از مرزا)

پورے قرآن میں یہ آیت موجود نہیں۔

لیکن مرزا اس بات پر بضد رہا کہ یہ الفاظ قرآن کے ہیں اور صفحہ ۸، ۱۰، ۱۷ اور ۲۳ پر بھی انہی الفاظ کو دہرایا یہاں تک کہ اپنے اعلان میں بھی اس کو قرآن کی آیت قرار دیا جو کہ اس کتاب میں چھاپہ گیا۔ (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۹۴، جلد ۷ صفحہ ۳۹)

اور پھر آگے جا کر مزید لکھتا ہے کہ قرآن پاک میں یہ آیت بھی نازل ہوئی اور موجود ہے۔

((یوم یاتی ربك فی ظلل من الغمام))

(حقیقت وحی صفحہ ۱۵۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور یہ قرآن پر ایک بہت بڑا جھوٹ ہے اور نہ صرف یہ بلکہ تحریف قرآن جیسے جرم کا بھی اعلان ہے۔ اور اپنی کتاب تذکرہ شہادتین میں لکھتا ہے دیکھو خدا نے قرآن پاک میں کیا کہا:

((لا یوجدا ظلم ممن افتری علی وانا الهلك المفتر عجلا ولا امهله)) (تذکرہ دو شہادتیں صفحہ ۳۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

یہ کتابیں کئی دھائیوں سے چھپ رہی ہیں اور ان کتابوں میں بارہا مرتبہ صحابہ کی توہین، انبیاء کی توہین، نبی کریم کی اہانت، اللہ تعالیٰ کی توہین اور قرآن پاک کی تحریف بھی مستقل چھپ رہی ہے، لیکن مسلمان آج شاید غیرت سے محروم ہو چکے ہیں کہاں گئی محمد بن مسلمہ کی تلوار؟ کہاں گئی عبداللہ بن عتیک کی غیرت؟ کب تک ابو رافع یہودی کب تک کعب بن اشرف پیدا ہوتے رہیں گے، لیکن میرا یہ ایمان ہے کہ ہر دور کے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے لیے مسلمانوں کی تلواریں موجود رہیں گی۔ غازی علم دین شہید نے راج پال کے سینے میں خنجر کو اتار دیا تھا اور آج بھی علامہ احسان الٰہی ظہیر، ثناء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللہ امرتسری اور ختم نبوت کے جیالے اور پروانے اتنے کمزور نہیں ہوئے کہ تم علی الاعلان قرآن پاک کی بے حرمتی کرتے رہو ہم خواب غفلت میں پڑے رہیں، ہم ہر میدان میں تمہارے عقائد ونظریات کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ مسلمانو! کل قیامت کے دن سے ڈر جاؤ کہیں یہ ہستیاں ہمارے گریباں پکڑ کر ہم سے یہ سوال نہ پوچھ لیں کہ ہم نے ان کے دفاع کے لیے کیا کیا جس طرح مرزا نے قرآن میں تحریف کی ویسی ہی مرزا نے احادیث میں تاویلات کرنے کے بعد ان کے متن میں بھی تبدیلی شروع کر دی اور (نعوذ باللہ) نبی کریم کو جھوٹا کہنے کے لیے کہتا ہے:

''اور رسول اللہ سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا آج سے سو برس بعد سب پر یعنی تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔''

(غلطی کا ازالہ صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴/۱۰۴)

ایک اور جھوٹ اور تحریف جو حدیث میں کرتا ہے کہ:

''جب کوئی مصیبت کسی جگہ آجائے تو اس جگہ کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے ورنہ وہ اللہ کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔'' (اعلان غلام احمد جریدہ الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۷)

ایک اور جگہ کہتا:

''صحیح احادیث میں آیا کہ مسیح موعود صدی کے شروع میں آئے گا اور وہ صدی چودھویں صدی ہوگی۔'' (ہجری کلینڈر کے مطابق)

(تتمہ نصرت حق، صفحہ ۱۸۸، از مرزا)

اسی پر بس نہیں بلکہ تمام انبیاء پر جھوٹ باندھتے ہوئے کہتا کہ:

''تمام انبیاء سابقہ اس بات پر متفق تھے کہ مسیح موعود ۱۴ ویں صدی میں آئے گا اور پنجاب میں پیدا ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۲۵ صفحہ ۲۴۳ از غلام)

کس قدر کھلا جھوٹ ہے، یک نبی کی بات بھی ثابت نہیں کر سکتا کجا سب کی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

چھٹا باب:

مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصر حالات زندگی

اس باب میں ہم مرزا غلام احمد کی پیدائش سے لے کر موت تک کے حالات کا مختصر جائزہ لیں گے لیکن صرف وہی باتیں یہاں پر لکھیں گے جو خود مرزا نے اپنی کتابوں میں اپنے بارے میں ذکر کی ہیں، یہاں پر وہ باتیں نہیں رقم کی جائیں گی جو مرزا کے مخالفین مرزا کے بارے میں لکھتے ہیں چونکہ یہ پوری کی پوری کتاب ہی اس اصول کو مد نظر رکھ کر لکھی جا رہی ہے کہ

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

چنانچہ اسی اصول کے تحت اس باب میں بھی بغیر حوالے اور دلیل کے کوئی بات بھی نہیں لکھی جائے گی۔

مرزا کا خاندانی پس منظر:

"میرا نام غلام احمد اور میرے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور میرے دادا کا نام عطاء محمد تھا۔ میری قوم مغل ہے اور پرانے کاغذات سے ظاہر ہوتا ہے کہ میرے آبا اجداد سمرقند سے آئے تھے۔" (کتاب البریہ، صفحہ ۱۳۴ از غلام)

ایک جگہ اپنے آپ کو مغل ظاہر کر کے دوسری جگہ لکھتا ہے:

"بظاہر میں مغل ہوں لیکن اللہ نے اپنے کلام کے ذریعے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ میں فارسی النسل ہوں، چنانچہ میں اللہ کی بات پر ایمان لایا کہ اللہ سے زیادہ رازوں کو کوئی نہیں جانتا۔" (حاشیہ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۷ از مرزا غلام)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک اور جگہ اپنے قبیلے میں تبدیلی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اللہ نے وحی کے ذریعے مجھے بتا دیا کہ میں ترکی النسل نہیں بلکہ فارسی النسل ہوں اب مجھے اللہ نے خبر دی ہے کہ میری بعض دادیاں اور مائیں بنی فاطمہ سے اور آل بیت میں سے ہیں۔''

(ضمیمہ حقیقت وحی صفحہ ۷۷ از مرزا)

مرزا سے جب سوال کیا گیا کہ پہلے آپ مغل تھے اب آپ فارسی ہو گئے آپ کے پاس کوئی ثبوت یا دلیل ہوگی جواباً کہتا ہے:

''میرے پاس فارسی ہونے کی کوئی دلیل نہیں سوائے اللہ کے الہام کے۔''

(تحفہ گولڑہ، صفحہ ۲۹، از مرزا)

اسی طرح بلا دلیل ایک مرتبہ پھر مرزا قلابازی کھا کر کہتا ہے:

''ابن عربی نے میرے بارے میں اپنی کتاب فصوص الحکم میں پیشین گوئی کی ہے کہ آخری زمانے میں ایک داعی الی اللہ پیدا ہوگا جس کی جائے پیدائش چین میں ہوگی اور اس سے مراد میں ہوں کیونکہ میں اصل چینی النسل ہوں۔'' (حقیقت وحی حاشیہ صفحہ ۲۰۰ از غلام)

اسی پر بس نہیں کرتا، ایک مرتبہ پھر قلابازی کھاتے ہوئے کہتا ہے:

''میں فاطمی ہوں اور میرا خاندان اسحاق کی اولاد میں سے ہے۔''

(تحفہ گولڑہ، صفحہ ۲۹، از مرزا)

بے شک کلام صرف اللہ کا سچا ہے:

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾

(النساء: ۸۲)

''اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پاتے۔"

ان تمام باتوں کے بعد اپنے باپ کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتا ہے:

"میرا باپ سرکاری ملازم تھا اور وہ انگریز کی حکومت کا پکا سچا وفادار تھا یہاں تک کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بھی حکومت کا بے پناہ ساتھ دیا اور پچاس سپاہی بھی فراہم کیے، اور پچاس گھوڑے اپنے پاس سے دیے اور اپنی طاقت اور بساط سے زیادہ حکومت برطانیہ کا ساتھ دیا لیکن اس کے بعد میرے خاندان کو بری طرح زوال آ گیا یہاں تک کہ میرا گھرانہ ایک فقیر مزارعے کے گھرانے میں تبدیل ہوگیا۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۶ از غلام)

یہ زوال غالباً مسلمانوں کے ساتھ غداری کی وجہ سے آیا ہوگا، بہرحال یہ مرزا کے خاندان کا مختصر تعارف ہے۔ جس کو اپنے حسب ونسب کا بھی ٹھیک نہیں پتا، چہ جائیکہ نبوت کا دعویٰ اپنی پیدائش کی تاریخ کے بارے میں لکھتا ہے:

"۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ میں پنجاب کی سرزمین پر پیدا ہوا۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۳۴، از غلام)

تعلیم:

"میں نے بچپن میں کچھ تعلیم فارسی کی حاصل کی، پھر صرف اور نحو کی تعلیم حاصل کی، پھر طب کے بعض علوم پڑھے، البتہ علم حدیث فقہ میں بہت کم پڑھ سکا۔"

(مشائخ ہندوستان کے نام ابلاغ صفحہ ۵۹)

مزید کہتا:

"قرآن اور فارسی میں نے اپنے استاد فضل الٰہی سے پڑھی اور صرف نحو اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طب استاد فضل احمد سے پڑھی۔'' (کتاب البریہ، صفحہ ۱۳۵)

''ان کے بعض اساتذہ چرسی اور افیونی بھی تھے۔'' یہ بات خود مرزے کا بیٹا محمود احمد اپنے قادیانی جریدے میں لکھتا ہے۔ (الفضل ۵ فروری ۱۹۲۹)

مزید مرزا کی تعلیم کے بارے میں اس کا بیٹا بشیر لکھتا ہے:

''سیالکوٹ میں قیام کے دوران مرزا نے ایک دو کتابیں انگریزی کی بھی پڑھیں۔'' (سیرت مہدی جلد ا صفحہ ۱۳۷، از بشیر احمد)

یہ وہ کلی تعلیم ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے باقاعدہ کسی مکتب یا مدرسے سے حاصل کی اسی لیے وہ تاریخ سے بھی بے بہرہ تھا اور اس کی کتابیں تاریخی حقائق سے برعکس بھری پڑی ہیں (دیکھئے باب مرزا کی پیشین گوئیاں۔)

بچپن کے مشہور واقعات:

مرزا غلام احمد قادیانی کے بچپن کے بارے میں یعقوب علی قادیانی لکھتا ہے:

''مرزا غلام احمد کبھی مسابقات میں حصہ نہ لیتے تھے جو کہ اس وقت کے شرفاء کا طریقہ تھا اور نہ ہی انہیں عسکری علوم سے دلچسپی تھی حالانکہ یہ باتیں رتبے اور شجاعت کے لوازمات میں سے تھیں۔''

(حیات نبی جلد ا صفحہ ۱۳۸)

اس کا بیٹا بشیر احمد خود اپنے باپ کی بزدلی کا واقعہ لکھتے ہوئے کہتا ہے:

''ایک مرتبہ حضرت مرزا غلام احمد نے مرغی ذبح کرنے کا ارادہ کیا ان کی انگلی کو کٹ لگ گیا اور اس میں سے خون بہنے لگا، پس وہ توبہ استغفار کرتے کھڑے ہو گئے اور پھر پوری زندگی کبھی کوئی جانور نہ ذبح کیا۔''

(سیرت مہدی جلد ۲ صفحہ ۴)

اپنے باپ کی بے وقوفی کا ایک واقعہ لکھتے ہوئے کہا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”مجھے ماں نے بتلایا کہ غلام احمد نے انہیں ایک مرتبہ بتایا تھا کہ مجھے بچپن میں بچوں نے گڑ لینے کے لیے بھیجا تو میں کسی سے پوچھے بغیر گڑ اٹھا لایا اور پھر راستے میں جب میں نے اسے کھایا تو مجھے سخت تکلیف ہوئی کہ جو میں شکر سمجھ کے لایا وہ نمک تھا۔“ (سیرت مہدی جلد اصفحہ ۲۲۶، از بشیر احمد)

اسی طرح اپنے باپ کی نوجوانی کا ایک واقعہ ذکر کرتے ہوئے اس کا بیٹا کہتا ہے:

”کہ میری ماں نے بتلایا کہ مرزا غلام احمد ایک مرتبہ اپنے دادا کی پینشن لینے کے لیے گیا امام دین بھی ان کے ساتھ چل پڑا، پینشن لینے کے بعد امام دین نے مرزا غلام احمد کو خوب بے وقوف بنایا اور بہلا پھسلا کر مرزا غلام احمد سے تمام پیسے فضول کاموں میں لگوا دیئے اور ان کو اکیلا چھوڑ کر واپس چلا آیا لیکن مرزا غلام احمد ندامت اور شرمندگی کی وجہ سے واپس نہ آیا اور سیالکوٹ جا کر (پندرہ روپے) نہایت حقیر معاوضے پر ملازمت شروع کر دی۔“ (سیرت مہدی جلد اصفحہ ۱۲۴، از غلام بشیر احمد)

مرزا غلام احمد قادیانی کے امراض اور عیوب:

اس سے قبل کہ قارئین اس بات کی تفصیل میں جائیں میری قارئین سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر محترم عرفان محمود برق (سابق قادیانی) نے ایک مکمل کتاب لکھی ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت کا اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑا تفصیلاً جائزہ لیا ہے اس کتاب کو بھی ضرور پڑھیے اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصراً ان امراض اور عیوب کے متعلق گفتگو کریں گے جس کا اعتراف خود مرزا صاحب اور اس کے حواری کرتے ہیں۔

کم یادداشت:

مرزا بشیر لکھتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''مرزا غلام احمد نے مولوی محمد علی کو چھڑی پکڑائی اندر جا کر واپس آئے تو مولوی نے آپ کو چھڑی واپس کی، حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھ کر کہا یہ کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا آپ کی ہے، آپ نے کہا میں تو سمجھا میری نہیں حالانکہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔'' (سیرت مہدی حصہ اول صفحہ ۲۴۵، از مرزا بشیر)

مزید لکھتا ہے:

''مرزا قادیانی کو اس بات کا بہت کم پتہ چلتا تھا کہ حضرت نور الدین یا کوئی اور بزرگ مجلس میں کہاں بیٹھا ہے آپ فرمایا کرتے نور الدین کو بلاؤ حالانکہ وہ پاس ہی ہوتا تھا۔'' (سیرت مہدی حصہ ۳ صفحہ ۵۶)

''ایک مرتبہ مرزا غلام احمد نے ملازم کو کہا جوتا ڈھونڈو ایک جوتا کہیں گر گیا ہے ملازم ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا تو کہنے لگے اوہ جوتا مل گیا وہ تو پاؤں میں ہی تھا۔'' (حیات نبی جلد ا صفحہ ۱۹۱ از یعقوب قادیانی)

مرزا خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

''میرا حافظہ بہت خراب ہے کئی دفعہ بھی کسی سے ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔''

(مکتوب احمدیہ جلد ۵، نمبر ۳ صفحہ ۳۱)

افسوس ایسے شخص کے ماننے والوں پر بھی ہے کہ جو خود کو بیمار اور ذہنی مریض تسلیم کرتا تم اسے نبی مانتے ہو۔ (واہ قادیانیو! تمہیں یہ مریض نبی مبارک ہو)

نامردی:

مرزا لکھتا ہے:

''ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آئی کہ میرا دل و دماغ سخت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کمزور تھا اور بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا میری حالت مردی کالعدم تھی۔'' (تریاق القلوب صفحہ ۳۵، از مرزا مندرجہ تذکرہ صفحہ ۱۲۹، ایڈیشن ۱۹۳۵)

''جب میں نے شادی کی تو اس وقت مجھے یقین تھا کہ میں نامرد ہوں۔''

(خاکسار غلام احمد قادیانی ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء مکتوب احمدیہ جلد ۵ خط نمبر ۱۴ منقول از نوشتہ غیب)

''میرا ایک معجزہ یہ ہے کہ جب میری شادی ہوئی تو میں شادی کے قابل نہیں تھا، استاد محمد حسین بٹالوی کو پتا چلا تو اس نے مجھے ایک خط لکھا اور اس میں کہا کہ تمہارے لیے اس حالت میں شادی کرنا ٹھیک نہیں کہ تم کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا لیکن ان تمام تر امراض اور بیماریوں کے باوجود بھی چار بیٹے ہوئے۔'' (نزول مسیح صفحہ ۲۰۹ از مرزا)

یہاں پر یہ بتاتا چلوں کہ یہ ذکر مرزا کی دوسری شادی کا ہے اور مرزا کی عمر اس وقت پچاس برس کے قریب تھی اور اس کی اس بیوی سے ۱۰ بچے پیدا ہوئے جبکہ اس کی پہلی بیوی جو کہ کئی دھائیاں مرزا کے ساتھ گزار چکی تھی اس میں سے ۳۵ برس میں صرف دو بیٹے پیدا ہوئے۔

(اشارہ ارشاد مرزا غلام مندرجہ قادیانی جریدۃ الحکم منقول کتاب منظور قادیانی صفحہ ۲۴۳)

اسی طرح ایک اور جگہ اپنے خلیفہ اول نور الدین کو لکھتا ہے:

''جب سے میری شادی ہوئی مجھے یقین ہے کہ میں ابھی تک نامرد ہی ہوں۔'' (اس بات کے باوجود شادی کے فوراً بعد اولاد شروع ہوگئی)

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۱۴۵)

مرزا صاحب ہوسکتا ہے یہ آپ کی نظر میں معجزہ ہو لیکن ہم مسلمانوں کی نظر میں اگر یہ معجزہ ہے بھی تو یہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ آپ کی بیوی نصرت جہاں کا ہے۔ میڈیکل سائنس بھی تیری بات کی نفی کرتی ہے جوانی میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے بڑھاپے میں کم ہوتی ہے لیکن جب آپ کی باری آئی تو الٹی ہو گئیں سب تدبیریں۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب آپ خود اپنی نامردی کا اعتراف کرنے کے بعد اپنی اولاد کے ہونے کو معجزہ مانتے ہیں جبکہ ہماری نظر میں یقیناً ایسی اولاد کے وجود کے بارے میں سوال پیدا ہوگا بہر حال تاریخی حقائق جس بات کی نشاندہی کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ:

۱۔ یہ تمام کی تمام اولاد (جسے مرزا معجزاتی اولاد کہتا) مرزا قادیانی کی تھی ہی نہیں بلکہ اوروں کی تھی۔

۲۔ خصوصاً قادیانی خلیفہ اول نور الدین کی تھی (کیونکہ وہی اس بات کا راز دار تھا اور اسی نے مرزا کی یہ مشکل بھی حل کر کے بعد میں معجزے کا ڈرامہ رچا دیا)

۳۔ بیگم نصرت جہاں مرزے کے جوان مرد مریدوں کو بہت پسند کرتی تھی اور ان کے ساتھ سیر و تفریح پر نکل جاتی تھی ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لکھتا ہے:

> "بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں۔"

(کشف الظنون از ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی صفحہ ۸۸)

اس سفر میں ایک دن اور ایک رات سے زیادہ عرصہ بھی لگ جاتا تھا حکیم نور الدین بھی اکثر نصرت جہاں کے ہمراہ ہوتا تھا جس کی شکل ہو بہو مرزا قادیانی کے نام نہاد بیٹوں مرزا بشیر احمد اور مرزا بشیر الدین جیسی ہے۔

(بحوالہ قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں صفحہ ۸۱)

خلاف سنت عادات

یہاں پر ہم صرف ان عادات کا ذکر کریں گے جن کا اعتراف خود قادیانی بھی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرتے ہیں اور جو صراحتاً سنت نبوی کے مخالف ہیں ایسی عادات اور خصائل کا مالک اور دعویٰ نبوت کا۔

زنانہ لباس:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

"والدہ صاحبہ نے کہا حضرت غلام احمد غرارے استعمال کرتے تھے، پھر میں نے کہہ کر وہ ترک کروا دیئے۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۶۶ از مرزا بشیر قادیانی)

نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ ایسا لباس پہننے والے پر اللہ کی لعنت ہو جس سے عورت کی مشابہت ہو۔ (بخاری شریف)

بائیں ہاتھ کا استعمال:

مرزا بشیر مزید لکھتا ہے:

"آپ (مرزا غلام) پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے۔" (سیرت مہدی حصہ دوم صفحہ ۱۳۱)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔"

شراب نوشی اور نشہ آور اشیاء کا استعمال:

خلاف سنت عادات میں ایک شراب نوشی بھی تھی اور مرزا صاحب لاہور سے اعلیٰ نسل کی شراب منگوا کر پیا کرتا تھا۔

"محمد حسین السلام علیکم اس وقت یار محمد کو بھیج رہا ہوں آپ اشیائے خوردنی خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن ای پلومر کی دکان سے خرید دیں، مگر

ٹانک وائن چاہیے اس کا خیال رہے۔"

(محمد حسین کے نام خط خطوط امام بنام غلام صفحہ ۵)

شاید قارئین میں سے کسی کو وہم ہو جائے کہ ٹانک وائن شاید شراب نہیں تو ذرا پڑھیے حکم محمد علی پرنسل طیبہ کالج امرتسر اس کے بارے کیا کہتے ہیں:

"ٹانک وائن ایک طاقتور قسم کی نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سر بند بوتلوں میں آتی ہے اور اس کی قیمت آج کل ساڑھے پانچ روپے ہے۔" (۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ سودائے مرزا صفحہ ۳۹)

ایک طرف محمد ثانی (نعوذ باللہ) کا دعوے دار اور دوسری طرف شرابی اور وہ بھی ولایتی شراب کا رسیا۔ نشہ آور اشیاء سے مرزے کی محبت کے بارے میں۔ مرزا بشیر لکھتا ہے:

"مرزا غلام نے مریض کے لیے ایک گولی بنائی اس میں کونیں اور کافور کے علاوہ افیون بھنگ وغیرہ بھی داخل کی۔" (سیرت مہدی حصہ ۳ صفحہ ۱۱۱، از مرزا بشیر)

مرزا غلام احمد قادیانی ہر قسم کے نشے سے محبت کرتا تھا اور نشے کی محبت ان حرام چیزوں کو حلال کرنے تک اسے کھینچ لائی مرزا کہتا ہے:

"افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں۔" (سیرت مہدی، جلد ۳ صفحہ ۲۷۴)

حتیٰ کہ مرزا کی نشے کی عادت اور علت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اسے لاکھ سمجھانے کا بھی کوئی فائدہ نہ رہا اور جب اس کے نشے پر عام وخاص نے اعتراضات شروع کر دیئے تو اس نے پینترا بدل لیا اور اس کا بیٹا بھی اس کے دفاع میں آ گیا لکھتا ہے:

"مرزا نے تریاق الٰہی دوا خدا کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس میں افیون ایک بڑا جز تھا یہ دوا وہ خود لیتے تھے (یعنی ڈائریکٹ افیون نہیں کھاتے تھے) اور حضرت خلیفہ اول نور الدین بھی چھ ماہ تک کھاتے رہے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شاید اس کو بھی ٹرینگ دینا مقصود ہو کیونکہ جس طرح کی باتیں مرزا کرتا تھا یہ باتیں کوئی نشئی ہی کر سکتا ہے جیسا کہ عام معاشرے میں جہاز جن کو جاز کہا جاتا ہے چرس پینے کے بعد ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو جاتے ہیں۔

بدزبانی کے نمونے کے طور پر آپ حضرت عیسیٰ اور صحابہ کے بارے میں نازیبا الفاظ ملاحظہ کر سکتے ہیں جبکہ جھوٹ بھی مرزا کی عادت مستقلہ تھی آپ جھوٹی پیشین گوئیاں اور قرآن حدیث اور انبیاء کے بارے میں اس کے جھوٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں یہاں پر چند مزید نمونے پیش خدمت ہیں:

جھوٹ کی عادت بد:

''میری بیعت تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد نے کی۔''

(تحفہ ندوۃ از غلام احمد، ستمبر ۱۹۰۷)

یہی بات اس نے اعلان کے طور پر ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۲ میں کی۔ اس کے ساڑھے تین سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا:

''میرے ہاتھ پر ۴ لاکھ افراد نے توبہ کی۔''

(تجلیات الٰہیہ، صفحہ ۳ طبع شدہ ۳ مارچ ۱۹۰۶)

یہی بات اس نے حقیقت وحی میں کہی:

''میں ہزار مرتبہ شکر ادا کرتا کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ افراد نے توبہ کی۔''

(تتمہ حقیقت وحی صفحہ ۱۱۷، از مرزا غلام)

اس کا اپنا بیٹا اپنے باپ کے جھوٹ کا پول کھولتے ہوئے ۱۴ سال بعد لکھتا ہے:

''بے شک قادیانیوں کی تعداد چار یا پانچ لاکھ ہو گئی ہے۔''

(جریدہ قادیانی الفضل ۲۶ جون ۱۹۲۲)

جبکہ یہ بات بھی جھوٹ اور سرکاری اعداد و شمار اس سے برعکس تھے، چنانچہ اس کا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بیٹا بالآخر خود جھوٹ کا اعتراف کرتے ہوئے اصل حقائق بتاتا ہے:

''پنجاب میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۵۶ ہزار قادیانی ہیں اور باقی ہندوستان میں تقریباً ۲۰ ہزار ہیں، چنانچہ اب یہ تعداد ۷۶ ہزار کے قریب ہے۔'' (خطبہ محمود احمد ابن غلام وخلیفہ قادیان الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۴)

اندازہ لگایئے ان جھوٹے باپ بیٹوں کا کہاں ۱۹۰۲ میں ایک لاکھ اور ۱۹۰۶ میں چار لاکھ افراد کا اپنے ہاتھ پر قادیانی کرنے کا اعلان کہاں ۳۰ سال بعد بھی ۷۶ ہزار سے زیادہ کی تعداد نہ ہونا، مرزا تیرے مستقل جھوٹوں کے لیے تیرا اپنا قول ہی کافی ہے:

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲، از مرزا)

لہٰذا ہمیں تیری کسی بات کا اعتبار نہیں۔ قادیانی حضرات بھی ذرا غور کریں اپنے بارے میں مرزا کی ایک اور بات ملاحظہ کیجئے۔

''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور اپنے آپ سے بات بنا کر کہتا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے وہ انسان کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ وروحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۲)

بے شک ہمارا تیرے بارے میں یہی عقیدہ ہے۔

مراق کا مرض اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت:

ان تمام تر موذی بیماریوں اور عادتوں کے علاوہ سب سے بری بیماری جس کا شکار مرزا غلام احمد قادیانی تھا وہ بیماری مراق کی بیماری ہے جسے عرف عام میں مالی خولیا یا پاگل پن کہتے ہیں۔ جس میں عام آدمی بیٹھے بیٹھے پاگلوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے اگر تاریخ اور مرزا کی حالات زندگی کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شاید مرزا کے تمام تر جھوٹ اور دعویٰ نبوت وخدائی کی وجہ درحقیقت یہ بیماری مراق ہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تھی، اور اس بیماری نے ہی اسے اتنے بلند و بانگ جھوٹے دعووں پر مجبور کیا قبل اس بات کے کہ ہم قادیانی کتابوں اور خود مرزا کے اقوال سے اس کے اندر اس بیماری کے موجود ہونے کے اعترافات اور اقوال درج کریں ہم ماہرین کی آراء میں دیکھتے ہیں یہ مراق مالیخولیا یا پاگل پن ہے کیا؟

بو علی سینا کے مطابق:

''مراق ایک ایسی بیماری ہے جس میں خیالات اور افکار مکمل طور پر بدل کر رہ جاتے ہیں خوف فساد یا تشویش کی وجہ سے اور مریض ذہنی اندھیرے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔'' (القانون)

علامہ برہان کے مطابق:

''یہ نہایت خطرناک مرض ہے جس میں مریض یہاں تک گمان کر لیتا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے اور بعض اپنے آپ کو فرشتہ سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں۔'' (شرح اسباب وعلامات)

مزید لکھا:

مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔'' (شرح اسباب جلد ا صفحہ ۷۴)

قادیانیوں کا خلیفہ اول حکیم نور الدین مراق کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''مالیخولیا دیوانگی یا جنوں کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔'' (بیاض حکیم نور الدین حصہ اول صفحہ ۲۱۱)

قادیانیوں کا نمائندہ رسالہ ریویو ماہ اگست ۱۹۲۶ کے شمارے میں صفحہ ۴ پر لکھتا ہے:

''سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض یعنی مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔'' (رسالہ ریویو ماہ اگست ۱۹۲۶ صفحہ ۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مزید ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی لکھتا ہے:

''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس کو مالیخولیا یا ہسٹیریا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لیے اور کسی ضرب کاری کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو اکھیڑ دیتی ہے۔'' (رسالہ ریویو اگست ۱۹۲۶ صفحہ ۶، ۷)

مراق کے بارے میں دیگر اطباء کی بہت سی آراء ہیں لیکن یہاں پر قادیانیوں کی ہی رائے کا پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ خود قادیانیوں کا اپنا مراق کے بارے میں نظریہ کیا ہے حکیم نور الدین خود کہتا ہے:

''مالیخولیا (مراق) کا مریض خیال کرتا ہے میں بادشاہ ہوں یا پیغمبر۔''

(بیاض نور الدین صفحہ ۲۱۲)

یہ ہی بات شرح اسباب وعلامات میں بھی لکھی ہوئی ہے:

''کبھی فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ مریض گمان کرتا ہے کہ وہ فرشتہ ہے اور یہ بھی گمان کرتا ہے وہ خدا ہے۔''

(شرح اسباب وعلامات، جلد ا صفحہ ۷۰، از حکیم نفیس بن عوض)

مرزا اور قادیانیوں کے اعترافات:

مراق کی بیماری کو سمجھ لینے کے بعد اب ہم اس بات کی طرف آتے ہیں کہ ہم مرزا پر یہ الزام نہیں لگا رہے کہ مرزا مراقی تھا بلکہ خود مرزا اور قادیانی کتابیں مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔

مرزا قادیانی اپنے مراقی ہونے کو بھی نبی کریم کی حدیث سے منسوب کرنے سے باز نہ آیا اور اپنی بیماری کے متعلق بھی نبی کریم کی طرف حدیث گھڑیں لکھتا ہے:

''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت نے پیشین گوئی کی تھی جو اس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک (اوپر کے دھڑ کی یعنی) مراق اور (ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی) کثرت بول۔"

(رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ جلد نمبر ۲ ڈائری مرزا اور اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ صفحہ ۵)

کیا قادیانیوں کو اس اعتراف کے بعد بھی مرزا کے مراقی ہونے میں شبہ ہے۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے اس قول کو پڑھیں:

"مرزا نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔"

(قادیانی رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۶۵ صفحہ ۴۵)

اب بھی اگر شبہ ہے تو ملاحظہ کیجئے:

"حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ صفحہ ۴)

مزید شہادت اور ثبوت کی ضرورت ہے تو یہ دیکھیے:

"حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر "دردسر" کمی خواب و تشنج دل اور بدہضمی اسہال کثرت پیشاب اور مراق کا صرف ایک ہی سبب تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔" (رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ صفحہ ۲۶)

اسی طرح ریویو میں ایک اور مقام پر لکھا ہے:

"مراق کا مرض موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کی وجہ سے پیدا ہوا۔"

(رسالہ ریویو قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ صفحہ ۱۰)

دیگر دماغی امراض:

مراق کے علاوہ بھی مرزا بہت سی ذہنی بیماریوں کا شکار تھا لیکن یہاں پر ہم ان بیماریوں کا ذکر کر رہے ہیں جس کا تعلق دماغ کے اس حصہ سے ہے جس سے دماغ متاثر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوتو مریض اوٹ پٹانگ بکنے لگتا ہے اور بڑے بڑے دعوے کرنا شروع کر دیتا ہے مرزا بشیر احمد مراق کے علاوہ ہسٹیر یا کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''مجھے ڈاکٹر محمد اسماعیل قادیانی نے بتلایا تھا کہ مرزا ہسٹیر یا کا مریض تھا۔''

(سیرت مہدی جلد ۶ صفحہ ۵۵)

اسی طرح اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے مرزے کا بیٹا کہتا ہے:

''میری ماں نے مجھے خبر دی تھی کہ میرے باپ کو ہسٹیر یے کا دورہ پڑتا تھا۔'' (سیرت مہدی جلد ا صفحہ ۱۳)

اس کے علاوہ چونکہ دماغ شیطان کی آماج گاہ بن چکا تھا، چنانچہ سر درد اور چکر کے دورے بھی شدت سے پڑتے تھے:

''پہلے بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اچانک آپ کے دماغ پر حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔''

(منظر وصال از مفتی محمد صادق مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ مئی ۱۹۳۴)

مزید موجود ہے:

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں آپ کو باقاعدہ دورے پڑتے تھے۔''

(سیرت مہدی جلد ا صفحہ ۱۳، از مرزا)

اپنی ان بیماریوں سے تنگ آ کر مرزا چیخ اٹھا:

''میں ایک دائمی مریض ہوں۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴، صفحہ ۴، از مرزا)

اپنے دوروں کے بارے لکھتا ہے:

''ہمیشہ درد سر اور چکر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماریاں دوروں کے ساتھ آتی ہیں۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ صفحہ ۴، از مرزا)

ایک اور مقام پر نہایت عبرت آمیز عبارت تحریر ہے جو کہ ایسا لگتا ہے مرزا خود

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اعتراف گناہ کر رہا ہے:

''دو مرض لاحق ہیں ایک مراق دوسرا کثرت بول یہ دونوں مرض اس زمانے سے ہیں جس زمانے سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا تھا۔''

(حقیقت وحی صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷ از مرزا، منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶ نمبر ۴۷ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۷)

اسی طرح ایک واقعہ مرزا کی بیوی نے سنایا:

''ایک مرتبہ مرزا مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے، پھر وہ چیخ مار کر گر گیا اور غشی کا دورہ پڑ گیا۔'' (سیرت مہدی جلد اول صفحہ ۱۴)

مرزا کے جھوٹے دعوے (چند اور):

ان تمام امراض کا ذکر کرنے کے بعد میں قارئین کی توجہ اس کے دعوؤں کی طرف کروانا چاہتا ہوں جو کہ اس بیمار الدماغ آدمی نے کیے تھے:

''خدا تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ اگر کوئی خبیث مرض مجھے لگ جائے گا جیسا کہ مراق، جنون، اندھا پن یا مرگی تو لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر اللہ کا غضب آ گیا ہے، اس لیے اللہ نے مجھے بشارت دی ہے کہ میں ہر خبیث عارضے سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔'' (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

ایک طرف یہ دعویٰ دوسری طرف اپنی بیماریوں کے اعترافات قادیانی خود فیصلہ کریں۔

مرزا نے ان ذہنی امراض کا شکار ہو کر جو دعوے کیے وہ آپ اس کتاب کے باب مرزا کے گستاخانہ نظریات میں پڑھ سکتے ہیں، یہاں پر چند ایک مزید دعوے رقم کر کے بات کو آگے بڑھایا جائے گا۔ مرزا قادیانی نے ۱۸۸۵ء میں مجدد اور ولی ہونے کا دعویٰ کیا:

''مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں۔"

مزید لکھتا ہے:

"اسے بہت سے اکابر اولیاء پر فضیلت دی گئی ہے اور میرے قدم پر چلنا موجب نجات، سعادت اور برکت ہے میرے برخلاف چلنا موجب حسرت ہے۔" (مجدد اعظم جلد ا صفحہ ۱۱۴ اور حیات طیبہ صفحہ ۷۸، ۷۹)

مراقی ہونے کی اکثر اطباء کے نزدیک دلیل بادشاہی کا دعویٰ بھی ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

"کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ میں ہی ہوں آریوں کا بادشاہ۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۷۵، از مرزا)

مجدد اور بادشاہ کے بعد پیغمبری کا دعویٰ کیا:

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو تین لاکھ ہیں۔"

(حقیقت وحی صفحہ ۳۸۷ روحانی خزائن نمبر ۲۲ صفحہ ۵۰۳، از مرزا قادیانی)

"میرے معجزے دس لاکھ ہیں۔"

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۷۲، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۷۲، از مرزا قادیانی)

اپنے معجزوں کو دس لاکھ بتا کر پھر نبی کریم ﷺ کی اہانت کا مرتکب ہوا، کہتا ہے:

"کوئی شریر بار بار نبی کے تین ہزار معجزوں کا ذکر نہ کرے اور نہ یہ بات کہے کہ نبی کریم کی حدیبیہ کی پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی۔"

(تحفہ گولڑہ صفحہ ۶۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۳، از مرزا)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مجدد، ولایت اور بادشاہت کے بعد دعویٰ خدائی:

''خدا میرے اندر اتر آیا۔''

(کتاب البریہ صفحہ ۷۴، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، از مرزا)

مرزا غلام احمد کی مجموعی شخصیت کا جائزہ

انبیاء اپنے دور کے خوبصورت ترین شخصیت ہوا کرتے تھے جیسا کہ قرآن کریم میں یوسف علیہ السلام کے حسن کا تذکرہ ہے اور نبی کریم کے حسن و جمال کے حوالے سے بہت سی احادیث واقعات وغیرہ موجود ہیں جو کہ ایک الگ موضوع ہے۔ ہم یہاں پر اس شخص کا مختصراً حلیہ بیان کریں گے جو کہ نبوت کا دعوے دار تھا اور یہ حلیہ بھی خود قادیانی کتابوں میں سے بیان کیا جائے گا۔

ظاہری حلیہ اور عادات بد:

''مرزا کی شکل بالکل سادہ گنواروں کی طرح ہے۔'' (ذکر حبیب صفحہ ۲)

''مرزا کی آنکھیں حد درجہ چھوٹی تھیں، ایک مرتبہ فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر نے عرض کیا حضور آنکھیں تو کھولیں آپ نے بڑی کوشش سے آنکھوں کو کھولا مگر وہ اسی طرح نیم بند تھیں۔'' (پہلے کہا کھلی تو ہوئی ہیں)

(سیرت مہدی حصہ دوم صفحہ ۷۷، از مرزا بشیر

''مرزا کے لب موٹے تھے۔''

(حیات طیبہ، صفحہ ۴۷۵)

''مرزا کے بال گھنے اور کثرت سے نہ تھے۔''

(حیات طیبہ از قادیانی)

یعنی گنجا تھا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''مرزا کی نظر کمزور تھی پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔''

(سیرت مہدی حصہ ۳ صفحہ ۱۱۹)

''مرزا صاحب کی زبان میں لکنت تھی پرنالے کو پنالہ کہتا تھا۔''

(سیرت مہدی حصہ دوم صفحہ ۲۵)

''گرم کپڑے سردی گرمی برابر پہنتے تھے۔''

(سیرت مہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

مرزا نہایت بدلباس آدمی تھا۔ مرزا بشیر لکھتا ہے:

''آپ کو کبھی پرواہ نہ تھی کہ لباس عمدہ ہو یا برش کیا ہوا ہو یا بٹن لگے ہوئے ہوں۔'' (سیرت مہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۶ از مرزا بشیر)

مرزا بچپن سے پلید اور ناپاک پانی میں نہاتا تھا۔

''میں بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ایک وقت میں سارے قادیان کے اردگرد تیر جاتا تھا۔'' (یعنی کیچڑ اور ناپاک پانی میں)

(سیرت مہدی حصہ اول صفحہ ۲۷۶)

مرزا نہایت بے ترتیب زندگی گزارنے والا شخص تھا۔

''کھانے کا وقت بھی مرزا کا خاص نہ تھا صبح کا کھانا بعض اوقات بارہ یا ایک بجے کھاتے تھے۔'' (سیرت مہدی حصہ اول صفحہ ۵۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نہایت سنگدل شخص تھا اپنے نہایت قریبی رشتے داروں کے مرنے پر بھی کسی قسم کا غم یا دکھ محسوس نہ کرتا تھا۔

''حضرت مولوی عبدالکریم کی وفات پر میں نے بہت غور سے دیکھا مگر آپ نہ روئے۔'' (ذکر حبیب صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴ بحوالہ سیرت مہدی)

''آپ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا تو آپ نہ روئے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(انوار خلافت صفحہ ۱۹۱، از مرزا بشیر)

مرزا نہایت گندی اور پلید شاعری کیا کرتا تھا۔

دس سے کروا چکی زنا لیکن
پاک دامن ابھی بچاری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں
خوب جورو کی حق گزاری ہے

(آریہ دھرم صفحہ ۷۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۷۵،۷۶، از مرزا)

اسی طرح کے بے شمار نمونے موجود ہیں یہ کیسا شخص تھا جو نبی ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا یہ تو ایک انسان بھی نہ تھا۔ ایک جگہ اپنے بارے میں لکھتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین)

یعنی میں انسانوں کی شرمگاہوں سے بھی گھٹیا ہوں بے شک یہ بات تو سچ کہہ گیا۔ مزید مرزا کی شخصیت کے بارے میں کیا لکھنا، قارئین سے درخواست ہے کہ آپ ایک نظر مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر کو دیکھ لیں خود اس کی شخصیت آپ کے سامنے آ جائے گی، رزق کی بے حرمتی کے بارے میں اس کا بیٹا مرزا غلام احمد قادیانی کی عادت کے بارے میں کہتا ہے:

کھانے پینے کا طریقہ:

”کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے کچھ کھاتے کچھ چھوڑ دیتے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے بہت سے ٹکڑے گرے ہوتے تھے۔“ (سیرت مہدی حصہ اول صفحہ ۵۱)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ناپاک اور پلید کھانا پینا بھی مرزا کی عادت تھی۔ کھانے میں صفائی کا بالکل لحاظ نہ رکھتا تھا حتیٰ کہ استنجا کے لیے استعمال کرنے والی کنکریاں زمین سے اٹھا کر جیب میں ڈال لیتا اور جیب میں گڑ بھی رکھا کرتا تھا اور پھر کنکریوں اور گڑ کو علیحدہ کر کے کھایا کرتا تھا ذرا ملاحظہ کیجئے:

''آپ کو شیرینی سے بہت پیار تھا اور مرض بول بھی آپ کو عرصے سے لگی ہوئی تھی، اس زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے جیب ہی میں رکھتے تھے اور جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔'' (یعنی مٹی کو گڑ سمجھ کر کھالینا)

(مرزا کے حالات مرتبہ معراج قادیانی تتمہ براہین احمدیہ جلد اول صفحہ ٦٧)

اپنے نشے پر پردہ ڈالنے کے لیے ان نشہ آور اشیاء کو دوائیوں کا نام دے دیتا تھا:

''ڈاکٹر محمد اسماعیل نے مجھے بتایا کہ مندرجہ ذیل دوائیں مرزا اپنے صندوق میں رکھتے تھے، کونین ایسٹن سیرپ وائن آف کاڈیور آئل کلوروڈین کاکل پل وسلفیورک ایسڈر ایرومیٹک، سپرٹ وایمونیا بید مشک سکاٹس ایملشن وغیرہ۔ اور فرماتے تھے افیون میں عجیب وغریب فائدے ہیں۔''

(سیرت مہدی حصہ سوم صفحہ ٢٧٤، از مرزا بشیر)

قادیانی ذرا ہوش کے ناخن لیں کہ ایسا ملعون اور عادی نشئی بھی کبھی نبی ہو سکتا ہے۔

عدالتی فیصلہ:

مرزا کی بدزبانی اور فحش گوئی کی عادت بھی مشہور تھی جس کے نمونے بھی آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ انبیاء اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں اس کی بدزبانی اس باب میں بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہے، یہاں پر اس کی اس بدزبانی پر عدالتی تنبیہ کا ذکر کرنا مقصود ہے کہ اس کی بدزبانی اتنی بڑھ چکی تھی کہ بالآخر عدالت کو مداخلت کرنا پڑی۔

''مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ فتنہ انگیز ہے وہ مناسب اور ملائم

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

الفاظ استعمال کرے ورنہ بحیثیت حاکم صاحب مجسٹریٹ ضلع ہم کو مزید کارروائی کرنا پڑے گی۔"

(نقل حکم مسٹر ڈگلس مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۹۷ صفحہ ۴۴ روئداد مقدمہ)

"ملزم مرزا اس بات میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال انگیز ہے اور مخالفوں کے برخلاف سخت الفاظ استعمال کرتا ہے، اگر اس کے میلان طبع کو نہ روکا گیا تو نقص امن کا خطرہ ہے، پہلے بھی ۱۸۹۷ میں ڈگلس کی عدالت نے اس کو روکا تھا، پھر ۱۸۹۹ میں مسٹر ڈوئی نے اس سے اقرار نامہ بھی لیا تھا کہ یہ مستقبل میں باز رہے گا۔"

(عدالت لالہ آتمارام گورداسپور ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۶۰ روئداد مقدمہ)

عدالت کا یہ بیان اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ مرزا طبعاً ہی گندی زبان کا مالک تھا اور خود اعتراف کرتے ہوئے کہا:

"ہم نے یہ عہد کر لیا کہ آئندہ سخت الفاظ ہم پہلے استعمال نہ کریں گے۔"

(اشتہار مرزا ۲۰ دسمبر ۱۸۹۷ء کتاب البریہ دیباچہ صفحہ ۱۳، از مرزا قادیانی)

مزید بیماریاں:

جیسا کہ آپ پہلے مطالعہ کر چکے ہیں کہ مرزا بیماریوں کا مرقع تھا اور خود اپنے بارے میں دائمی مریض ہونے کا اعلان کرتا رہتا تھا ان خطرناک بیماریوں کے علاوہ بھی چند مزید بیماریاں اس کی شخصیت کا خاصہ تھیں، شراب نوشی کی وجہ لکھتا ہے:

"میری طبیعت بیمار ہے کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے۔"

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام ذکر حبیب صفحہ ۳۲۴)

"کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا کہ زبان پر زخم پڑ گیا تو ریتی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے ساتھ رگڑ کر برابر کر دیا۔" (سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

دل کے مرض کے بارے میں سیرت مہدی میں لکھا ہے:

"دل گھٹنے سے روزہ توڑ دیا حالانکہ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا۔" (سیرت مہدی حصہ سوئم صفحہ ۱۳۱، از مرزا بشیر)

روزہ رکھا ہوتا تو توڑتا، ایسے شخص کو عبادات کا کسی طرح بھی خیال کیسے آ سکتا ہے معدہ مستقل خراب رہتا تھا، خود ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

"مجھے اسہال کی بیماری ہے ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔"

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۴۰ منقول از کتاب منظور الٰہی صفحہ ۳۴۹)

جسم میں لاغری اور لاچاری بھی تھی چونکہ جہاد کا مخالف تھا اللہ نے جسم سے طاقت بھی کھینچ لی تھی۔

"ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے۔"

(مکتوبات احمد جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

کثرت بول:

ان تمام بیماریوں کے علاوہ مرزا اپنے بارے میں یہ انکشاف کرتے ہوئے کہتا ہے:

"مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور ویسے بھی مجھے ہر روز کثرت سے پیشاب آتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۲۰۱، از مرزا قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد نمبر ۳۶ نمبر ۴۷ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۴۷ء)

مرزا کو بار بار پیشاب بھی آتا جس کے بارے میں مرزا کی بیوی گواہی دیتی ہوئی کہتی ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔''

(سیرت مہدی حصہ اول صفحہ ۵۵، از مرزا بشیر)

مزید ثبوت یہ ہے:

''اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف ہوتے وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔'' (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۴، از مرزا قادیانی)

ذرا اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور گرفت کا اس شخص پر اندازہ کیجئے کہ ہر ے منٹ بعد اس ملعون کو پیشاب آتا تھا کیا ایسا شخص بھی نبی ہو سکتا ہے؟

اعصابی کمزوری کا بھی شکار تھا۔

''مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا وہ عصبی کمزوری تھا۔''

(رسالہ ریویو قادیان مئی ۱۹۳۷ء)

مرزا کے پاؤں کی ایڑھیاں بھی پھٹی ہوتی تھی۔

''پیر کی ایڑھیاں گرمیوں میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔''

(سیرت مہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

مراقی خاندان:

یہی تمام تر بیماریاں مرزا کے خاندان میں بھی منتقل ہوئیں حتیٰ کہ ان تمام بیماریوں میں سے خطرناک ترین بیماری مراق کہ جس میں ''بعض مراقی اپنے اتفاقیہ واقعات کو معجزہ سمجھنے لگتے ہیں۔'' (تشخیص امراض حصہ دوم صفحہ ۱)

''بعض بادشاہ اور بعض دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں۔''

(مخزن حکمت از غلام جیلانی طبع نہم جلد ۲ صفحہ ۳۲۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ بیماری نہ صرف مرزا کو تھی بلکہ یہ بیماری اس کے فرزند کو بھی تھی اور اس کی بیوی کو بھی جس بات کا اقرار مرزا نے بھری عدالت میں جج اور گواہوں کے سامنے کیا:

''میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔''

(کتاب منظور الٰہی صفحہ ۲۴۴ بحوالہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴ جلد ۵ نمبر ۲۹

جہاں تک تعلق ہے اس کے فرزند کا تو خلیفہ ثانی مرزا بشیر احمد قادیانی نے فرمایا:

''مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ بابت اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱ پر)

واہ بھئی واہ قادیانیو! تمہاری عقل پر حیرت ہے جس کا پورا خاندان ہی پاگل خانے میں داخل ہونے کا لائق ہو تم اس خاندان کے جد امجد کو نبی مان بیٹھے، جس کا خاندان مشکوک، جس کا حسب ونسب مشکوک، جس کی ذات مشکوک، جو چراغ بی بی کا بیٹا ہو کر خود کو عیسیٰ بن مریم کہے ایسے مراقی جنونی اور پاگل دشمن دین، دشمن اسلام، دشمن صحابہ و انبیاء اور دشمن نبی آخر الزمان پر ایمان لانا اور یقین کر لینا بھی کسی مراقی جنونی اور پاگل انسان کا ہی کام ہے۔ صاحب عقل ایسے آدمی پر ایمان نہیں لاتا لا اعبد ما تعبدون.

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کا منظر:

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت نے تو اس کے جھوٹے ہونے پر ایسی مہر ثبت کی کہ آج تک بے چارے قادیانی اس کے اس مباہلے کو سن کر اور پڑھ کر پچھتانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے اور اب قادیانیوں کو یہ تربیت دے دی گئی ہے کہ کہیں مباہلہ نہ کر بیٹھنا مرزا غلام احمد قادیانی کا تعاقب تو بہت سے لوگوں نے کیا لیکن ان تمام لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی جس ہستی سے تنگ تھا اور جنہیں برملا طور پر بڑی بڑی گالیاں نکالتا تھا ان میں ایک شخصیت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی تھی۔ مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ تحریری اور تقریری طور پر بارہا مرزا کو لاجواب کر چکے تھے، یہاں تک کہ وہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مولانا ثناء اللہ سے اس قدر زچ ہو گیا کہ لکھتا ہے:

''تم اپنے مجلّہ اہل حدیث میں بارہا مجھے ملعون اور جھوٹا لکھ چکے ہو اور مجھے دجال اور فتنہ پرور کہہ کر پکارتے ہو، اور پوری دنیا میں مجھے جھوٹا اور دجال مشہور کر رہے ہو، میں تم سے نہایت تنگ آچکا ہوں، تم یہ بھی کہتے ہو میں نے مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے، میں نے بہت صبر کیا لیکن جب دیکھا کہ میں تو حق کو نشر کرنے پر مامور کیا گیا ہوں اور تم یہ حق پھیلانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اگر میں جھوٹا ہوں جیسا کہ تم اپنے رسالہ میں لکھتے ہو تو اللہ مجھے تمہاری زندگی میں موت دے، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جھوٹے کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور جھوٹا ذلت اور اہانت کی موت مرتا ہے، اور جھوٹے کی موت میں اللہ کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ وہ انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔''

آگے مزید اپنی موت کے لیے بیماری بھی خود منتخب کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اگر میں جھوٹا نہیں اور یقیناً میں اللہ سے کلام کرتا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں یہ اعلان کرتا ہوں اگر تم میری زندگی میں نہ مرے اللہ کے عذاب کے ساتھ مثلاً طاعون یا ہیضہ سے تو میں اللہ کا رسول نہیں اور یہ میری پیشین گوئی نہیں، بلکہ اللہ قادر مطلق سے فیصلہ کرنے کی طلب اور استدعا ہے، چنانچہ میں اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہتا ہوں یا مولای البصیر والقدیر والعلیم الخبیر، اے دلوں کے راز جاننے والے اللہ! اگر میں جھوٹا اور فسادی ہوں، تیری نظر میں اور اگر میں صبح و شام تجھ پر جھوٹ باندھتا ہوں تو مجھے ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں موت دے دینا تاکہ وہ اور اس کی جماعت میری موت سے خوش ہو جائے۔ اے اللہ اگر میں سچا ہوں اور ثناء اللہ جھوٹا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے تو اللہ اسے ہلاک کردے میری زندگی میں اور ہلاکت میں ڈال دینے والے مرض مسلط کرنا مثلاً طاعون یا ہیضہ یا اس سے بھی سخت امراض۔ آمین"

پھر اللہ رب العزت کو اپنے کرب اور اذیت کا بتلاتے ہوئے کہتا ہے:

"مجھے بہت اذیت دی گئی پر میں نے صبر کیا، لیکن میں دیکھ رہا ہوں ثناء اللہ حد سے بڑھتا جا رہا ہے اور اس کو میرے بارے میں یقین ہے کہ میں گناہ گار، چور، ڈاکو اور لٹیرا ہوں جس سے پوری دنیا کو نقصان پہنچ رہا ہے اور اس کا خیال ہے میں کائنات کی سب سے گندی مخلوق ہوں اور اس نے دور دراز کے ملکوں اور شہروں میں میرے بارے میں مشہور کر دیا ہے کہ میں جھوٹا ہوں، لالچی ہوں، الزام تراش اور خبیث ہوں، اللہ پر جھوٹ باندھتا ہوں، اگر وہ اسی پر بس کر دیتا تو میں صبر کر لیتا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ ثناء اللہ ان الزامات کے ساتھ میری دعوت کو ختم کرنے کے در پے ہے اور میری بنائی ہوئی عمارت کو ملیا میٹ کرنا چاہتا ہے جو کہ تو نے خود بنائی، اے میرے رب! اے اللہ تو نے مجھے رسول بنا کر بھیجا، اس لیے میری تیرے حضور التجا ہے کہ اس کے اور میرے درمیان فیصلہ کر دے حق کے ساتھ۔"

اور طریقہ کار یہ ہونا چاہیے:

"کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے یا مرض الموت کا شکار ہو جائے، اے میرے رب! ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔"

اس خود ساختہ اور یک طرفہ مباہلے کا اعلان کر کے لکھتا ہے:

"میری ثناء اللہ سے درخواست ہے کہ میرا یہ اعلان اپنے مجلہ میں ضرور چھاپے کیونکہ فیصلہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے راقم عبداللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود" اوپر بیان کردہ تمام تر تحریر کا حوالہ یہ ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(اعلان غلام احمد قادیانی تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۰ مجموعہ اعلانات غلام از مرزا قاسم قادیانی)

یہ بڑی واضح عبارت ہے جس میں خود مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹے کے لیے موت کی دعا کی ہے اور سچے کی زندگی کی اور واضح کیا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا، پھر مزید اپنے اس مباہلے کے بارے میں لکھتا ہے:

''جو کچھ میں نے ثناء اللہ کے ساتھ مباہلے میں کہا تھا وہ میری طرف سے نہ تھا بلکہ اللہ کی طرف سے تھا کیونکہ مجھے الہام ہوا تھا اس دعا کے بارے میں کہ اللہ نے کہا ہے: أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ یعنی میں نے تیری دعا سن لی ہے اور تیری دعا مقبول ہو چکی ہے۔''

اور اگر میں یہ کہوں کہ شاید پوری زندگی میں صرف تیرا یہ الہام سچا تھا تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ واقعی اللہ نے تیری دعا سچ کر دی اور تجھے ہو بہو وہی موت دی جس کی تو نے تمنا کی، تیری صرف اس ایک دعا اور اعلان کو اگر پوری دنیا کے قادیانی کھلے دل اور دماغ سے پڑھ لیں تو آج ہی تجھ سے لاتعلقی کا اعلان کر دیں کہ اس مباہلے کے نتیجے میں تو جھوٹا بھی ثابت ہوا، دجال بھی ثابت ہوا، اور پتا چل گیا جو بھی تو نے دعوے کیے تھے وہ تمام ذہنی امراض یا شیطانی وسوسوں کی وجہ سے تھے، اور تو نے جس بیماری کا اپنے لیے انتخاب کیا اسی بیماری نے تجھے آن گھیرا۔ قارئین ذرا ملاحظہ کیجیے:

''حضرت کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا مگر پھر آپ کے پاؤں دبائے تو آپ سو گئے میں بھی سو گئی، لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور ایک دو دفعہ حاجت کے لیے گئے اس کے بعد آپ نے ضعف محسوس کیا تو مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر لیٹ گئے اور میں نے پاؤں دبانا شروع کر دیئے، اتنے میں ایک دست اور آیا مگر ضعف

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

زیادہ تھا آپ پاخانہ میں نہ جاسکتے تھے، ضعف بہت بڑھ گیا میں دباتی رہی اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی، جب آپ قے سے فارغ ہو کر بیٹھنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کی بل چار پائی پر گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔"

(سیرت مہدی صفحہ ۱۰۹ از مرزا بشیر، سیرت مہدی صفحہ ۱۱، ۱۲...... طبع جدید جلد ۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کا خسر بھی اس چیز کی گواہی دیتے ہوئے کہتا ہے:

"حضرت مرزا غلام احمد جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا، جب میں حضرت کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب ہو کر کہا میر صاحب مجھے ہیضہ ہو گیا، ہائے مجھے ہیضہ ہو گیا، اس کے بعد آپ کوئی بات نہ کر سکے اور صبح دس بجے آپ کا انتقال ہو گیا۔"

(مرزا ناصر قادیانی کی خودنوشت مندرجہ حیات ناصر صفحہ ۱۶ مرتبہ یعقوب علی تراب)

اور حقیقت یہ ہے کہ آج تک برصغیر پاک و ہند کے رسائل میں یہ بات چھپتی آئی ہے کہ جب اس کو ہیضہ ہوا تھا تو اس کے منہ سے بھی نجاست نکل رہی تھی اور مقعد سے بھی نجاست نکل رہی تھی، اور درحقیقت اس کی موت بیت الخلاء میں ہوئی تھی جس کا ذکر مرزا کی بیوی نے اپنے نہایت قریبیوں سے کیا تھا اور بات پھیل گئی تھی۔ اس بات کے بارے اسماعیل قادیانی کہتا ہے:

"مخالفین یہ بات کہتے ہیں کہ موت کے وقت نجاست (پوٹی) مرزا کے منہ سے بھی نکل رہی تھی۔"

(بیان محمد اسماعیل قادیانی مندرجہ رسالہ پیغام صلح ۳ مارچ ۱۹۳۴)

ان تمام باتوں کا مقصد صرف مرزا کی تذلیل کرنا نہیں بلکہ اس کے ماننے والوں کو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بھی راہ ہدایت کی طرف بلانا مقصود ہے، کہ خود تمہارے نبی کے الفاظ اور بدعا اور مباہلے کے مطابق تمہارا نبی صبح ساڑھے دس بجے مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ (سیرت مہدی وغیرہ) کو ایسی حالت میں مر گیا کہ جس کے ذکر سے ہی انسان کو گھن آنے لگتی ہے اور جس سے تمہارے نبی نے مباہلہ کیا وہ شخص اس کرہ ارض پر تمہارے نبی کی موت کے ۴۰ برس بعد تک زندہ رہا اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے لازوال نمونہ پیروی چھوڑ گیا، اور قادیانیوں کے قلعوں کو اپنی موت تک مسمار کرتا رہا اور تمہارا جھوٹا نبی جب مر گیا تب بھی یہ ثابت کر گیا کہ وہ جھوٹا تھا، لیکن تم عقل کیوں نہیں کرتے اس کی موت بھی تمہارے لیے عبرت ہے۔

"مرزا لاہور میں مرا۔" (سیرت مہدی)

مرزا کی لاش کو قادیان منتقل کیا گیا۔" (سیرت مہدی)

یہ منتقلی بھی اسی حدیث کی طرف اشارہ کرتی ہوئی نظر آتی ہے:

"اللہ نے کسی نبی کو اس وقت تک موت نہیں دی جب تک وہ اپنی جگہ پر نہیں پہنچتا جس جگہ وہ دفن ہونا پسند کرے۔" (رواہ الترمذی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ساتواں باب:

کیا مرزا مسیح موعود ہے؟

پوری دنیا کے قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد مسیح موعود ہے اس باب میں ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صرف ان احادیث کا ذکر کریں گے جن پر قادیانی امت متفق ہے کیونکہ احادیث کے بارے میں یہ آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ جو حدیث غلام احمد کے نظریات و افکار سے ٹکرائے وہ صحیح نہیں، چنانچہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفات کو بیان کرتے وقت صرف وہ حدیثیں یہاں پر پیش کریں گے جو کہ قادیانیوں کے نزدیک صحیح ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ قادیانیوں نے ذخیرہ احادیث میں سے جن حدیثوں کو صحیح مانا وہ تمام تر حدیثیں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی مخالفت کرتی ہیں اور ان میں بھی تاویلات کرتا رہتا ہے قبل اس کے کہ میں آپ کو ان حدیثوں کی طرف لے کر جاؤں میں مرزا غلام احمد کے دعویٰ مسیح موعود کی طرف بھی آپ کو لے کر جاتا ہوں مرزا غلام احمد کہتا ہے:

”میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور لعنتی شخص کے علاوہ اللہ پر کوئی جھوٹ نہیں باندھتا اسی نے مجھے بھیجا اور مجھے مسیح موعود بنایا۔“

(اعلان غلام مندرجہ تبلیغ رسالات مجموعہ اعلانات مرزا غلام احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۸

”میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں ہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر تمام آسمانی کتب میں دی گئی کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔“

(تحفہ گولڑہ صفحہ ۱۹۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

”تمام بڑے اولیاء کے کشف اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح چودھویں صدی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہجری سے پہلے ظاہر ہوگا یا چودھویں صدی ہجری کے شروع میں (بغیر دلیل کے دعویٰ) اور میرے علاوہ اس منصب کے بارے میں چودھویں صدی میں کسی نے دعویٰ نہیں کیا، چنانچہ میں ہی مسیح موعود ہوں۔‘‘

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۵، از مرزا)

دیکھئے مسیح موعود ہونے کی کیسی دلیلیں دے رہا ہے اگر ہم صرف مرزا کے اقوال ہی پیش کرتے رہیں کہ جس میں ایک مرتبہ مرزا کہتا ہے کہ میں ہرگز مسیح بن مریم نہیں (الزالہ اوہام صفحہ ۲۹۶) میں تو مسیح کی مثال ہوں، یعنی تمثیل (ایضاً) پھر کبھی کہتا ہے کہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں استعارہ کے طور پر وغیرہ وغیرہ تو ہی جھوٹ کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور جو کوئی بھی جھوٹا ہوگا وہ کبھی کچھ کہے گا کبھی کچھ اسی لیے آگے چل کر کہتا ہے:

’’میں یہ نہیں کہتا کہ صرف میں ہی مسیح موعود ہوں بلکہ میرے بعد بھی مسیح آئیں گے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں اور اپنے قول کو دہراتا ہوں کہ ممکن ہے میرے بعد ایک مسیح نہ آئے بلکہ ہزاروں بھی آسکتے ہیں۔‘‘

(ازالہ واوہام صفحہ ۲۹۶، از مرزا)

یعنی مجھ پر بھی ایمان لاؤ اور اگر بعد میں بھی کوئی آئے تو اس پر بھی ایمان لاؤ

آیئے اب ان احادیث کو دیکھتے ہیں جو قادیانیوں کے نزدیک صحیح ہیں:

’’سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عیسیٰ بن مریم عنقریب تم میں عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کردیں گے اور مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کے درمیان جتنی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نعمتیں ہیں اس سے بہتر سمجھا جائے گا۔''او کما قال (متفق علیہ)

''سیدنا نواس بن سمعان سے روایت ہے۔(خروج دجال کے بارے طویل حدیث میں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو وہ دمشق کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے اور ان پر دو زرد رنگ کی چادریں ہوں گی اور اپنے ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے اتریں گے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، جب سر کو اٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح چمکیں گے اور کافر ان کی سانس سے ہی مر جائیں گے اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ جائے گی، پھر وہ دجال کو باب لد پر جا کر پکڑیں گے اور اسے قتل کر دیں گے......او کما قال'' (اخرجہ المسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد حاکم اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حضرت عیسیٰ روحاء کے مقام سے حج کی یا عمرے کی یا دونوں کی اکٹھی نیت کریں گے۔''او کما قال...... (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ:

''عیسیٰ بن مریم روحاء کے مقام پر آئیں گے اور یہاں سے حج یا عمرہ کریں گے۔''او کما قال...... (مسند احمد)

اور ایک حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے قریبی ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا...... (پھر وہ باتیں بیان کیں جو پچھلی احادیث میں بیان ہو چکی ہیں آگے چل کر فرمایا) کہ عیسیٰ کے زمانے میں ایسا امن ہو گا کہ شیر، اونٹ، چیتا، گائے، بھیڑیا اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے تو وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے، پھر وہ چالیس برس تک اس دنیا میں رہیں گے، پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور ان کو دفن کریں گے۔'' او کما قال

(اخرجہ احمد جب کہ یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں)

اور مزید ایک حدیث میں ہے:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی...... پھر وہ وفات پا جائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر (کے ساتھ) میں دفن ہوں گے۔''

(اس حدیث کو صاحب مشکوٰۃ نے ذکر کیا اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں اور اس طرح کی حدیث ''مجمع الزوائد'' از ہیثمی میں ہے اور یہ حدیث اس لیے بیان کی گئی کہ یہ بھی قادیانیوں کے نزدیک صحیح ہے) ان احادیث سے مندرجہ ذیل ۱۶ باتیں سامنے آتیں ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ہوں گے اس کے علاوہ نہ ہوں نہ کسی اور کے بیٹے ہوں گے نہ ہی تمثیلی ہوں گے اصلاً حضرت عیسیٰ ہی ہوں گے جن کی ولادت حضرت مریم سے ہو چکی ہے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔

۲۔ آسمان سے نازل ہوں گے نہ کہ رسول بنا کر بھیجا جائے گا یعنی زمین پر موجود کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا بلکہ ان کو براہ راست آسمان سے اتارا جائے گا۔

۳۔ اور مقام نزول سفید مینار ہوگا جو کہ دمشق کے مشرق میں واقع ہوگا اور بوقت نزول ان پر دو زرد رنگ کی چادریں ہوں گی اور انہوں نے اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے اصلاً نہ کہ تمثیلاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۴۔ ہر کافران کے نزول پر مرجائے گا۔
۵۔ حضرت عیسیٰ حاکم اور عادل بن کر آئیں گے نہ کہ محکوم بن کر یا حاکم بے عدل بن کر۔
۶۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے کہ اس کے بعد اس کی عبادت نہ ہو سکے گی۔
۷۔ خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے یہاں تک کہ اس کے بعد اسے نہ کھایا جائے گا۔
۸۔ تمام عالم انسانیت اسلام پر اکٹھی ہو جائے گی یہاں تک کہ اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین باقی نہ رہے گا۔
۹۔ دجال کو باب لد کے مقام پر قتل کریں گے۔
۱۰۔ مال و دولت کی فراوانی اور فقراء کا نہ ملنا
۱۱۔ لوگوں کے دلوں میں عبادت الٰہی سے شدید محبت پیدا ہوگی اور ایک سجدہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر سمجھا جائے گا۔
۱۲۔ امن و امان کی ایسی صورت ہوگی کہ جانور بھی اکٹھے پانی پئیں گے اور بچے بھی سانپوں کے ساتھ کھیل سکیں گے۔
۱۳۔ حضرت عیسیٰ حج کریں گے حج مفرد، حج تمتع یا حج قران کریں گے۔
۱۴۔ زمین پر چالیس برس گزارنے کے بعد وفات پا جائیں گے۔
۱۵۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔
۱۶۔ نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

ذرا غور کیجیے کہ تاریخ ہمیں بتلاتی ہے مرزغلام احمد قادیانی کے اوپر ایک بھی صفت فٹ نہیں بیٹھتی پھر بھی اصرار کرتا ہے میں ہی مسیح موعود ہوں۔

۱۔عیسیٰ ابن مریم:

مرزا غلام احمد کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا یعقوب قادیانی لکھتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"پوری دنیا میں حضرت آمنہ کے بعد سب سے عظیم عورت حضرت صاحب کی والدہ چراغ بی بی تھی۔"

(حیات نبی جلد ا صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲، از یعقوب قادیانی)

ذرا حدیث دیکھئے جس میں اللہ کے رسول فرماتے ہیں "ینزل فیکم ابن مریم" (متفق علیہ) جب مرزا نے ان احادیث کو بھی اپنے خلاف پایا جن کے بارے میں وہ کہہ چکا تھا کہ یہ صحیح ہیں تو اس نے ایک نیا ڈرامہ رچایا کہ میں حاملہ ہوا میں مریم بنا میں ہی پیدا ہوا میں عیسیٰ بنا۔ نعوذ باللہ

اللہ نے میرے ساتھ جماع کیا۔ (نعوذ باللہ) اور میں واحد ہوں پوری دنیا میں جس نے مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اللہ نے میرے بارے میں قرآن میں فرمایا: وَمَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ الَّتِیْ وغیرہ وغیرہ ان پانچوں اقوال کے حوالے پہلے گزر چکے ہیں ان اقوال کی طرف آتے ہیں جو پہلے نہیں گزرے۔

"عیسیٰ بن مریم سے مراد عیسیٰ بن مریم سے تشبیہ ہے اور میں عیسیٰ کے ساتھ بہت سی باتوں میں مشابہ ہوں حتی کہ حیرت انگیز ولادت کے معاملے میں بھی، یعنی حضرت عیسیٰ کی ولادت بن باپ کے ہوئی اور میری ولادت بھی حیرت انگیز تھی کہ میرے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی اور ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے کہ ایک ساتھ انسان کے گھر دو بچے ہوں۔"

(حاشیہ تحفہ گولڑہ صفحہ ۱۱۰، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی طرح کہتا ہے کہ:

"عیسیٰ کے ساتھ میری ایک مشابہت یہ ہے کہ میں قریشی نہیں لیکن قریشی رسول کی امت کی طرف بھیجا گیا اسی طرح عیسیٰ اسرائیلی نہیں تھے کیونکہ ان کا باپ ہی نہیں تھا، پھر بھی وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(تذکرہ شہادتین صفحہ ۳۳، از غلام احمد قادیانی)

''مریم کی نسبت سے اگر عیسیٰ بنو اسرائیلی ہیں تو ماں کی نسبت سے میں بھی ہاشمی ہوں۔'' (خطاب سیالکوٹ نمبر ۱۷، از غلام احمد قادیانی)

''عیسیٰ اور میرے درمیان ایک مماثلت یہ بھی ہے کہ ان کا باپ نہیں تھا اور میں نے کسی استاد سے نہیں پڑھا۔'' (حالانکہ یہ جھوٹا خود اپنے استادوں کے نام بتا چکا ہے) (غلطیوں کا ازالہ، صفحہ ۶۵۹)

بہر حال ان تمام باتوں کے باوجود آج تک یہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم ثابت نہیں کر سکا قادیانی کچھ تو عقل کریں کیا ایسے بھی ولدیت بدلی جا سکتی ہے۔

۲۔ آسمان سے نزول:

قادیان میں پیدا ہونے والا لاہور میں ذلت کی موت مرنے والا کیسے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ براہ راست آسمان سے نازل ہوا حضرت عیسیٰ کے بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ نازل ہونے کی ہیں نہ کہ دوبارہ پیدا ہونے کی۔

۳۔ مقام نزول:

پھر حدیث میں جس جگہ نازل ہونا ہے وہ بھی واضح ہے اور جن صفات کے ساتھ نازل ہونا وہ بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا دمشق کے شرقی جانب کے سفید مینار پر نازل نہیں ہوا بلکہ قادیان میں پیدا ہوا جب اس حدیث کو مناظروں میں اور لوگوں کے سامنے اپنے لیے باعث رسوائی پایا تو موقف بدلتے ہوئے کہا:

''میں مسیح موعود ہوں اور ہو سکتا ہے دمشق میں ایک اور مسیح آ جائے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۲، ۷۳)

مزید اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''میں اس چیز سے انکار نہیں کرتا کہ ممکن ہے دمشق میں وہ مسیح بھی آ جائے جس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں ایسی صفات ہوں جو احادیث میں بیان کی گئیں اور جو مجھ میں موجود نہیں۔"

(غلام قادیانی کا شیخ عبدالجبار کے نام مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۵۹، از قاسم قادیانی)

اور مینار کے بارے میں جو ۱۹۰۳ میں مسیح موعود کے دعوے کے بارہ تیرہ سال بعد بنایا گیا اس کو ہی مینار دمشق کہا گیا، اور قادیان کو دمشق، ہر چیز میں تمثیل ہی تمثیل۔ غلام احمد مثل عیسیٰ، غلام احمد مثل مریم، قادیان مثل دمشق، اپنی مسجد کا مینار، مثل مینار دمشق، وغیرہ کیا بے وقوفی ہے؟ کیا مذہب ہے؟ اور اسی پر بس نہیں بلکہ دو زرد چادروں سے مثال دیتے ہوئے کہتا ہے کہ "حدیث میں جن دو چادروں کا ذکر ہے وہ دو چادروں کی مثال مجھ پر ایسے لاگو ہوتی ہے کہ مجھے دو بیماریاں ہیں ایک درد سر (جس کی وجہ سے مرزا بے ہوش ہو جاتا تھا) دوسری کثرت پیشاب کہ ایک دن میں سو مرتبہ پیشاب کرتا تھا۔"

(حوالہ ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۱، از مرزا غلام احمد اور اس کے بارے میں گزر چکے ہیں) دیکھئے کیسی کیسی تشبیہات اپنے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان جھوٹ اور فراڈ سے گھڑی جا رہی ہے کہاں حضرت عیسیٰ جو کہ کوڑھی، پیدائشی اندھے کو شفایاب کر دیں اور کہاں یہ ملعون جو مستقل بیماریوں کا ہی شکار رہا۔

۴۔ کافروں کا مر جانا:

حدیث کی یہ صفت بھی مرزا پر پوری نہیں آتی بلکہ مرزا کے آجانے کے بعد کافروں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہو گیا ہے کہ وہ ۶ ارب سے بھی زائد ہو چکے ہیں کیونکہ مرزا کا قول ہے:

"جو مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ کافر ہے۔"

(حقیقت الوحی صفحہ ۱۶۳، از غلام احمد)

مرزا کی پیدائش اور وفات کے وقت اگر کل آبادی ۳۰ کروڑ بھی تھی تو آج اس میں کئی گناہ اضافہ ہو چکا ہے چنانچہ یہاں سے بھی یہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۵۔ حاکم عادل نہ کہ رعایا:

ساری دنیا کو پتا ہے کہ مرزا حاکم نہ تھا بلکہ ایک عام شہری تھا کہاں حضرت عیسیٰ کی صفت کہ وہ عدل کرنے والے حاکم ہوں گے مرزا اس حدیث کو صحیح مان کر پھنس چکا تھا چنانچہ خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

''کہ مسیح موعود اقتدار، حکومت اور عدل کے ساتھ آئیں گے اور حدیث کے ظاہری الفاظ کا مطلب بھی یہ ہی ہے جبکہ میں تو فقیر اور درویش آدمی ہوں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۰، از غلام احمد) (جا فقیر کہیں کے)۔

۶۔ عیسیٰ کی نشانی صلیب کا توڑنا اور اس کے بعد صلیب کی عبادت کا نہ ہونا:

اس بارے میں مرزا خود مانتا ہے:

''واضح نشانی اور واضح آیت جو مسیح موعود کی ہے وہ صلیب کا اس کے ہاتھوں ٹوٹنا ہے۔'' (انجام اتھم ۲۶۰، از غلام احمد قادیانی)

مزید لکھتا ہے:

''نزول مسیح عقیدۂ تثلیث کے ردّ کے لیے اور اللہ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔'' (اعلان مسیح مندرجہ تبلیغ رسالت)

''بے شک مسیح عقیدہ تثلیث کو فنا کرنے کے لیے ہر طرح جہاد کرے گا۔''

(حاشیہ ایام صلح صفحہ ۴۴، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائیوں کی کل تعداد جو مرزا کے دعویٰ مسیح موعود کے شروع میں تھی وہ اس کی زندگی میں بڑھتی گئی اور آج تک بڑھ ہی رہی ہے دنیا میں اس وقت ایک ارب سے زیادہ عیسائی ہو چکے ہیں جو مرزا کے دعویٰ کو جھٹلانے کے لیے کافی ہے، لیکن قادیانی عقل کیوں نہیں کرتے یہ حضرت عیسیٰ کی واضح نشانی ہے اور مرزا کے اپنے الفاظ ذرا سن لیجیے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''اگر میں اسلام کی حمایت میں وہ افعال (یعنی صلیب کو توڑ کر عیسائیت کا خاتمہ) نہ کر سکا جو مسیح موعود کے ساتھ منسلک ہیں اور مر گیا تو تمام لوگ یہ گواہی دے دینا کہ میں جھوٹا ہوں۔'' (بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے۔)

(قول غلام احمد مندرجہ بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ منقول محمدیہ پاکٹ بک از شیخ عبداللہ قادیانی)

قادیانی اب تو مان جائیں۔

۷۔ عیسیٰ کی نشانی خنزیر کا قتل اور اس کے کھائے جانے کا خاتمہ:

زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ خنزیر آج تک کھایا جا رہا ہے۔

۸۔ عیسیٰ کی نشانی لوگوں کا ایک دین پر اکٹھے ہونا:

جیسا کہ حدیث میں بھی آیا اور قرآن کی بھی آیت ہے:

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾

''اور اہل کتاب میں کوئی نہیں مگر اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لائے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔''

یعنی پوری دنیا میں ایک ہی مذہب رہ جائے گا اور تمام باطل ادیان کلی طور پر ختم ہو جائیں گے جس کا اعتراف خود قادیانی نے کیا:

''بے شک اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام دنیا میں کثرت سے پھیل جائے گا اور کثرت سے باطل تباہ اور ہلاک ہو جائے گا مسیح موعود کے دور میں۔''

(پیغام صلح صفحہ ۱۳۶، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور مسیح کے اعجاز کے حوالے سے کہتا ہے:

''وہ زمانہ آئے گا کہ باطل نہ رہے گا اور جھوٹ مٹ جائے گا اور ہر چیز

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہلاک ہو جائے گی سوائے اسلام کے۔"

(اعجاز مسیح صفحہ ۸۳، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید اقرار اور اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تمام مذاہب کو ایک کر دیا جائے اس عمل کے لیے اس نے اپنا نائب چن لیا ہے اور اسے مسیح موعود کہا ہے۔"

(آئینہ معرفت صفحہ ۸۲، از غلام احمد مرزا)

کیا تمام باطل ہلاک ہوا؟ کیا تمام لوگ اسلام پر اکٹھے ہوئے؟ کیا دنیا میں ایک مذہب باقی رہا؟ نہیں ہرگز نہیں اس جیسے ایک لاکھ جھوٹے مسیح موعود وہ کام نہیں کر سکتے جو عیسیٰ ابن مریم نے کرنا ہے تو قادیانی اب کیوں اسلام قبول نہیں کرتے۔

۹۔ عیسیٰ کی نشانی قتل دجال:

اس بارے میں بھی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں، صرف مرزے کا اپنا ایک قول نقل کر کے آگے چلتے ہیں کہ سوچنے والا سوچ سکتا ہے کہ شاید مرزا حدیث کا یہ ٹکڑا نہ مانتا ہو مرزا کہتا ہے:

"پھر مسیح ابن مریم دجال کو ڈھونڈتے ہوئے نکلیں گے اور "لد" کے مقام پر اس کو پکڑ لیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۰، از غلام احمد قادیانی)

کیا پھر ایسا کوئی واقعہ مرزا کی زندگی میں ہوا جس کو وہ خود بیان کرتا ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کوئی تمثیل یا تشبیہ دجال کے بارے میں بھی گھڑ لیں اور تمثیلی طور پر اسے مرزا کے ہاتھوں قتل کروا دیں۔

۱۰۔ عیسیٰ کی نشانی مال و دولت کی فراوانی کہ فقیر کا نہ ملنا:

تاریخ نے اس بات کو بھی غلط ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کے دور میں دنیا پر ایسا کوئی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دور آیا، بلکہ برصغیر میں تو اس دور کو بدترین معاشی بدحالی کا دور کہا جاتا ہے اور خود مرزا لوگوں سے پیسے مانگ کر گزارا کیا کرتا تھا کہاں لوگوں کو اس کی وجہ سے مال و دولت کا ملنا؟ (انگریز کے وظیفہ لگانے سے پہلے)

۱۱۔ عیسیٰ کی نشانی عبادت میں رغبت:

حضرت عیسیٰ کی بڑی نشانی یہ ہے کہ لوگ عبادت میں حد درجہ رغبت رکھیں گے۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ بھی دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل سمجھا جائے گا، پوری دنیا کے لوگ اللہ کی عبادت کرنے لگ جائیں گے، جبکہ قادیانیوں کا اپنا حال یہ ہے کہ مسیح موعود کے مرنے کے ۳۰ سال بعد بھی ان کی کل تعداد ایک لاکھ تک نہ پہنچ سکی۔

(حوالہ، الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۴ء)

۱۲۔ عیسیٰ کی نشانی امن و امان کا نادر نمونہ:

جو نمونہ حدیث میں بیان کیا گیا ایسا مرزے کے دور میں نہ ہو سکا اور نہ ہی آج کی تاریخ تک ہوا ہے۔

۱۳۔ عیسیٰ کا حج کرنا:

حضرت عیسیٰ کے اوصاف میں سے حج کا کرنا بھی احادیث میں بیان کیا گیا اور آپ خود نام نہاد مسیح موعود کے بارے میں پڑھیے۔ غلام احمد نے نہ کبھی حج کیا نہ عمرہ، نہ ہی کبھی وہ ان مبارک جگہوں میں جا سکا۔ ملاحظہ کیجئے خود قادیانی گواہی:

”جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد پر حج فرض ہی نہیں تھا کیونکہ وہ مریض تھے اور دوسری بات یہ کہ حجاز کا حاکم ان کا سخت مخالف تھا، کیونکہ علمائے ہند نے ایسے فتوے دیئے تھے کہ علمائے حجاز نے ان کے قتل کا فتویٰ جاری کیا تھا اس لیے وہاں جانا ان کے لیے خطرناک تھا۔“

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مکہ نہ جانے کے بارے میں لکھتا ہے:

اور یہ مرزا کی وحی کا نتیجہ تھا وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کہ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔

(تذکرہ شہادتین صفحہ ۱۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

تو بہر حال یہاں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مرزا کبھی حج نہ کر سکا تھا جو کہ مسیح موعود کی ایک نشانی ہے۔

۱۴۔ موت عیسیٰ:

جیسا کہ اس حدیث میں چالیس سال کا ذکر ہے، یہاں پر اگر مرزا کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو کل عمر: ۶۸ یا ۶۹ ہے اس پر خود تاویل کرتے ہوئے مرزے نے کہا عمر جو اس حدیث سے مقصود ہے وہ مبعوث ہونے کے بعد کی ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۱)

لیکن اس تاویل سے بھی بات سچی نہیں ہوتی کیونکہ دعویٰ مسیح موعود ۱۸۹۱ء میں کیا جیسا کہ سیرت مہدی جلد اصفحہ ۳۱ پر لکھا ہے اس طرح تو ۱۷ سال کل بنتے ہیں قادیانی کتنے جھوٹ اور بولیں گے۔

۱۵۔ عیسیٰ کی نشانی نماز جنازہ مسلمان پڑھیں گے:

الحمد للہ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک بھی مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کے جنازے میں شریک نہیں تھا، بلکہ اس کے جنازے میں صرف قادیانی حضرات ہی شامل تھے۔

۱۶۔ حضرت عیسیٰ کا نبی کے ساتھ دفن ہونا:

اس حدیث کی سند پر نظر ڈالے بغیر ہم مرزا کا اپنا قول قارئین کے سامنے رکھتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(کشتی نوح صفحہ ۱۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور مرزا کا وہاں دفن ہونا تو دور کی بات کبھی وہاں پر جا بھی نہ سکا اور لاہور میں مر کر قادیان میں دفن ہوا۔ لیکن پھر قادیانی اپنی عادت سے مجبور ہو کر تاویلات کرنے لگے کہ قبر سے مراد روحانی قبر ہے حقیقی نہیں، اگر حقیقی ہو تو گستاخیٔ رسول ہے کہ نبی کی قبر کو کھود کر اس میں مسیح کو دفن کیا جائے۔

(احمدیہ پاکٹ بک)

اب ذرا، اسی کتاب پر دوسری جگہ دیکھئے کیا لکھا ہے:

''بے شک عیسیٰ حج کریں گے اور جب لوٹیں گے تو مکہ اور مدینہ کے درمیان وفات پا جائیں گے اور پھر ان کو مدینہ لے کر جایا جائے گا اور وہ حجرہ رسول میں دفن ہوں گے۔'' (احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۴۸۲)

اور پھر جب مرزا خود اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ:

''اس حدیث میں جو بات ہے کہ عیسیٰ میری قبر میں دفن ہوں گے تو ممکن ہے کہ کوئی اور مسیح بھی آئے جو روضۂ رسول میں دفن ہو۔''

(از الہ اوہام صفحہ ۱۹۶ از غلام احمد قادیانی)

چنانچہ ان قطعی دلائل سے ثابت ہوتا ہے، کہ دعویٰ نبوت تو دور کی بات مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ مسیح موعود میں بھی پکا جھوٹا تھا اور اس نے بڑی کوشش کی کہ احادیث میں تاویلات اور تحریفات کر کے بات کو اپنی مرضی کے مطابق موڑے اور جن احادیث کا انتخاب اس نے اپنے لیے کیا اس باب میں صرف وہی احادیث نقل کر کے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ جو ۱۶ صفات ان احادیث میں بیان کی گئی ان میں سے اس کی ذات پر ایک صفت بھی لاگو نہیں ہوتی، چنانچہ اس کو نبی ماننا یا مسیح موعود ماننا اپنے ایمان کو غارت کرنے کے مترادف ہے، جب اللہ رب العزت نے ہمیں نبی کریم ﷺ جیسا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نبی عطا کر دیا تو ہم کس بھول میں بیٹھے کسی مہدی یا مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب اللہ رب العزت نے ہمیں والضحیٰ کا چہرہ واللیل کی زلفیں ما زاغ البصر وما طغی کی نگاہیں اور الم نشرح کے سینے والا سبحان الذی اسری کے قدموں جیسا اور رفعنا لك ذكرك کے مقام والا عطا کر دیا ہے تو پھر ہمیں کسی چراغ بی بی کے بیٹے کسی یوسف کذاب، کسی بہاء اللہ، کسی راشد الخلیفہ اور کسی محمد علی باب جیسے جھوٹے مہدیوں اور مسیح موعودوں کے چنگل میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گزشتہ باب میں کی گئی بحث کا خلاصہ

مسیح موعود علیہ السلام کتاب وسنت کی روشنی میں

۱: ﴿ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾..... ”آپ کا نام عیسیٰ ہے۔“ (علیہ السلام)

۲: ﴿ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ﴾..... ”آپ کی کنیت عیسیٰ بن مریم ہے۔“

۳: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ﴾..... ”آپ کا لقب مسیح ہے۔“

۴: ﴿اسْمُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾..... ”آپ کا لقب کلمۃ اللہ ہے۔“

۵: ﴿اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾..... ”آپ کا لقب، روح اللہ ہے۔“

۶: ﴿ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾..... ”آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہے۔“

۷: ﴿أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ﴾..... ”آپ بغیر باپ کے بقدرتِ خداوندی صرف ماں سے پیدا ہوئے۔“

۸: ﴿مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي﴾..... ”آپ کے نانا عمران علیہ السلام ہیں۔“

۹: ﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ﴾..... ”آپ کی نانی امراۃ عمران (حنہ) ہیں۔“

۱۰: ﴿يٰأُخْتَ هَارُونَ﴾..... ”آپ کے ماموں ہارون ہیں۔“

۱۱: ﴿إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا﴾..... ”آپ کی نانی کی یہ نذر کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بیت المقدس کے لیے وقف کروں گی۔“

۱۲: ﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا﴾..... ”پھر حمل سے لڑکی پیدا ہونا۔“

۱۳: ﴿إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثٰى﴾..... ”پھر ان کا عذر کرنا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۱۴: ﴿اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ﴾..... ''اُس لڑکی کا نام مریم رکھنا۔''

۱۵: ﴿اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ﴾..... ''مس شیطان سے محفوظ رہنا۔''

۱۶: ﴿وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا﴾..... ''ان کا نشو ونما غیر عادی طور پر ایک دن میں سال بھر کے برابر ہونا۔''

۱۷: ﴿اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ﴾..... ''خادمین بیت المقدس کا مریم کی تربیت میں جھگڑنا اور حضرت زکریا علیہ السلام کا کفیل ہونا۔''

۱۸: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾..... ''ان کو محراب میں ٹھہرانا اور ان کے پاس غیبی رزق آنا۔''

۱۹: ﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾..... ''زکریا علیہ السلام کا سوال اور مریم کا جواب کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔''

۲۰: ﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ﴾..... ''فرشتوں کا اُن سے کلام کرنا۔''

۲۱: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ﴾..... ''ان کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا۔''

۲۲: ﴿وَطَهَّرَكِ﴾..... ''ان کا حیض سے پاک ہونا۔''

۲۳: ﴿وَاصْطَفٰكِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ﴾..... ''تمام دنیا کی موجود عورتوں سے افضل ہونا۔''

۲۴: ﴿اِذِ انْتَبَذَتْ﴾..... ''مریم کا ایک گوشے میں جانا۔''

۲۵: ﴿مَكَانًا شَرْقِیًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا﴾..... ''اس گوشے کا شرقی جانب میں ہونا۔ ان کا پردہ ڈالنا۔''

۲۶: ﴿فَاَرْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا﴾..... ''ان کے پاس بشکل انسانی فرشتے کا آنا۔''

۲۷: ﴿اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ﴾..... ''حضرت مریم کا پناہ مانگنا۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۲۸: ﴿لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا﴾.... ”فرشتے کا من جانب اللہ ولادتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دینا۔“

۲۹: ﴿أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ﴾.... ”مریم کا اس خبر پر تعجب کرنا کہ بغیر صحبت مرد کے کیسے بچہ ہوگا؟“

۳۰: ﴿قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ﴾.... ”فرشتے کا من جانب اللہ یہ پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے۔“

۳۱: ﴿فَحَمَلَتْهُ﴾.... ”بحکم خداوندی بغیر صحبت مرد کے اُن کا حاملہ ہونا۔“

۳۲: ﴿فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ﴾.... ”دردِ زہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے جانا۔“

۳۳: ﴿فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا﴾.... ”مسکونہ مکان سے دُور ایک باغ کے گوشے میں ولادت ہوئی۔“

۳۴: ﴿إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ﴾.... ”حضرت مریم ایک کھجور کے درخت کے تنے پر ٹیک لگائے ہوئے تھیں۔“

۳۵: ﴿قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا﴾.... ”ولادت کے بعد حضرت مریم کا بوجہ حیاء کے پریشان ہونا اور لوگوں کی تہمت سے ڈرنا۔“

۳۶: ﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾.... ”درخت کے نیچے سے فرشتے کا آواز دینا۔“

۳۷: ﴿أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا﴾.... ”کہ گھبراؤ نہیں اللہ نے تمہیں ایک سردار دیا ہے۔“

۳۸: ﴿تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾.... ”ولادت کے بعد حضرت مریم کی غذا تازہ کھجوریں۔“

۳۹: ﴿فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ﴾.... ”حضرت مریم کا آپ کو گود میں اُٹھا کر گھر لانا۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۴۰: ﴿یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا﴾..... ''ان کی قوم کا تہمت لگانا اور بدنام کرنا۔''

۴۱: ﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴾..... ''حضرت مریم سے رفع تہمت کے لیے من جانب اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام فرمانا اور یہ فرمانا کہ میں نبی ہوں۔''

۴۲: ﴿وَاُحْیِ الْمَوْتٰی﴾..... ''مسیح موعود کا مردوں کو بحکم خدا زندہ کرنا۔''

۴۳: ﴿اُبْرِیُٔ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ﴾..... ''برص کے بیمار کو شفا دینا۔''

۴۴: ﴿اُبْرِیُٔ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ﴾..... ''مادرزاد اندھے کو بحکم الٰہی شفا دینا۔''

۴۵: ﴿فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾..... ''مٹی کی چڑیوں میں بحکم الٰہی جان ڈالنا۔''

۴۶: ﴿وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ﴾..... ''آدمیوں کے کھائے ہوئے کھانے کو بتا دینا کہ کیا کھایا تھا؟''

۴۷: ایضاً .... ''جو چیزیں لوگوں کے گھروں میں چھپی ہوئی رکھی ہیں اُن کو بن دیکھے بتا دینا۔''

۴۸: ﴿وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ﴾..... ''کفار بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظت الٰہی۔''

۴۹: ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ﴾..... ''کفار کے نرغے کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اُٹھانا۔''

۵۰: ﴿وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ﴾..... ''آپ کا وجیہ ہونا۔''

۵۱: ''آپ کا قد وقامت درمیانہ۔''

(حدیث نمبر ۱۰ بروایت ابوداوٗدؒ وابن ابی شیبہؒ وابن حبان وصححہ ابن حجر فی الفتح)

۵۲: ''رنگ سفید سرخی مائل ہے۔'' (ایضاً)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۵۳: ’’بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی۔‘‘ (ایضاً)

۵۴: ’’بالوں کا رنگ بہت سیاہ چمک دار ہوگا، جیسے نہانے کے بعد بال ہوتے ہیں۔‘‘ (ایضاً)

۵۵: ’’بال گھنگرالے ہوں گے۔‘‘

۵۶: ’’صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں آپ کے مشابہ عروہ رضی اللہ عنہ بن مسعود ہیں۔‘‘ (ایضاً)

۵۷: ’’مسلمانوں کی ایک جماعت مع امام مہدی کے مسجد میں موجود ہوگی، جو دجال سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہوں گے۔‘‘ (حدیث نمبر ۷ مسلمؒ)

۵۸: قربِ قیامت میں پھر آسمان سے اُترنا۔ (حدیث نمبر الغایت نمبر ۷۵)

۵۹: نزول کے وقت آپ کا لباس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔ (حدیث نمبر ۱۰ ابوداؤدؒ وغیرہ)

۶۰: آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی۔ (حدیث نمبر ۴۸ ابن عساکر)

۶۱: آپ ایک زرہ پہنیں گے۔ (حدیث نمبر ۶۸ درمنثور)

۶۲: دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اُتریں گے۔ (حدیث نمبر ۵ مسلمؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ، احمد)

۶۳: آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے۔ (حدیث نمبر ۴۸ ابن عساکرؒ)

۶۴: اُس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی وہ مرجائے گا۔ (حدیث نمبر ۵ صحیح مسلم)

۶۵: سانس کی ہوا اتنی دور تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر جائے گی۔ (ایضاً)

۶۶: آپ کا نزول دمشق میں ہوگا۔ (حدیث نمبر ۵ مسلم)

۶۷: دمشق کی جامع مسجد میں نزول ہوگا۔ (ایضاً)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۶۸: جامع مسجد دمشق کے بھی شرقی گوشے میں نزول ہوگا۔ (ایضا)

۶۹: نمازِ فجر کے وقت آپ نازل ہوں گے۔ (ایضا)

۷۰: ''بوقت نزولِ عیسیٰ علیہ السلام یہ لوگ نماز کے لیے صفیں درست کرتے ہوئے ہوں گے۔''

۷۱: ''اس جماعت کے امام اس وقت حضرت مہدی ہوں گے۔'' (حدیث نمبر۱۳و۴۱ تا ۴۴)

۷۲: ''حضرت مہدی عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلائیں گے اور وہ انکار کریں گے۔'' (حدیث نمبر۳، مسلمؒ واحمدؒ)

۷۳: ''جب حضرت مہدی پیچھے ہٹنے لگیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انہیں کو امام بنائیں گے۔'' (حدیث نمبر۱۳، ابوداودؒ، ابن ماجہؒ، ابن حبانؒ، ابن خزیمہؒ)

۷۴: ''پھر حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے۔'' (حدیث نمبر۴۱ ابونعیمؒ)

۷۵: ''آپ چالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔''

(حدیث نمبر۱۰ ابوداودؒ، ابن ابی شیبہؒ، احمدؒ، ابن حبانؒ، ابن جریرؒ)

۷۶: ''حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں آپ کا نکاح ہوگا۔''

(حدیث نمبر۳۷ فتح الباری ونمبر۵۸، حدیث نمبر۱۰۱ کتاب الخطط للمقریزی)

۷۷: ''بعد نزول آپ کی اولاد ہوگی۔'' (حدیث نمبر۳۷ مذکور)

۷۸: ''آپ صلیب توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو اُٹھادیں گے۔'' (حدیث ۱: بخاریؒ ومسلم)

۷۹: ''خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے۔'' (حدیث نمبر۱ بخاریؒ ومسلم)

۸۰: ''آپ نماز سے فارغ ہوکر دروازۂ مسجد کھلوائیں گے اور اس کے پیچھے دجال ہوگا۔'' (حدیث نمبر۱۳)

۸۱: ''دجال اور اس کے ساتھیوں سے جہاد کریں گے۔'' (ایضا)

۸۲: ''دجال کو قتل کریں گے۔'' (ایضا)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۸۳: ''دجال کا قتل ارض فلسطین میں باب لد کے پاس واقع ہوگا۔'' (ایضاً)

۸۴: ''اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔'' (ایضاً)

۸۵: ''جو یہودی باقی ہوں گے چن چن کر قتل کر دیے جائیں گے۔'' (ایضاً)

۸۶: ''کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی۔'' (ایضاً)

۸۷: ''اس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔''

(حدیث نمبر ۱۰، ابوداود، احمدؒ، ابن ابی شیبہؒ، ابن حبانؒ، ابن جریرؒ)

۸۸: ''اور جہاد موقوف ہو جائے گا، کیونکہ کوئی کافر ہی باقی نہ رہے گا۔''

(حدیث نمبر ۱، بخاریؒ و مسلمؒ)

۸۹: ''اور اس لیے جزیہ کا حکم بھی باقی نہ رہے گا۔'' (حدیث نمبر ۴، مسند احمد)

۹۰: ''مال و زر لوگوں میں اتنا عام کر دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔'' (حدیث اندکور)

۹۱: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی امامت کریں گے۔'' (حدیث نمبر ۴ مسلم، مسند احمد)

۹۲: ''حضرت مسیح مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔''

(حدیث نمبر ۴ مسلم، مسند احمد)

۹۳: ''حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔'' (ایضاً)

۹۴: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر تشریف لے جائیں گے۔'' (ایضاً در منثور)

۹۵: ''آپ قرآن و حدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے۔'' (حدیث نمبر ۱۵۵ اشاعہ)

۹۶: ''ہر قسم کی دینی و دنیوی برکات نازل ہوں گی۔''

(حدیث نمبر ۵، مسلمؒ، ابوداودؒ، ترمذیؒ، مسند احمد)

۹۷: ''سب کے دلوں سے بغض و حسد اور کینہ نکل جائے گا۔'' (حدیث نمبر ۱ مسلم وغیرہ)

۹۸: ''ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا۔'' (حدیث نمبر ۵، مذکور)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۹۹: ''ہر ڈنک والے زہریلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال دیا جائے گا۔''

(حدیث نمبر ۱۳ ابوداودؒ، ابن ماجہؒ)

۱۰۰: ''یہاں تک کہ ایک لڑکی اگر سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گی تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔'' (ایضاً)

۱۰۱: ''ایک لڑکی شیر کو بھگا دے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔'' (ایضاً)

۱۰۲: ''بھیڑیا، بکریوں کے ساتھ ایسے ہی رہے گا جیسے کتا، ریوڑ کی حفاظت کے لیے رہتا ہے۔'' (ایضاً)

۱۰۳: ''ساری زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔'' (ایضاً)

۱۰۴: ''صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا۔'' (ایضاً)

۱۰۵: ''یہ برکات سات سال تک رہیں گی۔'' (حدیث نمبر ۶ مسلمؒ، واحمدؒ، حاکمؒ)

۱۰۶: ''رومی لشکر مقامِ اعماق یا دابق میں اُترے گا۔'' (حدیث نمبر ۷ مسلمؒ)

۱۰۷: ''اُن سے جہاد کے لیے مدینہ منورہ سے ایک لشکر چلے گا۔'' (ایضاً)

۱۰۸: ''یہ لشکر اپنے زمانے کے بہترین لوگوں کو مجمع ہوگا۔'' (ایضاً)

۱۰۹: ''ان کے جہاد میں لوگوں کے تین ٹکڑے ہو جائیں گے۔'' (ایضاً)

۱۱۰: ''ایک تہائی حصہ شکست کھائے گا۔'' (ایضاً)

۱۱۱: ''ایک تہائی شہید ہو جائے گا۔'' (ایضاً)

۱۱۲: ''ایک تہائی فتح پا جائیں گے۔'' (ایضاً)

۱۱۳: ''قسطنطنیہ فتح کریں گے۔'' (ایضاً)

۱۱۴: ''جس وقت وہ غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو خروجِ دجال کی غلط خبر مشہور ہو جائے گی۔'' (حدیث نمبر ۷ مسلمؒ)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۱۱۵: ''مسلمان دجال سے بچ کر افیق پہاڑ پر جمع ہو جائیں گے (یہ پہاڑ ملک شام میں ہے)۔ (حدیث نمبر ۱۱۶ احمدؒ، حاکمؒ، طبرانیؒ)

۱۱۶: ''اس وقت مسلمان سخت فقر و فاقہ میں مبتلا ہوں گے، یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلہ جلا کر کھا جائیں گے۔'' (ایضاً)

۱۱۷: ''اس وقت اچانک ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا فریاد رس آ گیا۔'' (ایضاً)

۱۱۸: ''لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے کی آواز ہے۔'' (ایضاً)

۱۱۹: ''ایک مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر جہاد کرے گا اور اس کے بادشاہوں کو قید کر لے گا۔'' (حدیث نمبر ۴۶ ابو نعیمؒ)

۱۲۰: ''یہ لشکر اللہ کے نزدیک مقبول اور مغفور ہوگا۔'' (ایضاً)

۱۲۱: ''جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام کو ملک شام میں پائے گا۔'' (ایضاً)

۱۲۲: ''لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعتماد پر تمام دنیا سے مستغنی ہو جائیں گے۔'' (ایضاً)

۱۲۳: ''شام و عراق کے درمیان دجال نکلے گا۔'' (حدیث نمبر ۵ مذکور)

۱۲۴: ''اس کی پیشانی پر'' کافر'' اس صورت میں لکھا ہوگا: ک، ف، ر۔''

(حدیث نمبر ۳۱ مسند احمد)

۱۲۵: ''وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔'' (ایضاً)

۱۲۶: ''داہنی آنکھ میں سخت ناخنہ ہوگا۔'' (ایضاً)

۱۲۷: ''تمام دنیا میں پھر جائے گا، کوئی جگہ باقی نہ رہے گی جس کو وہ فتح نہ کرے۔'' (ایضاً)

۱۲۸: ''البتہ حرمین، مکہ و مدینہ اُس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔'' (ایضاً)

۱۲۹: ''مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے ہر راستے پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا، جو دجال کو اندر نہیں گھسنے دیں گے۔'' (حدیث نمبر ۱۳)

۱۳۰: ''جب مکہ و مدینہ سے دفع کر دیا جائے گا تو ظریب احمر میں سنجہ (کھاری مین)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے ختم پر جا کر ٹھہرے گا۔'' (ایضا)

۱۳۱: ''اس وقت میں تین زلزلے آئیں گے جو منافقین کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے اور تمام منافق مرد وعورت دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔'' (حدیث نمبر ۳۱ مسند احمد)

۱۳۲: ''اس کے ساتھ ظاہری طور پر جنت و دوزخ ہوگی مگر حقیقت اُس کی جنت، دوزخ اور دوزخ جنت ہوگی۔'' (ایضا)

۱۳۳: ''اُس کے زمانے میں ایک دن سال بھر کے برابر اور دوسرا مہینہ کے برابر اور تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا اور پھر باقی ایام عادت کے موافق ہوں گے۔'' (ایضا)

۱۳۴: ''وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں ہاتھوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا۔'' (ایضا)

۱۳۵: ''اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے کلام کریں گے۔'' (ایضا)

۱۳۶: ''مادر زاد اندھے اور ابرص کو تندرست کر دے گا۔'' (حدیث نمبر ۳۸ طبرانی)

۱۳۷: ''زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا تو (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) فوراً باہر آ کر اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔'' (ایضا)

۱۳۸: ''دجال ایک نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کے دو ٹکڑے درمیان سے کر دے گا اور پھر اُس کو بلائے گا تو وہ صحیح سالم ہو کر ہنستا ہوا سامنے آجائے گا۔'' (ایضا)

۱۳۹: ''اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن کے پاس جڑاؤ تلواریں اور ساج ہوں گے۔'' (حدیث نمبر ۱۳ ابوداودؒ، ابن ماجہؒ وغیرہ)

۱۴۰: ''لوگوں کے تین فرقے ہو جائیں گے، ایک فرقہ دجال کی اتباع کرے گا اور ایک فرقہ اپنی کاشت کاری میں لگا رہے گا اور ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے پر اس کے ساتھ جہاد کرے گا۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(حدیث نمبر ۷، ابن ابی شیبہؒ، عباس بن حمیدؒ، حاکمؒ، بیہقی، ابن ابی حاتم)

۱۴۱: ''مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہو جائیں گے اور دجال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے۔'' (ایضاً)

۱۴۲: ''اس لشکر میں ایک شخص ایک سرخ (یا سیاہ، سفید) گھوڑے پر سوار ہو گا اور یہ سارا لشکر شہید ہو جائے گا، ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا۔'' (ایضاً)

۱۴۳: ''دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔'' (ایضاً)

۱۴۴: ''اُس وقت تمام یہودیوں کو شکست ہو گی۔'' (حدیث نمبر ۱۳ و ۱۴)

۱۴۵: ''اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیر لے گا۔''

(حدیث نمبر ۵ مذکور)

۱۴۶: ''اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو طور پہاڑ پر جمع فرمائیں گے۔'' (ایضاً)

۱۴۷: ''یاجوج ماجوج کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ پر گزرے گا تو سب دریا کو پی کر صاف کر دے گا۔'' (ایضاً)

۱۴۸: ''اس وقت ایک بیل لوگوں کے لیے سو دینار سے بہتر ہو گا (بوجہ قحط کے یا دنیا سے قلت رغبت کی وجہ سے)۔'' (ایضاً)

۱۴۹: ''اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے۔لیے بددعا فرمائیں گے۔''

(حدیث نمبر ۵ مذکور)

۱۵۰: ''اللہ تعالیٰ اُن کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دے گا جس سے سب کے سب دفعۃً مرے ہوئے رہ جائیں گے۔'' (ایضاً)

۱۵۱: ''اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر جبل طور سے زمین پر اُتریں گے۔'' (حدیث نمبر ۵ مذکور)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۱۵۲: ’’مگر تمام زمین یاجوج ماجوج کے مردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔‘‘ (ایضا)

۱۵۳: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام دُعا فرمائیں گے کہ بدبو دور ہوجائے۔‘‘ (ایضا)

۱۵۴: ’’اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے تمام زمین دھل جائے گی۔‘‘ (ایضا)

۱۵۵: ’’پھر زمین اپنی اصلی حالت پر پھولوں اور پھلوں سے بھر جائے گی۔‘‘ (ایضا)

۱۵۶: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مقعد ہے۔‘‘ (حدیث نمبر ۵۵ الاشاعۃ للبرزنجی)

۱۵۷: ’’اس کے بعد آپ کی وفات ہوجائے گی۔‘‘ (حدیث نمبر ۵۵ ونمبر ۱۵ مسند احمد و حافظ)

۱۵۸: ’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔‘‘ (ایضا)

۱۵۹: ’’لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعمیل ارشاد کے لیے مقعد کو خلیفہ بنائیں گے۔‘‘ (ایضا)

۱۶۰: ’’پھر مقعد کا بھی انتقال ہوجائے گا۔‘‘ (ایضا)

۱۶۱: ’’پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اُٹھالیا جائے گا۔‘‘ (ایضا)

۱۶۲: ’’یہ واقعہ مقعد کی موت سے تین سال بعد ہوگا۔‘‘ (ایضا)

۱۶۳: ’’اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا جیسے پورے نو مہینے کی حاملہ کو معلوم نہیں کب ولادت ہوجائے۔‘‘ (ایضا)

۱۶۴: ’’اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامات ظاہر ہوں گی۔‘‘ (ایضا)

مرزا کے پیروکار سوچیں کیا ان نشانیوں میں سے جو کتاب و سنت سے ثابت ہیں، کوئی ایک بھی مرزا غلام احمد پر صادق آتی ہے؟

اب مرزائیوں سے چند سوال

وہ لوگ جو ناواقفیت یا کسی مغالطے و غلط فہمی سے مرزائیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں، میں ان کو اللہ اور اُس کے رسول کا واسطہ دے کر دلی خیر خواہی اور ہمدردی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دین و آخرت کا معاملہ ہے، ہر شخص کو اپنی قبر میں اکیلا جانا اور حساب دینا ہے، کوئی جتھا اور جماعت وہاں کام نہ آئے گی، اللہ کے لیے ہوش میں آئیں اور عقل خداداد سے کام لیں اور سمجھیں کہ کیا مرزا غلام احمد اُنہیں اوصاف و علامات اور نشانات کے آدمی تھے جو سیّد الانبیاء ﷺ نے مسیح موعود کی پہچان کے لیے اُمت کے سامنے رکھے ہیں۔

- کیا مرزا کا نام ''غلام احمد'' نہیں بلکہ ''عیسیٰ'' ہے؟
- کیا اس کی والدہ کا نام ''چراغ بی'' نہیں بلکہ ''مریم'' ہے؟
- کیا اس کا والد ''غلام مرتضیٰ'' نہیں، بلکہ بغیر باپ کی پیدائش ہے؟
- کیا اس کا مولد ''قادیان'' جیسا کوردہ نہیں، بلکہ ''دمشق'' ہے؟ یا قادیان، دمشق کے ضلع یا صوبے میں واقع ہے؟
- کیا اس کا مدفن ''قادیان'' نہیں بلکہ ''مدینہ طیبہ'' ہے؟
- کیا اس کا نانا ''عمران'' اور ماموں ''ہارون'' اور نانی ''حنّہ'' ہیں؟
- کیا اُن کی والدہ کی تربیت حضرت مریم کی طرح ہوئی؟ اور کیا ان کی نشو ونما ایک دن میں اتنا ہوا ہے جتنا ایک سال میں بچے کا ہوتا ہے؟ کیا اُن کے پاس غیبی رزق آتا تھا؟ کیا فرشتے اس سے کلام کرتے تھے؟
- کیا مرزا کی پیدائش جنگل میں کھجور کے درخت کے نیچے ہوئی؟
- کیا اس کی والدہ نے پیدائش کے بعد درخت کھجور کو ہلا کر کھجوریں کھائی تھیں؟
- کیا مرزا نے کسی مردے کو زندہ کیا ہے؟
- کیا اس نے کسی برص کے بیمار یا مادر زاد اندھے کو خدا سے اِذن پا کر شفاء دی ہے؟
- کیا مٹی کی چڑیوں میں بحکم خداوندی جان ڈالی ہے؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

- کیا وہ آسمان پر گیا اور پھر اُترے گا؟
- کیا اس کی سانس کی ہوا سے کافر مر جاتے تھے؟
- کیا اس کی سانس کی ہوا اتنی دور پہنچتی تھی جہاں تک اُن کی نظر پہنچے؟
- کیا وہ دمشق کی جامع مسجد میں گیا تھا؟
- کیا اُن کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوا ہے؟
- کیا اس نے دنیا سے صلیب پرستی اور نصرانیت کو مٹایا ہے اور اس کے زمانے میں نصرانیت کو ترقی ہوئی؟
- کیا اُن کے زمانے میں اُن تین اوصاف کا دجال نکلا۔
- کیا اس نے ایسے دجال کو حربہ سے قتل کیا ہے؟
- کیا اس نے اور ان کی جماعت نے یہودیوں کو قتل کیا ہے؟
- کیا کسی نے اس کے زمانے میں پتھروں اور درختوں کو بولتے دیکھا ہے؟
- کیا اس نے مال و دولت کو اتنا عام کر دیا ہے کہ اب کوئی لینے والا نہیں ملتا؟ یا اور افلاس، فقر و فاقہ اور ذلت ان کے قدموں کی برکت سے دنیا میں پھیل گئے؟
- کیا آسمانی برکات پھلوں اور درختوں میں اس طرح ظاہر ہوئیں کہ ایک انار ایک جماعت کے لیے، ایک بکری کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی ہو جائے؟
- کیا اس نے لوگوں کے قلوب میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا یا نفاق و خلاف کی طرف ڈالی؟
- کیا بغض و حسد لوگوں کے قلوب سے اُٹھ گیا یا اور زیادہ ہو گیا؟
- کیا بچھو سانپ وغیرہ کا زہر بے اثر ہو گیا؟
- کیا مرزا کو حج یا عمرہ یا دونوں کرنا نصیب ہوا ہے؟
- کیا مرزا کبھی مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر گیا؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

- کیا اس کے زمانے میں یاجوج ماجوج نکلے ہیں؟ کیا اس کے مردوں سے تمام زمین آلودۂ نجاست و بدبو ہوئی اور مرزا کی دُعا سے بارش نے اس کو دھویا ہے؟
- کیا مرزا نے کسی مقعد نامی آدمی کو خلیفہ بنایا ہے؟
- کیا مرزا کو مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی؟

اگر نہیں

تو پھر

آپ لوگ

کیسے کذاب و دجال کی پیروي کر رہے ہیں؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آٹھواں باب:

عقیدہ ختم نبوت اور اس میں قادیانی تحریفات اور تاویلات

عقیدہ ختم نبوت جس کے بارے میں پوری دنیا کے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ کے بعد کائنات میں دوبارہ کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آئیں گے تو مسلمان کی حیثیت سے آئیں گے۔ قادیانی حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے منکر ہیں۔ میں اس باب میں قادیانیوں کے اس عقیدے پر لمبی چوڑی بحث نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول پر زبردست کتاب ''شہادت القرآن فی حیات عیسیٰ علیہ السلام'' لکھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قادیانیوں کی اس موشگافی کا تسلی بخش جواب لکھ دیا ہے کہ آج کئی دہائیاں گزرنے کے بعد کوئی بھی قادیانی ان کی کتاب کا جواب نہیں دے سکا۔ میں صرف قرآن کریم کی ایک آیت کا حوالہ دے کر اپنے اصل موضوع کی طرف آؤں گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ (النساء: ۱۵۷)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ بلاشبہ ہم نے ہی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، جو اللہ کا رسول تھا، حالانکہ نہ انھوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی پر چڑھایا اور لیکن ان کے لیے اس (مسیح) کا شبیہ بنا دیا گیا اور بے شک وہ لوگ جنھوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے، یقیناً اس کے متعلق بڑے شک میں ہیں، انھیں اس کے متعلق گمان کی پیروی کے سوا کچھ علم نہیں اور انھوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

ذرا ترجمے پر غور کیجیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں کا یہ قول غلط ہے اور عیسیٰ کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان کو سولی پر لٹکایا گیا تھا، پھر پوری دنیا کے لوگوں کا شک دور کرنے کے لیے اللہ نے لفظ استعمال کیا تو کیا کیا؟ ''وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا'' یعنی ان کو یقیناً یقیناً ہرگز ہرگز نہیں قتل کیا گیا، اللہ اگر یقیناً کا لفظ نہ بھی استعمال کرتے تب بھی پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے یہ بات حجت تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ دنیا میں قادیانی گروہ بھی پیدا ہونا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے کلام میں نہایت احمقانہ، بچگانہ اور بے وقوفانہ تاویلات اور تحریفات کرنی ہیں کہ اللہ کا کلام نعوذ باللہ ان کی مرضی کے مطابق ڈھل جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ استعمال کر کے تمام ماجرا اور قصہ بھی بیان کر دیا کہ نہ عیسیٰ قتل ہوئے تھے اور نہ ہی عیسیٰ سولی پر لٹکے تھے بلکہ ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ'' اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا تھا۔

اب واپس اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں کہ دنیا بھر کے قادیانی مسلمانوں کے اس اجماع کے خلاف ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اس ضمن میں قرآن کریم کی جتنی آیات اور احادیث ہیں ان کے بارے میں قادیانیوں کے ہاں تین تاویلات جو نہایت معروف اور مشہور ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پہلی تاویل:

خاتم کا مطلب آخری نہیں بلکہ افضل ہے، چنانچہ جہاں کہیں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاتم کا لفظ آئے گا اس سے مراد افضل ہوگی آخر یا آخری نہیں ہوگی۔

دوسری تاویل:

خاتم کا مطلب مہر ہے اور نبی کریم ﷺ لوگوں پر مہر لگانے کے لیے آئے ہیں یعنی آپ ﷺ جس پر مہر لگاتے ہیں وہ شخص نبی بن جاتا ہے۔

تیسری تاویل:

جہاں کہیں لفظ خاتم اور النّبیین اکٹھے آتے ہیں جیسا کہ اس آیت "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" تو یہاں پر مراد النّبیین سے یہ ہے کہ تشریعی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے جب کہ غیر تشریعی نبی یعنی ایسا نبی جس کی مستقل اپنی الگ کوئی شریعت نہ ہو بلکہ وہ صاحب شریعت نبی کے پیغام کو آگے پہنچانے والا ہو مثلاً ہارون علیہ السلام موسیٰ کی شریعت کو پھیلانے کے لیے بھیجے گئے۔ وہ سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔

یہ تینوں ہی باطل تاویلات اور تحریفات ہیں جن کا ذکر ہم آگے چل کر لغت قرآن اور حدیث کی روشنی میں کریں گے۔ پہلے ہم مرزا کے دعویٰ نبوت کے چند حوالوں کو آپ کے سامنے رکھیں گے اس نوعیت کے حوالے انبیاء کی گستاخی اور توہین رسالت کے باب میں بھی گزر چکے ہیں یہاں پر چند مزید حوالے آپ کے پڑھنے کے لیے نقل کریں گے۔

مرزا کا اعلان نبوت:

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۶۸ در روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مزید کہتا ہے:

''وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا سے مراد آخری زمانے میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہ مسیح موعود ہی ہے یعنی میں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۶۵ در روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۰)

مزید کہتا ہے:

''وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا سے مراد آخر زمانے میں ایک نبی کا ظہور ہے اور یہ پیشین گوئی ہی ہے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۶۱ در روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۲)

مزید اسی کتاب میں لکھتا ہے:

''صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے ہی دیا گیا ہے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۱۵۰ در روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۵۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنے بارے میں نشانات اور معجزات کے متعلق حوالے آپ بھی پڑھ چکے ہیں کہ:

''مجھ پر نازل ہونے والے نشانات اگر ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کیے جاتے تو ان سب کی نبوت ثابت ہوجاتی پھر بھی انسانوں میں سے شیطان نہیں مانتے۔'' (چشمہ معرفت صفحہ ۲۱۷)

''اللہ نے میرا نام نبی رکھا اور مجھے مسیح موعود کہا اور میری تصدیق کے لیے تین لاکھ نشان ظاہر کیے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۶۸ در روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

مزید کہتا ہے:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء صفحہ ۱۷۰)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مزید کہتا ہے:

”سچی بات یہ ہے کہ اللہ مجھے رسول مرسل اور نبی کہہ کر پکارتا ہے اور ایک یا دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی سو مرتبہ۔“ (ایک غلطی کا ازالہ جلد ۱۸ صفحہ ۲)

یہی مضمون اور اسی طرح کی باتیں اربعین صفحہ ۴ اور ۶ پر نزول المسیح صفحہ ۹۹ پر انجام اتھم صفحہ ۶۲ وغیرہ پر بکثرت موجود ہیں۔

اپنی نبوت کی پیروی کے لیے کہتا ہے:

”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔“

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی تبلیغ رسالت جلد ۹، صفحہ ۶۸)

”جو شخص تیرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔“

(نزول المسیح صفحہ ۴، تحفہ گولڑہ صفحہ ۲۱ تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۲۷)

باقی حوالوں کے لیے کتاب کے دیگر ابواب بھی ملاحظہ کیجیے۔

مزید اپنے اوپر آنے والی خود ساختہ وحی کے بارے میں کہتا ہے:

”مجھ پر ۲۳ برس تک متواتر وحی نازل ہوتی رہی میں اس وحی پر سابقہ وحیوں کی طرح ایمان لاتا ہوں۔“

(حقیقت الوحی صفحہ ۱۵۰، ۲۱۱ اور انجام اتھم صفحہ ۶۲)

مرزا کے اپنے اقوال کسی نئے نبی کے آنے کے ردّ میں:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بھی خود اپنے کلام کے بارے میں فرماتا ہے اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو ﴿لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾ اور جیسا کہ مدبرین اور مفکرین اس بات سے متفق ہیں کہ جھوٹا آدمی اپنی کی گئی باتوں سے ہی پکڑا جاتا ہے۔ چنانچہ قبل اس کے کہ ہم قرآن

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وحدیث اور لغت سے اس کی تاویلات اور تحریفات کا جواب دیں ہم آپ کے سامنے خود اس کے اقوال پیش کرتے ہیں جو یہ نبوت کے دعوے دار کے بارے میں کہتا ہے۔

مدعی نبی پر لعنت:

کس قدر عجیب بات ہے کہ جب ہم مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہیں تو پوری دنیا کے قادیانی آگ بگولہ ہو جاتے ہیں، کیا انہوں نے مرزا کا وہ قول نہیں پڑھا جس میں مرزا خود اپنے اوپر لعنت بھیجتے ہوئے کہتا ہے:

''ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے قائل ہیں اور ایمان رکھتے ہیں۔''

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۰ شعبان از تبلیغ رسالت صفحہ ۲ اور مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۷)

مدعی نبوت کافر ہے چاہے میں ہی یہ دعویٰ کیوں نہ کروں:

غالباً یہ بات مرزا نے اس وقت کی ہوگی جب وہ کچھ دیر کے لیے شراب کے نشہ سے باہر آیا ہوگا، یا ہو سکتا ہے پہلے پہل مرزا کا نبوت کا اعلان کرنے کا ارادہ نہ ہو اور پھر جب شیطانی القاء اور خبث باطن عروج پر پہنچا تو اس نے دعویٰ نبوت کر ڈالا ہو بہرحال مرزا کے یہ الفاظ آج تک اس کے منہ پر کالک ملتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ:

''مجھ پر یہ بات جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جاملوں۔''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶ اور روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۹۷)

ہاں بے شک تیرے لیے یہ بات جائز نہ تھی کہ تجھ جیسا پلید، ناپاک اور ذہنی مریض آدمی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا لیکن تو نے یہ دعویٰ کیا اور اپنے ہی قول کی روشنی میں اسلام سے بھی خارج ہوا اور کافروں اور مرتدوں میں بھی شامل ہو گیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اپنے دعویٰ نبوت کے خلاف مرزا کے اپنے اقوال:

مرزا چوں کہ لوگوں کو بے وقوف بنانا چاہتا تھا اور اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ لوگ کسی طرح اس کی طرف متوجہ ہوں اور وہ لوگوں کو اپنے پیچھے لگا کر انگریز اور یہودیوں کے اہداف کو پورا کرے۔ چنانچہ کبھی وہ مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ کبھی مسیح موعود ہونے کا، کبھی خود نبی ہونے کا، کبھی ظلّی نبی ہونے کا، کبھی بروزی نبی ہونے کا، کبھی خود کو مریم کہتا، کبھی خود کو عیسیٰ بن مریم کہتا، کبھی اپنے آپ کو مرد کہتا، کبھی کہتا مجھے حیض بھی آتا ہے، کبھی پھر اپنے آپ کو نامرد کہتا ان تمام باتوں کو اگر مدنظر رکھا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دراصل مرزے کا دماغ اور جسم ابلیس کی آماجگاہ بن چکا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

﴿يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾

''جیسے اسے شیطان نے چھو کر خبطی کر دیا ہو۔''

ویسے کبھی قادیانیوں نے یہ سوچا نہیں کہ مرزے کے خیالات اتنے منتشر کیوں تھے؟ جب کسی بات کی تکذیب کرتا تھا تو بعد میں اسی بات کی تصدیق کر دیتا۔ کبھی بیٹھے بٹھائے حکیم بن جاتا اور کبھی نجومی بن کر پیشین گوئیاں کرنا شروع کر دیتا، بہرحال مرزا جو کچھ بھی کرتا رہا یا جو روپ بھی اختیار کرتا رہا وہ ہر میدان میں ناکام و نامراد ہی رہا۔ جب مرزا کے شر کو اس وقت کے مسلمانوں نے شدت سے محسوس کیا تو مرزا نے یک لخت گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے کہا کہ مجھ پر متعصب لوگوں کی طرف سے الزامات لگائے گئے ہیں کہ میں ختم نبوت کو نہیں مانتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں ختم نبوت کا قائل ہوں اور کہتا ہے:

قول نمبرا:

''اللہ کو یہ بات شایان شان نہیں کہ خاتم النّبیین کے بعد کسی نبی کو بھیجے اور نہ یہ شایان شان ہے کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے۔ اس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بات کے بعد کہ وہ اس کو قطع کردے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۷۷ از مرزا غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۳۷۷)

قادیانیو! ذرا اپنے نبی کا ذہنی انتشار دیکھو ایک طرف دعویٰ نبوت دوسری طرف یہ کیا کہہ رہا ہے۔

قول نمبر ۲:

"قرآن شریف میں ختم نبوت کا تصریح کے ساتھ ذکر موجود ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے حدیث لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۴۶ اور روحانی خزائن جلد ۱۴، صفحہ ۳۹۳)

قول نمبر ۳:

"ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لیے اس کی تفسیر اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی، اب اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں گے تو گویا ہم وحی کی آمد و رفت کے قائل ہو جائیں گے اور یہ صحیح نہیں ہے۔" (حمامۃ البشری صفحہ ۳۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قول نمبر ۴:

مزید اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

"ہمارے رسول ﷺ کے بعد نبی کیونکر آسکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔" (حمامۃ البشری، صفحہ ۳۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قول نمبر ۵:

"سچ بات یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۸۴ حاشیہ از مرزا غلام احمد قادیانی در روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۸،۲۱۷)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قول نمبر۶:

''جبریل کو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے اب کوئی شخص بحیثیت رسول نبی کریم کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷ از مرزا غلام احمد قادیانی در روحانی خزائن جلد۳، صفحہ ۴۱۲)

جب مسلمان علمائے نے مرزا کے خلاف شدید احتجاج کیا اور اس کے اردگرد گھیرا تنگ کیا تو مرزا نے جامع مسجد دہلی میں ایک تحریری بیان دیا۔ ملاحظہ کیجیے:

قول نمبر۷:

''میں مسلمانوں کے سامنے اس مسجد میں اقرار کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔''

(مرزا غلام احمد کا تحریری بیان مندرجہ تبلیغ رسالت حصہ دوم صفحہ ۴۴ در مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۵۵)

قول نمبر۸:

ختم نبوت کا منکر کافر:

مرزا پوری دنیا کے قادیانیوں کو کافر کہتے ہوئے تحریری بیان میں لکھتا ہے:

''جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو میں اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(مرزا غلام احمد قادیانی کا تحریری بیان مندرجہ تبلیغ رسالت حصہ دوم صفحہ ۴۴ در مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۵۵)

مرزا کے کھلے واضح تضادات:

یہاں پر میں پوری دنیا کے قادیانیوں کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہوں کہ خدارا! ذرا مرزا کے اپنے اقوال پر غور کریں کبھی اپنے آپ کو نبی کہتا، کبھی کہتا نبی کریم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، کبھی کہتا میں رسول ہوں، کبھی کہتا نبی کریم کے بعد رسالت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اسلام سے خارج ہے، کبھی کہتا جو میری نبوت کو نہیں مانتا وہ کافر ہے، کبھی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہتا رسول اللہ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر۔ قادیانیو! تم خود بتاؤ ہم تمہارے جھوٹے نبی کی کس کس بات پر اعتبار کریں؟

اگر تم یہ بات مانتے ہو کہ مرزا نبی تھا تو تم اپنے نبی کے قول کے مطابق کافر ہو اور تم اس کو نبی نہیں مانتے تب بھی تم کافر ہو، کیونکہ یہ دونوں اقوال مرزا کے ہی ہیں یعنی تمہارا جھوٹا نبی تمہیں ہر دو صورتوں میں کافر چھوڑ کر مر گیا۔ آؤ ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں اس نبی مکرم ﷺ کا کلمہ پڑھنے کی کہ جس کا کلمہ پڑھنے کے بعد مسلمان کو نہ کسی امام کی ضرورت باقی رہتی ہے، نہ کسی پیر، نہ کسی فقیر، نہ کسی زندہ یا مردہ ولی کی اور تو اور جب مسلمان نبی کریم ﷺ کا کلمہ پڑھ لیتے ہیں تو پھر وہ کسی مہدی اور مسیح موعود کا بھی انتظار نہیں کرتے کیونکہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ بن جاتا ہے "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

اور قادیانیو! مرزا نے تمہیں کیسا خدا دیا جو سوتا بھی ہے، غلطی بھی کرتا ہے، اور نعوذ باللہ مردوں کی سی شہوت رکھتا اور معاذ اللہ تمہارے نبی مرزا سے جماع بھی کرتا ہے اور جس کی شکل آکٹوپس سے ملتی ہے جو دستخط کرتا اور بھولتا بھی ہے۔ آؤ اس خدا کو چھوڑ کر اس خدا کی طرف آؤ جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾

"اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند۔" (آیۃ الکرسی)

۲: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ﴾

"وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے۔"

۳: ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾

"وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، گھڑنے، ڈھالنے والا، صورت بنا دینے والا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے۔''

۴: ﴿یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾

''اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

۵: ﴿اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ﴾

''بے شک اللہ ہی بے حد رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔''

۶: ﴿وَ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾

''اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔''

۷: ﴿اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ﴾

''اس کا حکم تو، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے، اس کے سوا نہیں ہوتا کہ اسے کہتا ہے ''ہو جا'' تو وہ ہو جاتی ہے۔''

۸: ﴿وَ عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ﴾

''اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں۔''

۹: ﴿کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ﴾

''ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔''

۱۰: ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ﴾

''کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قادیانی مرزا کی تضاد بیانی ان اقوال کی رو سے بھی پرکھ سکتے ہیں کہ ایک جگہ پر نبی کو خاتم الانبیاء کہتا ہے دوسری طرف کہتا ہے:

"میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے، ہیں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۳ حاشیہ مباحث راولپنڈی صفحہ ۱۳۰ در روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۱)

جب اس کی تضاد بیانی کو اس کے سامنے بار بار رکھا گیا تو تنگ آ کر کہتا ہے:

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے صرف ان معنوں میں کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل نبی ہوں۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱)

اسی صفحہ پر لکھتا ہے اور واضح جھوٹ بولتے ہوئے لکھتا ہے:

"نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔" (حوالہ سابقہ)

اور ایک جگہ پر اپنی ہی باتوں کو جھٹلاتے ہوئے کہتا ہے:

"میں یہ ایمان لاتا ہوں کہ نبی کریم خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔" (مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۱۴۳)

قادیانی خود اس تضاد بیانی کی وضاحت کریں اگر ہم وضاحت کریں گے کہ یہ ایک ذہنی بیمار اور مراقی شخص کی کارستانی ہے تو پھر وہ کہیں گے کہ مسلمان ہمارے نبی کو گالیاں نکالتے ہیں۔

ختم نبوت کی قرآنی دلیل:

آیئے سب سے پہلے ہم قرآن کی اس آیت کی طرف آتے ہیں جس کے بارے میں قادیانی طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت قرآن کریم میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ارشاد فرماتے ہیں:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (الاحزاب: ۴۰)

”نہیں ہیں محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ جب قادیانی کسی بھی قرآنی آیت کو اپنے خلاف پاتے ہیں تو اس کی تاویلات کرنا شروع کر دیتے ہیں چنانچہ اس آیت کی تاویل کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ عقیدہ گھڑا کہ یہاں اور دیگر مقامات پر خاتم کا معنی افضل ہے اور یہ بات قادیانی خود بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ بات خلاف حقیقت ہے اور عربی زبان میں لغت کی جتنی بھی کتابیں ہیں ان میں سے کوئی ایک کتاب بھی قادیانیوں کے بیان کردہ مطلب کو تسلیم نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم سب سے پہلے لغت کے اعتبار سے اس کی تاویل پر نظر ڈالتے ہیں۔

لغت سے قادیانی تاویل کا ردّ:

مفردات القرآن امام راغب اصفہانی کی کتاب ہے جس میں قرآن کے الفاظ کو عربی لغت کے اعتبار سے بھی پرکھا گیا ہے۔ اس میں مرقوم ہے:

”وخاتم النبيين لانه ختم النبوة اى تممها لمجيه .“

”آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمایا۔“

(مفردات راغب صفحہ ۱۴۲ طبع مصر)

لسان عرب جو کہ لغت کی مقبول ترین کتاب ہے اس کی عبارت ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"خاتمهم وخاتمهم واخرهم عن اللجبانی ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام."

"خاتِم القوم زیر کے ساتھ اور خاتَم القوم کے ساتھ آخر القوم ہیں انہی معانی کے ساتھ لجبانی سے نقل کیا جاتا ہے اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔"

یہاں پر یہ بات بتاتے چلیں اس آیت کی تلفظ کے اعتبار سے دو قرآتیں ہیں ایک زبر کے ساتھ ایک زیر کے ساتھ۔

تاج العروس میں لکھا ہے:

"ومن اسمائه علیه السلام الخاتِم والخاتَم وهو الذی ختمَ النبوة بمجیئه."

"اور آنحضرت ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے خاتم زیر کے ساتھ اور خاتم زبر کے ساتھ بھی ہے اور دونوں کا مطلب ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا ہو۔" (تاج العروس جلد ۸ صفحہ ۲۶۷)

مجمع البحار میں لکھا ہے:

"الخاتم والخاتم من اسمائه ﷺ بالفتح اسم ای اخرهم وبالکسر اسم فاعل."

"خاتم تا کے نیچے زیر اور زبر کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہے، زبر کے ساتھ اسم ہے جس کے معنی آخر کے ہیں اور زیر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی تمام کرنے والے ہیں۔" (مجمع البحار)

یہی بات قاموس میں بھی ہے:

"اور خاتِم اور خاتَم قوم میں سب سے آخر کو کہا گیا ہے اور اسی معنی میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللہ تعالیٰ کا ارشاد خاتم النّبیین کا مطلب آخر النّبیین ہے۔“

پھر کلیات ابی البقا کے صفحہ ۳۱۹ پر درج ہے:

”وتسمية نبينا خاتم الانبياء لان الخاتم اخر القوم كما قال الله تعالى ما كان محمد......وخاتم النّبيين.“

”اور ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء اس لیے رکھا گیا کہ خاتم آخر قوم کو کہتے ہیں اور جیسا کہ اللہ نے فرمایا: (نہیں ہیں محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔)“

صحاح العربیۃ للجوہری مزید میں لکھا ہے:

”والخاتِم والخاتَم بكسر التا وضتحها والخيتام ولعاتام كلّه بمعى والجمع الخواتيم وخاتمة الشىء اخره ومحمد ﷺ خاتم الانبياء عليهم السلام.“

”اور خاتِم اور خاتَم تا کے زیر اور زبر دونوں سے اور ایسے ہی خیتام اور خاتام سب کے معنی ایک ہیں، جمع خواتیم آتی ہے اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں اور اسی معنی میں محمد ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا جاتا ہے۔“

مرزا غلام احمد قادیانی اور پوری قادیانی امت لغت کی کتابوں میں سے خاتم کا مطلب افضل نہیں نکال سکتی۔ غلام احمد قادیانی نے پورا زور لگا دیا کہ خاتم کا ترجمہ افضل کر سکے اور بعض اشعار کا سہارا لیا کہ یہاں خاتم سے مراد افضل ہے لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور خود بھی اپنی گفتگو میں خاتم بمعنی آخر ہی استعمال کرتا ہے جیسا کہ لکھتا ہے:

”كان اسم خاتم انبياء بنى اسرائيل عيسى.“

”نصرۃ الحق ضمیمہ براھین احمدیہ)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کیا کوئی قادیانی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہاں خاتم سے مراد افضل ہے اگر کوئی کہنا چاہتا ہے تو یہ دیکھے کہ مرزا کیا کہتا ہے۔

''موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے تمام نبی موسیٰ کی شریعت کے خاتم تھے۔''

(شہادت القرآن از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۲۶)

چنانچہ معجم مقیاس اللغۃ میں یہ بات درج ہے:

"خاتم وهو بلوغ آخر الشی والنبی ﷺ خاتم الانبياء لانه آخر علم."

''خاتم کا مطلب کسی شے کا آخر تک پہنچنا ہے اور نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء اس لیے کہا گیا کہ آپ ان سب کے آخر میں آئے۔''

(معجم مقیاس اللغۃ جلد۲ صفحہ ۲۴۵)

ایک اور دلیل جو مرزا نے خاتم معنی افضل کے دی وہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"انا خاتم الانبياء، وانت يا علی خاتم الاولياء."

''یعنی علی تمام اولیاء سے افضل ہے۔''

(قول صریح از نذیر احمد قادیانی صفحہ ۱۷۳)

یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے یہ حدیث من گھڑت ہے۔

ایک اور دلیل جو قادیانی خاتم کا معنی افضل کرنے کے لیے دیتے ہیں وہ یہ کہ اگر خاتم کا مطلب آخری ہے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔

"اطمئن ياعم فانك خاتم المهاجرين."

''اطمینان کیجیے چچا عباس آپ آخری مہاجروں میں سے ہیں۔''

(احمدیہ پاکٹ بک)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قادیانی لوگوں کی عقل پر شاید پردہ پڑ چکا ہے وہ کہتے ہیں کہ خاتم کا مطلب یہاں افضل لیا جائے گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اگر اس کو صحیح بھی مانا جائے تو پھر اسی طرح کی دوسری حدیث کو دیکھئے جس میں ساری بات خود واضح ہو گئی ہے۔

"یاعم اَقم مکانك انت به فان الله قد ختمَ بكَ الهجرة کما ختم بی النبیون."

(رواہ طبرانی وابو نعیم وابو یعلی وابن عساکر وابن نجار)

''اے میرے چچا اپنی جگہ ٹھہرے رہو اس لیے کہ اللہ نے تم پر ہجرت ختم کردی ہے جیسا کہ مجھ پر انبیاء کو ختم کر دیا گیا ہے۔''

اور اسی بات کو ابن حجر نے یوں بیان کیا کہ:

''مکہ میں رہنے والے ہر مسلمان پر ہجرت واجب تھی کہ وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر جائے، فتح مکہ سے پہلے پہلے چچا عباس فتح مکہ سے کچھ دیر قبل ایمان لائے اور فتح سے کچھ دیر پہلے ہی ہجرت کی اور فتح مکہ کا خود مشاہدہ کیا۔'' (الاصابۃ)

اور مزید وضاحت حضور ﷺ کی اس حدیث میں موجود ہے جب مجاشع بن مسعود السلمی اپنے بھائی مجالد بن مسعود کے ساتھ ہجرت کی بیعت اور کرنے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا:

"لا هجره بعد فتح مکه ولکن لبیعه علی الاسلام." (بخاری)

''فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں بلکہ اسلام پر بیعت ہوگی۔''

گویا اس روایت سے بھی افضل کا معنی نہیں نکلتا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قرآنی آیات کے ذریعے قادیانی تاویل کا ردّ:

قبل اس کے کہ ہم ان آیات کی طرف آئیں جن سے نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونے کا ثبوت ملتا۔ میں آپ کے سامنے اسی آیت کی ایک دوسری تلاوت کا ذکر کرتا ہوں کہ عام مفسرین مثلاً ابن جریر طبری اور ابن کثیر وسیوطی نے اپنی اپنی تفسیروں میں اس آیت کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ قرأت نقل کی ہے۔

"ولکن نبیا ختم النبیّین."

"لیکن آپ ایک ایسے نبی ہیں جس نے تمام نبیوں کے سلسلے کو ختم کردیا۔"

اس قراءت نے بھی قادیانی تحریفات کی جڑ کاٹ دی۔

قادیانیوں کا طریقہ واردات اور ایک شبہ کا ازالہ:

اس آیت کو سامنے رکھ کر اور حدیث "لا نبی بعدی" کو اپنے سامنے پا کر قادیانی بے دست و پا ہیں، انہوں نے اس آیت اور "لا نبی بعدی" والی حدیث کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کے ذہن میں ایک بالکل لغو وہم اور فضول بات ڈالنے کی کوشش کی ہے اور کہتے ہیں اگر اس آیت میں خاتم سے مراد آخر ہے تو مسلمان یہ بتائیں کہ عیسیٰ کیسے آئیں گے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید عیسیٰ کے آنے اور اس آیت اور حدیث کا آپس میں تعارض ہے تو قادیانیو! یہ بھی آپ کی کم عقلی اور کم فہمی کی دلیل ہے۔

اگر تم لوگ یہ کہیں کہ آپ ﷺ آخر الانبیاء کس طرح ہو سکتے ہیں حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں آسمان سے اتریں گے تو ہم ان کو کہیں گے۔

۱: آپ کے آخر الانبیاء ہونے کا مطلب ہے کہ آپ کے بعد تاج نبوت کسی اور شخص کو نہیں پہنایا جائے گا۔

۲: آخر الانبیاء کا یہ مطلب نہیں کہ آپ سے پہلے انبیاء نہیں آئے۔

۳: بلکہ آپ نے تو بے شمار انبیاء کے بارے میں بتلایا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۴: عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ سے قبل مبعوث ہوئے تھے۔

۵: نزول عیسیٰ ان آیات قرآنیہ اور آگے جو حدیثیں بیان کی جائیں گی ان سے متعارض نہیں۔

۶: کیونکہ ان کو اس وقت نبوت نہیں ملے گی بلکہ وہ اُمت محمدیہ میں شامل ہوں گے۔

قادیانیو! اب تم مسلمانوں کو مزید اس مسئلے پر گمراہ نہیں کر سکتے آج تک قرآن پاک کی جتنی تفسیریں لکھی گئیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی بھی یہ فہم تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو بھی تفسیر اٹھا لیں اس میں یہ ہی معنی درج ہوں گے کہ خاتم بمعنی آخر ہے چنانچہ ہم بات کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآن کی دیگر آیات کا حوالہ دیتے ہیں جس سے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدہ : ۳)

”آج تمہارا دین کامل کر دیا گیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو چن لیا گیا۔“

جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی اور آپ تقریباً ۸۱ دن تک اس آیت کے بعد اس دنیا میں رہے یہ آیت قادیانیت کے منہ پر ایک طمانچہ ہے، کیوں کہ یہ آیت واضح طور پر رہتی دنیا تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔ اسلام کے آخری مذہب ہونے کا پیغام دے رہی اور اس بات کو گواہی دے رہی ہے کہ اب اس امت کو کسی اور دین اور نبی کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ نے اس دین کو دین کامل بنا دیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''اس آیت کے بعد نہ کوئی حلال کرنے والا حکم نازل ہوا اور نہ حرام کرنے والا اور نہ کوئی چیز فرائض وسنن میں اور نہ حدود اور دوسرے احکام میں۔''

(تفسیر مظہری صفحہ ۸ سورہ مائدہ)

تفسیر کی دیگر کتب میں اس آیت کا مطلب یہ لیا گیا کہ مسلمانوں کو اللہ دین کامل کی خوشخبری دے رہا ہے اور نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء کی فضیلت دے رہا ہے۔

(دیکھئے تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۹ تفسیر رازی درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ اور دیگر کتب تفسیر)

اگر پھر بھی کسی قادیانی کے ذہن میں یہ ابہام ہے کہ نبی کریم ﷺ صرف عرب کے لیے آئے یا یورپ کے لیے آئے یا افریقہ کے لیے آئے اور برصغیر پاک و ہند یا صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کے لیے الگ نبی کی ضرورت تھی تو صرف اس قرآن کی اسی آیت کا مطالعہ کرلیں۔ قادیانی جتنی بھی تاویلات کرلیں اس آیت کا جواب نہیں دے سکتے اللہ اکبر اللہ میرے اور آپ کے پیارے نبی کریم ﷺ کہ جن پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں کیا فرمارہے ہیں۔

<u>نبی کریم ﷺ کی رسالت تمام انسانیت کے لیے:</u>

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (الاعراف : ۱۵۸)

''پیارے حبیب آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگوں میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اس اللہ کی طرف سے جو آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے۔''

اس آیت میں مخاطب صرف مومن نہیں، صرف مسلمان نہیں، صرف مرد اور عورتیں نہیں بلکہ اس آیت کا مخاطب پوری کائنات کی انسانیت ہے۔ صرف موجودہ لوگ نہ تھے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بلکہ رہتی دنیا تک جتنے بھی لوگ پیدا ہونے تھے وہ سب کے سب اس آیت کے مخاطب ہیں اور اس آیت کی لمبی چوڑی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں اللہ خود واضح طور پر آپ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان کر رہا ہے اور اسی مفہوم کی باقی آیات یہ بھی ہیں:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا﴾ (الفرقان : ۱)

''بہت برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فیصلہ کرنے والی (کتاب) اتاری، تاکہ وہ جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔''

جب تمام عالموں اور جہانوں کو ڈرانے والا آچکا ہے پھر مرزے ملعون کی نبوت کی ضرورت کیا تھی۔

﴿وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا﴾

''تمام انسانیت کے رسول آچکے ہیں۔''

قادیانی ذرا غور کریں کہ اگر وہ انسان ہیں تو انسانوں کے لیے تو اللہ فرما رہے ہیں کہ خاتم الانبیاء آچکے ہیں اور جو کوئی ان کی رسالت کو نہیں مانتا بے شک وہ حیوان ہے اسی لیے شاید مسلمان مرزے کو حیوانوں اور جانوروں کا رسول بتلاتے ہیں یعنی مرزا کی رسالت پر کوئی بھی صاحب عقل ایمان نہیں لا سکتا۔

اسی طرح اللہ قرآن حکیم میں خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ﴾ (النساء : ۱۷۰)

''اے لوگو! بلا شبہ تمھارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمھارے رب کی طرف سے آیا ہے، پس تم ایمان لے آؤ۔''

اس آیت میں بھی الناس سے مراد تمام انسانیت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)
میں بھی اللہ واضح طور پر کہہ رہے ہیں کہ کہ ''نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

اور اس آیت سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ آپ تمام دنیا کے لیے رحمت ہیں اور آپ ﷺ پر ایمان لانا نجات کے لیے کافی ہے اور اگر آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی نے مبعوث ہونا ہوتا تو پھر اس کے بعد آپ کی امت پر آپ کی پیروی کرنا نجات کے لیے کافی نہ ہوتا، کیونکہ اجماع امت ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء پر بلاتفریق ایمان نہ لائے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت پر خاتم الانبیاء کی مہر لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (سباء: ۲۸)

''اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔''

یعنی آپ کو تمام انسانوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا کیا ابھی بھی قادیانی شک میں پڑے ہیں تو پھر وہ قرآن حمید کی ایسی آیت کا مطالعہ کریں جس میں اللہ رب العزت انقطاع نبوت کے ساتھ ساتھ انقطاع وحی کا بھی ذکر کررہے ہیں۔

انقطاع وحی اور ختم نبوت:

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ﴾

(المائدہ: ۱۰۱)

''اور اگر تم ان اشیاء کا سوال کرو گے نزول قرآن کے دوران تو تم پر وہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ظاہر کردی جائیں گی۔"

اس آیت میں حین کا استعمال کر کے واضح طور پر بتلا دیا گیا ہے کہ نزول قرآن کے بعد وحی کی کوئی بھی صورت باقی نہ رہے گی، چنانچہ آیت مذکورہ نزول قرآن کے بعد کسی بھی وحی کے انقطاع کا اعلان کر رہی ہے جب وحی ہی نہیں آنی تو انقطاع نبوت تو لازم ہے۔ آجاؤ قادیانیو! لوٹ آؤ اسلام کی طرف پوری دنیا کے قادیانی اگر جمع ہو جائیں تو اس آیت کا رد نہیں کر سکتے۔

پھر اللہ رب العزت قرآن میں اسلام کو دیگر ادیان پر غالب آنے کا ذکر کر رہا ہے۔

نئے آسمانی دین کی نفی:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کسی بھی نئے آسمانی الہامی دین کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ﴾ (التوبہ: ۳۳)

"وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے۔"

﴿هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا﴾ (الفتح: ۲۸)

"وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور اللہ گواہ کے طور پر کافی ہے۔"

﴿هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ﴾ (الصف: ۹)

"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسے تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔"

یہ تین آیات مختلف جگہوں پر آئیں لیکن الفاظ ابتدا میں تینوں کے ایک جیسے ہیں جس میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اسلام، ہدایت، راہنمائی اور دین حق کے ساتھ اس لیے بھیجا گیا کہ تمام ادیان باطلہ اور تمام مذاہب عالم پر اس کو غالب کر دیا جائے۔

کیا انجیل اللہ نے نہیں نازل کی؟ کیا تورات اللہ نے نہیں نازل کی تھی؟ کیا ابراہیم کے صحیفے اور دیگر انبیاء علیہم السلام اللہ نے نہیں بھیجے تھے؟ یقیناً تمام انبیاء علیہم السلام اور کتابیں اللہ کی طرف سے تھیں لیکن اب اللہ نے نبی کریم ﷺ کو دین حق کے ساتھ اس لیے بھیجا ہے کہ اس کو تمام سابقہ ادیان پر غالب کر دیا جائے اور ظاہر بات ہے تمام مذاہب پر کسی کا غلبہ تب ہی ثابت ہوتا ہے جب وہ شخص یا نبی تمام ادیان اور تمام انبیاء کے بعد دنیا میں تشریف لائے۔ چنانچہ یہ تینوں آیات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا آسمانی دین اس دنیا میں نہیں آئے گا ہاں البتہ شیطانی ادیان آئیں گے اور ان میں سے ایک دین قادیانی دین بھی ہے۔

صرف نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ہی کافی ہے اور جنت میں داخلے کی شرط ہے:

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾

(محمد: ۲)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نے ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔"

اس آیت میں صاف طور پر وعدہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ اور آپ کی وحی پر ایمان لائے گا اس کی مغفرت کی جائے گی اور اس وعدے میں کسی دوسرے نبی پر ایمان لانا شرط نہیں ہے۔ جس سے وضاحت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ قادیانی غور کریں اگر کوئی اور نبی آ سکتا تو پھر نعوذ باللہ یہ آیت منسوخ کرنا پڑے گی۔ اسی طرح چار دیگر آیات کو ذرا پڑھئے:

﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ﴾ (النساء: ۱۷۰)

"اے لوگو! بلاشبہ تمھارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمھارے رب کی طرف سے آیا ہے، پس تم ایمان لے آؤ۔"

﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ وَّ يَهْدِيْهِمْ﴾

(النساء: ۱۷۴ تا ۱۷۵)

"اے لوگو! بلاشبہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمھاری طرف ایک واضح نور (نور ہدایت) نازل کیا ہے۔ پھر جو لوگ تو اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے تھام لیا تو عنقریب وہ انھیں اپنی خاص رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔"

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ﴾ (المائدہ: ۱۵ تا ۱۶)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔ جس کے ساتھ اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیچھے چلیں، سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے۔“

مزید دیکھیے:

﴿فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۝﴾

(الاعراف: ۱۵۶ تا ۱۵۷)

”سو میں اسے ان لوگوں کے لیے ضرور لکھ دوں گا جو ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (ان کے لیے) جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، جو امی نبی ہے، جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔“

پہلی بات تو یہ ہے کہ ان آیات میں سابقہ آیات کی طرح نبی کریم ﷺ کی بعثت کو قیامت تک تمام دنیا میں پیدا ہونے والی نسلوں کے لیے لازم قرار دیا گیا پھر ان تمام نسلوں کا آپ ﷺ پر ایمان لانا فرض کیا گیا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آقا علیہ السلام کی نبوت قیامت تک قائم رہے گی، کسی اور نبوت کی ضرورت نہیں، پھر ایک اور بات ان تمام آیتوں میں جو ذکر کی گئی وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والے کے لیے جنت ہے، رحمت ہے اور یہاں پر کسی بھی نئے نبی پر ایمان لائے بغیر اور نئی وحی کو مانے بغیر ہی ہے اللہ کی طرف سے جنت کا ٹکٹ مل رہا ہے تو پھر قادیانیوں کو تکلیف کیا ہے جب صرف نبوت محمدی پر ایمان ہی دخول جنت کا سبب ہے اور اس میں کسی نبی وحی اور نئے نبی کی شرط کو نہیں رکھا گیا تو ہم ایک جھوٹے کذاب کی دروغ گوئی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پر کان کیوں دھریں۔ دنیا بھر کے قادیانی قرآن کی ان آیات کا مطالعہ کریں اور اگر ان کی تسلی اور تشفی نہ ہو تو ذرا اس آیت کو بھی پڑھیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(الانفال: ٦٤)

"اللہ نبی کریم اور ان مومنوں کے لیے جو نبی کریم کی پیروی کریں کافی ہے۔"

اللہ اکبر! اللہ خود ختم نبوت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرما رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اتباع نجات کے لیے کافی ہے اور اسی سے ملتے جلتے مفہوم کی قرآن پاک میں سینکڑوں سے زائد آیات موجود ہیں جن میں صرف نبی کریم ﷺ کی پیروی، کافی قرار دی گئی اور ذریعہ نجات اور اللہ کی محبت اور قرب اور اللہ کی اتباع کا ذریعہ بتلائی گئی مثلاً:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: ٨٠)

"جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔"

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

(آل عمران: ٣١)

"کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾

(یوسف: ١٠٨)

"کہہ دے یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر، میں اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی ہے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ﴾ (الانفال: ٢٠)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو۔''

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ﴾ (الانفال: ٢٤)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اور رسول کی دعوت قبول کرو، جب وہ تمھیں اس چیز کے لیے دعوت دے جو تمھیں زندگی بخشتی ہے۔''

﴿وَ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَ تَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ﴾ (الانفال: ٤٦)

''اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو، ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا چلی جائے گی۔''

﴿وَ مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا﴾ (النساء: ٦٩)

''اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔''

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ﴾ (النساء: ١٣٦)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایمان لاؤ اللہ پر اور س کے رسول پر۔''

﴿اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ﴾ (البقرہ: ٢٨٥)

''رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے۔''

﴿وَ اٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ﴾ (البقرہ: ٤١)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"اور اس پر ایمان لاؤ جو میں نے اتارا ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہے۔"

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ﴾ (الانفال: ٢٤)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اور رسول کی دعوت قبول کرو۔"

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ٥ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (الصف: ١٠ تا ١١)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمھاری ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچالے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مالوں۔"

﴿اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (الحديد: ٧)

"اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔"

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقِيْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ (النور: ٥٢)

"اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس سے بچے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔"

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (الحجرات: ١٥)

"مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔"

ان چند نمونے کی آیات کو پڑھ کر کوئی بھی ایسا شخص جو سچے دل سے اس بات پر یقین رکھتا ہوگا کہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے اور یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوئی ہے اور پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی اس امانت کو ایک امین کی طرح تمام مسلمانوں تک پہنچا دیا ہے تو وہ ان آیات کے ترجمے کے بعد آپ کی ختم نبوت کا انکار نہیں کرسکتا، کیونکہ ان تمام آیات میں رسول کا ترجمہ حضرت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

محمد ﷺ کے ساتھ کیا گیا ہے اور ان تمام آیات میں کامیابی، فلاح اور بھلائی کا راستہ صراط مستقیم صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کا راستہ بتلایا گیا اور صرف ان کی اتباع ہی جنت میں دخول کے لیے کافی بتلائی گئی اور جہنم سے بچانے کے لیے بھی کافی بتلائی گئی اور کسی اور رسول نے آنا ہوتا تو قرآن کریم اس کے بارے میں ضرور اطلاع کرتا۔

قادیانیوں اور ختم نبوت کے منکروں کو اللہ کی نصیحت اور ان کا انجام:

ہم ختم نبوت کے منکروں کو کیا نصیحت کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ خود نصیحت کر رہا ہے پوری دنیا میں موجود ختم نبوت کے منکر پچھلی بحث کو پڑھنے کے بعد ذرا اس آیت پر بھی غور کریں۔

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ﴾ (الاعراف : ۳)

”(اے منکرین ختم نبوت) اس وحی کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے پہنچ چکی ہے اور نہ چلو اس کے سوا (مرزے) اور رفیقوں (جھوٹے نبیوں کے الہام) کے پیچھے۔“

کیا یہ آیت صرف رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے اتباع کا حکم نہیں دے رہی اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت قیامت تک آنے والے جھوٹے نبیوں اور جھوٹی نبوتوں کے سامنے بھی بند باندھ رہا ہے کہ اس وحی کے علاوہ کسی مرزے کسی ”راشد الخلیفہ“ کسی مسیلمہ کذاب کسی اسود عنسی پر اترنے والی وحی کی ہرگز ہرگز پیروی نہیں کرنی۔

اب قارئین آپ خود انصاف کریں اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی آسمانی وحی آنی تھی تو اس کی اتباع اور پیروی سے اللہ تعالیٰ کیوں روک رہا ہے اور پھر اگر وحی نہیں آنی تو نبی بھیجنے کا کیا مطلب؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس آیت میں اللہ نصیحت کر رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر آنے والی وحی کے علاوہ کسی کی پیروی نہیں کرنی تو آگے اللہ ان ظالموں کے بارے میں بھی غیض وغضب کا اظہار کر دیا ہے جو اللہ کی نصیحت کو نہیں مانتے اللہ تعالیٰ ان ختم نبوت کے منکروں کے لیے کتنی کھول کھول کر واضح آیات بیان کر رہا ہے۔

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَ أَطَعْنَا الرَّسُولَا﴾ (الاحزاب: ٦٦)

"جس دن (منکرین ختم نبوت) گھسیٹے جائیں گے ان کے چہرے آگ میں! کہیں گے اے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ کی۔"

اگر حضرت محمد ﷺ کے بعد بھی کسی رسول نے آنا تھا اور ان رسولوں کی اطاعت بھی مسلمانوں پر فرض تھی تو ان کی اطاعت نہ کرنے پر آیت میں رسول کی جمع رسل کی جاتی لیکن قادیانی عقل نہیں کرتے اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا﴾ (الفرقان: ٢٧)

"اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کو کاٹے گا اور کہے گا اے کاش کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر چلتا۔"

قادیانیو! اللہ کی نصیحت کو غور سے سنو اور پڑھو:

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ﴾ (السباء: ٦٤)

"نبی کریم ﷺ تو ڈرانے والے ہیں آنے والے عذاب شدید سے پہلے پہلے۔"

عذاب شدید پر اجماع امت ہے کہ اس سے مراد قیامت کا عذاب اور بذات خود

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قیامت ہی ہے۔ اس آیت کا بھی یہ مطلب ہے کہ قیامت اور آپ کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ آیت منکرین ختم نبوت کو قیامت سے ڈرا رہی ہے اور آیئے ذرا اس آیت کی طرف جو پوری دنیا کے انسانوں کے لیے نصیحت ہے اور پوری دنیا کے قادیانیوں اور ختم نبوت کے منکروں کے لیے مرنے کے بعد بھی نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو ماننے بغیر آرام نہ ملنے کی خبر سنا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ (ابراهيم: ٢٧)

''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، پختہ بات کے ساتھ خوب قائم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی۔''

یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی اور اپنی طرف سے اس کی تشریح کرنے کی بجائے خود حدیث پاک سے اس کی تشریح پڑھتے ہیں:

"اذا اقعدا المومن فی قبره اتی ثم شهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله فذالك قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت."

(بخاری شریف براء بن عازب کی روایت کے الفاظ)

''جب مومن اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا تو اس کے پاس فرشتے آئیں گے پھر وہ شہادت دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ہیں پس یہی قول ثابت ہے۔''

جو آیت "يثبت الله" میں اللہ نے ذکر کیا اسی طرح صحیح مسلم، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ میں بھی یہ روایت موجود ہے کہ مومن قبر میں شہادت دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ کو پہچانے گا پس یہی قول ثابت ہے یہاں تک کہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۶۵ کی روایت میں مردے کا جواب یہ رقم کیا گیا ہے کہ میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ اہل عقل، اہل دانش اور اگر کوئی سمجھ دار قادیانی تعصبات سے بالاتر ہو کر ان آیات اور خاص کر اس آیت کو پڑھے کہ جس میں قول ثابت سے مراد نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت کا اقرار اور ان کی ختم نبوت کا اعلان کرنا ہے تو پھر کہاں پر گمراہ پھر رہے ہیں۔ آیئے! اسلام کے دامن میں آ جائیں اور مدینہ کے آقا علیہ السلام کے غلام بن جائیں۔ جب قبر میں بھی آقا کی رسالت کا پوچھا جائے گا تو اس وقت بھی قادیانی کیا فرشتوں کے ساتھ منطق فلسفہ اور موشگافیاں جھاڑیں گے کہ غیر تشریعی وظلی یا بروزی تو غلام احمد قادیانی ہے وغیرہ وغیرہ۔ آگے چل کر اس قادیانی وہم کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

احادیث کی روشنی میں قادیانی تاویل کا ردّ:

جہاں پہلے لغت کی روشنی میں خاتم بمعنی آخر اور پھر قرآن کی روشنی میں خاتم بمعنی آخری نبی ثابت کر کے قادیانیوں کی اس تاویل کا ردّ کیا گیا ہے کہ خاتم بمعنی افضل ہیں آخر ہے اس طرح متعدد احادیث جن کی تعداد تین چار سو سے زائد بنتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو ثابت کیا جا سکتا ہے لیکن ہم یہاں پر صرف ان احادیث کا ذکر کرنے کی کوشش کریں گے جن میں سے بیشتر پر قادیانی حضرات کو اعتراض نہیں یعنی جن احادیث کو وہ صحیح سمجھتے ہیں یا جو احادیث گاہے بگاہے ان کے اخبارات اور دیگر کتابوں میں چھپتی ہیں اور جن احادیث کی وہ آج تک تاویلات کرتے چلے آ رہے ہیں۔

"عن عبد الله بن ابراهم بن قارط: اشهد انی سمعت اباهريره يقول: قال رسول الله ﷺ فانى اخر الانبياء ومسجدى اخر المساجد."

"حضرت عبداللہ بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے انبیاء کی مساجد میں سے۔"

(اس حدیث کو مسلم نے جلد اصفحہ ۴۴۶ میں روایت کیا اور نسائی نے بھی اور آخری کی جگہ خاتم کے الفاظ استعمال کیے)

قادیانی حضرات لفظ خاتم کا مطلب خود پڑھ لیں کہ آخری ہے یا نہیں۔اس سے زیادہ وضاحت کیا کی جائے اسی طرح دوسری حدیث میں آیا۔

"عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث طویل وانا اخر الانبیاء وانتم اخر الامم."

"حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت۔"

(رواہ ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال اور اسی طرح صحیح ابن خزیمہ اور دیگر نے بھی روایت کی)

کہاں ہیں قادیانی یہاں تو حدیث میں لفظ ہی آخر استعمال ہو رہا ہے قرآن میں تو خاتم کی تاویل افضل کر رہے تھے ان حدیثوں میں کیا تاویل کرو گے ذرا آگے ملاحظہ کیجیے۔

"عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان الرساله والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی."

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی۔"

(ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی)

قادیانی اور منکرین نبوت غور کریں مزید:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب لوگ عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے روز شفاعت کے لیے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: "یا محمد انت رسول الله وخاتم النّبیین۔" اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النّبیین ہیں۔"

(بخاری شریف جلد۲، صفحہ ۶۷۵، مسلم شریف جلد۱، صفحہ ۱۱۱)

مزید حدیث میں ہے:

"عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اوّل الانبیاء ادم واخره محمد."

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔"

(رواہ ابن حبان وترمذی والحکیم وابونعیم وابن عساکر وحافظ وابن حجر)

مزید حدیث میں آیا کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"انا محمد انا احمد وانا الماحی الذی محی الله بی الکفر وانا حاشر الذی عشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعده نبی."

"میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہتے ہیں جس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔"

(رواہ البخاری والمسلم جلد۲، صفحہ۲۶۱)

اس حدیث کی تاویل کرتے ہوئے قادیانی عاجز آ گئے تو تنگ آ کر لکھتے ہیں:

"عاقب کی تفسیر نبی کریم ﷺ نے نہیں کی بلکہ کسی راوی نے کی ہے۔"

(قول الصریح از نذیر احمد قادیانی صفحہ۱۸۷)

جناب نذیر صاحب یہ بھی آپ کی جہالت ہے کیونکہ ترمذی شریف اور دیگر حدیث کی کتابوں میں صیغہ متکلم کے ساتھ یہ حدیث اس طرح موجود ہے:

"وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی."

"اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(رواہ ترمذی، جلد۲، صفحہ۱۳۷ طبع مصر ۱۲۹۲ ہجری)

اور "استیعاب" میں بھی یہ لفظ ہیں: "وانا العاقب فلیس بعدی نبی."

(استیعاب لابن عبدالبر جلد۱ صفحہ۳۷ طبع مصر)

آگے دیکھئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا واحسنه واجمله الا موضع لبنته من زاویه فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلا وجعت هذه اللبنته وانا خاتم النبیین وفی بعض الفاظه مکنت انا سددت موضع اللبنته وختم بی البنیان."

"میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو عمدگی سے آرستہ و پیراستہ بنایا مگر اس کے ایک گوشے میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ جوق در جوق اس کو دیکھنے کو آتے ہیں اور اس کی خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھی گئی چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النّبیین ہوں۔"

(بخاری نے کتاب الانبیاء میں روایت کی اور مسلم جلد۲، صفحہ ۲۴۸ اسی طرح احمد، نسائی، ترمذی میں بھی یہ حدیث موجود ہے)

اس حدیث پر غور کریں تو کبھی ختم نبوت کا انسان منکر ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ اس میں واضح بتادیا گیا کہ قصر نبوت کی تکمیل میں صرف ایک ہی اینٹ کی جگہ باقی تھی جس کو آپ نے پورا کردیا، اب آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ اسی طرح مسلم اور احمد کے الفاظ ہیں: "الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلك اللبنة ." آگے ایک اور حدیث دیکھئے حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"کانت بنواسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك بنی خلفه نبی وانه لانبی بعدی وسیلون خلفاء فیکثرون ."

"بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنادیا جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء بہت ہوں گے۔"

(روایت کیا بخاری، مسلم امام احمد ابن جریر ابن ابی شیبہ)

یہ حدیث ہر قسم کی نبوت کا انکار کررہی ہے۔ قادیانیو! "لا نبی بعدی" پر غور کرو پھر "لا الہ الا اللہ" پر غور کرو اگر اللہ کے علاوہ الہ ہوسکتا ہے تو پھر نبی کے بعد بھی کوئی ظلی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بروزی ہوسکتا ہے۔ الغرض یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی ایسا شخص پیدا نہیں ہوسکتا جس کے لیے نبی کا لفظ بولا جاسکتا ہو یہ حدیث عقیدہ ختم نبوت کی قطعی دلیل ہے اور بے چارے قادیانی آج تک اسی حدیث کی تاویل کے پیچھے پڑے ہیں۔ آگے چل کر آپ کو نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث بتلائیں گے جس میں نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد دعویٰ نبوت کرنے والوں کے بارے میں بتلایا لیکن یہ حدیث چونکہ ہر دعویٰ نبوت کرنے والے کے لیے قطعی دلیل تھی اس لیے اس نے اس حدیث میں طرح طرح کی تاویلات کیں۔ ایک شخص نے اپنا نام 'لا' رکھ لیا اور کہا کہ حدیث میرے بارے میں ہے جیسا کہ فتح الباری میں لکھا ہے پھر ایک عورت نے کہا کہ "لا نبی" کا ذکر نبیۃ کا ذکر نہیں۔ مختصر یہ کہ اسی طرح کی تاویلات صرف جاہل لوگوں کا کام ہے۔ آگے ہم چند حدیثیں وہ پیش کریں گے جن میں نبوت اور کسی بھی نبی کے نہ آنے کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یایھا الناس انه لم یبق من النبوة الا المبشرات."

"اے لوگو! نبوت کا کوئی جزو سوائے اچھے خوابوں کے باقی نہیں رہا۔"

(بخاری، کتاب تعبیر اور مسلم شریف)

اس حدیث میں نبی آنا تو دور کی بات نبوت کے تمام کے تمام اجزاء کی نفی کر دی گئی ہے مگر اچھے اور سچے خوابوں کی یعنی نبوت کے ۴۵ جزو اٹھا لیے گئے صرف چھیالیسواں جزو باقی رہنے دیا گیا کہاں پوری نبوت کا دعوے دار بیٹھا ہے؟ مرزا کذاب کو اگر اللہ نے نبی ہی بنانا ہوتا تو کیا ابوبکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم میں سے نہ بنالیا گیا ہوتا۔ مرزا جیسے ذہنی، جسمانی مریض پر ہی نبوت اترنی تھی جو پوری زندگی تاویلات اور تحریفات ہی کرنے پر صرف کرتا رہا۔ اس مطلب کی بے شمار روایات موجود ہیں ان کا ذکر کیے بغیر اگلی حدیث کی طرف بڑھتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب ."

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔''

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت کمائی نہیں جا سکتی نبوت محنت مشقت کر کے صوفی بن کر یا عبادت گزار بن کر نہیں ملتی بلکہ "الله لعلم حيث يجعل رسالته" اور اس حدیث کا مطلب واضح ہے کہ چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اس لیے عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی نہیں اور اگر نبوت کا کوئی بھی سلسلہ جاری رہتا تو عمر کو نبی بنا دیا جاتا۔ یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی ہستی بھی نبوت کا عہدہ حاصل نہیں کر سکتی کہاں یہ پنجابی ملعون اس منصب کا خواہش مند تھا۔ اسی طرح ایک حدیث جو قادیانیوں کے ہاں بہت معروف ہے وہ یہ:

"انت مني بمنزلة هارون من موسى ."

کہ آقائے کائنات نے حضرت علی کو کہا کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تو آیئے اس حدیث کو پڑھتے ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ ہارون نبی تھے تو اللہ کے نبی نے علی کو ہارون جیسا بتلا کر ثابت کیا کہ آپ کے بعد نبوت جاری ہے۔ ذرا حدیث پر غور کیجیے گا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لانبي بعدي ."

(رواه البخاري ومسلم في غزوة بتول)

''تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(روایت کیا بخاری اور مسلم نے غزوۃ بتول کے واقعہ میں)

واقعہ کچھ یوں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس غزوہ میں اپنے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ساتھ نہ لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ نے مجھے گھر پر عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ شفقت ان کو موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ یاد دلایا جب موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارون کو اپنی قوم کی راہنمائی کے لیے چھوڑ دیا لیکن ساتھ ہی یہ الفاظ بھی دہرائے کہ "انك لست نبيا" کہ تو نبی نہیں یہ لفظ مسلم شریف کے ہیں اور "لا نبی بعدی" کے الفاظ بخاری شریف کے ذرا انصاف سے فیصلہ کرو۔ اس حدیث کا واضح مطلب یہ نہیں کہ اب نبوت باقی نہیں کتنے افسوس کی بات ہے کہ حدیث کا ایک ٹکڑا پکڑتے ہو اور دوسرا فراموش کر دیتے ہو کیا تم نبی کی یہ حدیثیں فراموش کر چکے ہو۔

حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انی عبد الله وخاتم النبّيين."

"میں اللہ کا بندہ ہوں اور خاتم النّبیین ہوں۔"

(بیہقی، حاکم، مستدرک)

یہ حدیث بھی تم فراموش کر چکے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ذهبت النبوة" کہ نبوت ختم ہوگئی۔ (ابن ماجہ، مسند احمد وطبرانی، ابن خزیمہ)

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فضلت على الانبياء لبست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهوراً وارسلت الى الخلق كافة وختم بی النبيون."

"مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے اوّل جامع کلام کے ساتھ، رعب کے ساتھ، مال غنیمت کی حلت کے ساتھ، تمام زمین نماز

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پڑھنے کی جگہ بنادی گئی، زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر انبیاء ختم کردیے گئے۔"

کیا ابھی بھی کوئی شک باقی رہ گیا ہے۔ اگر کسی کو شک باقی ہے وہ ان احادیث کا مطالعہ کرے۔

"عن علی رضی اللہ عنہ قال بین کتفیه خاتم النبوه وهو خاتم النّبيين."

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ خاتم النّبیین ہیں۔" (رواہ ترمذی)

مزید روایت ہے:

((عن عرباض بن ساريه رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عند الله مكتوب خاتم النّبيين وان ادم لمنجدل فی طينة."

"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کے نزدیک اس وقت خاتم النّبیین لکھ دیا گیا تھا جب آدم ابھی مٹی کی حالت میں تھے۔"

یعنی میں آخری پیغمبر اور رسول ہوں۔ (مسند احمد، مشکوٰۃ)

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

"وانا خاتم النّبيين." (دارمی وابن عساکر ومشکوٰۃ)

اس طرح عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نحن اخر الامم واوّل من عاسب اين الامه امية ونبيها منهن الاخرون الاوّلون."

"ہم سب سے آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہمارا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حساب ہوگا پکارا جائے گا کہ کہاں ہیں امت امیہ اور اس کے نبی اس لیے ہم حیثیت میں سب سے اوّل اور بعثت میں آخر۔''

(رواہ ابن ماجہ وغیرہ)

آئیے اب دیکھتے ہیں قادیانیوں کے بارے میں حدیث میں کیا حکم موجود ہے۔

"عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی."

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (رواہ مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں:

"ولا تقوم الساعة حتٰی یبعث دجالون کذابون قریبًا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله."

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک ۳۰ دجال کاذب دنیا میں نہ آئیں جن میں سے ہر ایک کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

(رواہ بخاری ومسلم وامام احمد)

مجھے بتلایئے اتنی واضح احادیث کے بعد کسی بھی تشریح کی گنجائش باقی ہے؟ جب خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ جو کوئی بھی میرے بعد دعویٰ نبوت ورسالت کرے گا وہ دجال ہے، کاذب ہے، جھوٹا ہے اور پھر مسلمان دعویٰ نبوت کرنے والے کی بات پر کان کیوں دھرتے ہیں۔ اس حدیث کی کیا تاویل کریں گے ہاں اس کی بھی قادیانی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تاویل کر سکتے ہیں اور بعض نے کی بھی ہے کہ ہاں تیس جھوٹے بھی ہوں گے لیکن ہر مدعی نبوت کذاب اور دجال ہو تو اس طرح تو کئی سو مدعی نبوت گزر چکے ہیں۔ اس کا جواب فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۴۵۵ پر ابن حجر یوں دے چکے ہیں کہ "ہر مدعی نبوت مطلقاً اس حدیث سے مراد نہیں بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں کا ذکر ہے جن کی کچھ شوکت قائم ہو جائے اور جن کے مذہب کو مانا جائے یا جس کے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہو۔" گو جس قدر مدعی نبوت کے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہوگی وہ اتنا بڑا دجال اور کذاب ہوگا۔ مرزے تجھے مبارک ہو تو حدیث نبوی کے مطابق بڑا کذاب ہے۔ انہی چند احادیث پر اکتفا کر کے بات کو آگے بڑھاتے ہیں کیوں کہ احادیث خود کافی واضح ہیں اس لیے ان کی تشریحات کی چنداں ضرورت نہیں۔ آخر میں یہ کہنا چاہتا چاہوں گا کہ قادیانیو! تمہارے مرزے نے جو تاویل خاتم کی افضل کے ساتھ کی وہ نہ لغت سے ثابت ہوئی نہ قرآن سے اور نہ حدیث سے۔ چنانچہ اگر قرآن اور ان احادیث کو صحیح سمجھتے ہو کیونکہ ان احادیث کو تو تمہارا جھوٹا نبی صحیح سمجھتا تھا وہ ہر وقت ان احادیث اور آیات کی تاویلات کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ ہم نے صرف وہی آیات اور احادیث بیان کی ہیں جن کو تم صحیح سمجھتے ہو اور اگر تم ان احادیث کا ترجمہ یا آیات کا ترجمہ کسی بھی غیر جانبدار فرد سے کروانا چاہتے ہو تو کروالو۔ نتیجہ یہ ہی نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ ہماری امت آخری امت ہے چنانچہ آؤ اپنے اصل دین اسلام کی طرف لوٹ آؤ اور ایک ذہنی مریض جنسی جرائم کا عادی، شرابی، افیونی اور مراقی سے اپنے دامن کو چھڑوا کر آمنہ کے لخت جگر کے ساتھ اپنے دامن کو جوڑ لو۔ قادیانیوں کی مشہور پہلی تاویل کا ردّ کرنے کے بعد ہم اس کی دوسری تاویل کا ردّ قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

تاویل نمبر ۲ کے ردّ میں:

یہاں پر قادیانیوں کی تاویل نہایت لغو ہے۔ اس تاویل میں انہوں نے سابقہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تاویل کی غلطی سے سبق سیکھا اور اپنے طور پر تھوڑی مہارت دکھائی ہے کہ خاتم کا ترجمہ عربی لغت سے لیا ہے لیکن جب دونوں کو اکٹھا کیا ہے تو پھر چ‌ُلا کی دکھلائی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں قادیانی کہتے ہیں کہ آیت خاتم النّبیین میں ترجمہ مہر کا ہے۔ بالفرض ان کا یہ ترجمہ مان بھی لیا جائے تو دیکھنا یہ پڑے گا کہ خاتم کا ترجمہ جب عربی میں مہر کیا جاتا ہے تو مطلب کیا بنتا ہے۔ ہائے افسوس! قادیانیوں کے لیے نہایت افسوس کی خبر ہے کہ وہاں پر بھی مفہوم آخر کے، بند کرنے کے، روک دینے کے آتے ہیں مثلاً "ختم الله علی قلوبھم" اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے یعنی ان کے دل دماغ اور کان سنتے ہیں۔ اس طرح اگر خاتم النّبیین کا یہ مطلب لیا جائے جو ویسے تو لغوی اعتبار سے غلط ہے لیکن پھر بھی اس کا مطلب یہ ہی بنتا ہے نبیوں کی مہر یعنی آخری نبی جس کے بعد نبی نہ آسکے لغوی غلطی اس لیے کہا گیا لسان عرب میں اس کے مطلب مہر کے نقش کے ہیں اور جیسا کہ اردو میں محاورہ استعمال ہوتا ہے کہ فلاں گھر کو سر بمہر کر دیا گیا ہے تو عربی میں بھی ایسا ہی ہے کہ یہ بوتل مہر بند ہے اس کی مہر ٹوٹی تو نہیں وغیرہ۔ ویسے میرا دل اس فضول لغو بحث میں جانے کو کرتا نہیں کیا آزادی کا زمانہ آ گیا ہے جس کا جو دل کرتا ہے قرآن سے مطلب نکال لیتا ہے کیا یہ قہر نہیں کہ ایک شخص قرآن کی واضح آیت کے معنی قواعد لغت کے خلاف اور پھر خود قرآنی تصریحات اور پھر احادیث نبویہ کے بعد جن میں واضح طور پر خاتم کی جگہ لفظ آخر بھی استعمال کیا گیا ہے کے خلاف گھڑ لیتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ یہ بات وہ کہاں سے کہتا ہے۔ میں بس اتنا کہوں گا اگر مرزا اور اس کی امت کوئی صداقت رکھتی ہے تو لغت عرب اور قواعد عربیت سے ثابت کریں کہ خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں لغت عرب کے طویل وعریض صفحات میں سے صرف ایک مثال پیش کر دیں۔ اگر لغت سے نہیں ملتی تو ہزار ہا احادیث میں سے صرف ایک حدیث پیش کر دیں کہ خاتم النّبیین سے مراد یہ ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہ نبی کریم ﷺ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ چلو قرآن سے دکھادو، چلو کسی صحابی کا قول، کسی تابعی کا قول، چلو کوئی تم سے پہلا ایسا دکھاؤ جو یہ ترجمہ کر چکا ہو۔

اے مرزائیو! اگر بالفرض نبی کریم ﷺ کی مہر سے انبیاء بنتے ہوتے تو تیرہ سو سال کے بعد انہوں نے ایک بیمار پنجابی کو نبی بنانا تھا، جب کہ وہ خود کہتے ہوں کہ اسراء کے دوران میں نے ابوبکر کا لقب صدیق پایا، جو کہتے ہوں میرے بعد اگر نبوت کا دروازہ کھلا رہتا تو عمر نبی ہوتا۔ اپنے اتنے قریبی صحابہ کو تو مہر لگا کر نبی نہیں بناتے اور تجھے ۱۳۰۰ سال بعد مریض کثرت بول کو مہر لگا دیتے، کچھ تو خدا کا خوف کرو قادیانیو۔ باقی اس معنی کے ردّ میں پچھلی پوری کی پوری بحث دوبارہ پڑھی جاسکتی ہے جس میں خاتم کا اصل مطلب بتلایا جاچکا ہے۔

پھر خود ہی ایک غلطی کے ازالہ میں لکھتا ہے:

''بغیر مہر نبوت توڑے بھی کوئی محمد ظلی طور پر محمد بن سکتا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۴، ۲۱۰)

یعنی یہاں پر کہہ رہا ہے کہ آپ پر نبوت ختم ہوچکی لیکن ایک نئی قلابازی کھا گیا اور اس کی یہ قلابازی ہی تیسری تاویل ہے۔ آیئے اس کی طرف بڑھتے ہیں۔

تیسری تاویل کا ردّ:

مرزا نے یہاں پر خاتم النّبیین سے مراد صرف ایسی نبوت کا انقطاع مانا کہ جو تشریعی ہو یعنی اس کے نزدیک غیر تشریعی نبی ظلی نبی بروزی نبی آسکتے ہیں اور وہ تشریح اس آیت سے متعارض بھی نہیں ہوتی اب مرزا ایک نئی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے:

''یہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر کا نام ہے۔'' نعوذ باللہ

(ایک غلطی کا ازالہ در رُوحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۹)

اس بات کا مطلب اس نے اپنی کتاب میں یوں لیا کہ نبی کریم ﷺ کی کامل

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اتباع کے بعد کوئی شخص ظلی یا بروزی طور پر عین مصطفیٰ بن جاتا ہے اگر مرزا کا یہ قول درست ہے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے جن کے فضائل سے کتابیں بھری پڑی ہیں کوئی بھی اس قابل نہ تھا یہ عقیدہ اس نے ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ سے لیا ہم سب سے پہلے اس کے اس دعوے کی نفی خود اس کے اقوال سے کرتے ہیں۔

مرزا کے لیے اقوال غیر تشریعی ظلی بروزی نبوت کے ردّ میں:

''اللہ نے الیوم اکملت'' میں اور ''ولکن رسول اللہ'' والی آیت میں ثابت کیا ہے کہ نبوت ختم ہوگئی اور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا دراصل اوّل درجے کا فراڈیا تھا جب مسلمانوں کے درمیان ہوتا تو فٹ اپنی نبوت سے مکر جاتا اور جب ایسی جماعت کے لوگوں میں جاتا تو فوراً مکر جاتا کہ میں اپنی نبوت کو مصلحت کی خاطر چھپا رہا ہوں وغیرہ۔ حتیٰ کہ جب مسلمانوں نے اس کے ظلی بروزی نشے کو محسوس کیا اور شدت سے اس کا محاصرہ کیا تو اس نے فوراً ایک اعلان کیا:

''جو کوئی بھی نبوت کا یا رسالت کا دعویٰ کرے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد جو کہ خاتم المرسلین ہیں وہ جھوٹا ہے اور کافر ہے۔''

(مرزا غلام احمد قادیانی کا اعلان مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲)

قادیانیو! دیکھو تمہارا نبی مسلمانوں کے خوف سے اپنے آپ کو کافر اور جھوٹا کہہ رہا ہے کیا ایسا بزدل نبی ہوسکتا تھا کچھ تو غور وفکر کرو! اور حقیقی بات یہ ہے کہ میں نے جب مرزا کے اقوال وافکار پڑھے تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ مرزے کو خود پتا نہیں تھا کہ میں نے کس چیز کا اعلان کرنا ہے جو کوئی بات انگریز اس کے دماغ میں ڈالتا وہ کر دیتا۔ کبھی اعلان مجددیت کرتا، کبھی مہدویت کرتا، کبھی نبوت کا اعلان کرتا، کبھی غیر تشریعی نبی بن جاتا اور ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں سے اتنا ڈر گیا کہ اس نے اپنے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

برطانوی آقاؤں کو بھی کہہ ڈالا کہ میں نبوت کا اعلان جاری نہیں رکھ سکتا۔ وہ الگ بات ہے کہ برطانوی حکومت نے مرزا کو ۱۰۰ فی صد حفاظت کی گارنٹی دے کر پھر نبوت کے دعوے پر آمادہ کر دیا۔ جو حوالہ میں آپ کے سامنے رکھنے جا رہا ہوں وہ حوالہ بھی اسی بات کو ثابت کر رہا ہے کہ اعلان نبوت کرنے کے بعد بھی اپنا اعلان واپس لیتا رہا۔ مرزا لکھتا ہے:

''محی الدین ابن عربی کا کہنا ہے کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ہے جبکہ غیر تشریعی نبوت ختم نہیں ہوئی، جبکہ میں کہتا ہوں کہ ہر قسم کی نبوت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔'' (قول غلام الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳)

مزید لکھتا ہے:

''نبی دینی علوم جبریل سے حاصل کرتا ہے اور اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وحی رسالت قیامت تک منقطع ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ در روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۴۳۳)

کہتا ہے:

''یہ بات محال ہے کہ خاتم النّبیین کے بعد پھر جبرئیل وحی رسالت لے کر آئیں اور ایک نیا قرآن پیدا ہو۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۷۳ در روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۴۱۴)

پھر دماغ نے قلابازی کھائی تو غیر تشریعی نبوت کا اعلان کر دیا:

''میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی طور پر بکثرت نازل ہو اور جو غیب پر مشتمل ہو اس لیے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔'' (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶ در روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۲)

باقی آپ اس کے دعوے مختلف ابواب میں پڑھ چکے ہیں یہاں پر بات بتا دینا یہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مقصود ہے کہ کبھی کچھ کہتا کبھی کچھ پھر خود ہی اپنے دعووں کا رد کرتا۔ کیا قادیانی اپنے نبی کی ان عادتوں سے تنگ نہیں پڑتے۔

قرآن وسنت سے ردّ:

قادیانیو! ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ نبوت ورسالت کے معاملے میں ظل و بروز کے فلسفے پر کیا کوئی قرآن و حدیث کی شہادت بھی موجود ہے؟ کہیں قرآن پاک میں ظلی بروزی نبی کا ذکر آیا؟ یا کسی حدیث میں اشارہ؟ اگر ایسا نہیں تو پھر یہ ہندوانہ عقیدہ اپنے پاس رکھیے اور دوبارہ اس حدیث کو پڑھیے ''نبوت میں سے سوائے خوابوں کے کچھ باقی نہیں'' حوالہ احادیث کا گزر چکا ہے اور دوسری حدیث میں نبوت کے جزو میں سے اچھے خواب کے علاوہ کوئی بھی جزو باقی نہیں۔

قارئین ذرا توجہ کریں اور قادیانی ذرا غور وفکر کریں کہ اگر غیر تشریعی ظلی یا بروزی نبوت کا کوئی ادنیٰ سا جزو بھی ہوتی تو کیا نبی کریم ﷺ اس جز کے بارے میں نہ بتلاتے؟ پھر خلافت والی حدیث اور دیگر احادیث اور قرآن کی آیات اس بات کی نفی کرتی ہیں کیونکہ اللہ رب العزت ہمیشہ پچھلی قوم کو آئندہ آنے والے نبی کی خبر ضرور دیتا تھا جیسا کہ یہودیوں کے متعلق بیسیوں احادیث موجود ہیں کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں مدینہ کے پاس آ کر آباد ہوئے اور قرآن کریم میں ہے: ﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ﴾ پھر رسول اللہ ﷺ اگر تمام انسانیت کے لیے نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے تو اس پنجابی نبی کی ضرورت کیا تھی۔ پھر امت مسلمہ کا پہلا اجماع مسیلمہ کذاب کے دعوی نبوت پر ہوا تھا۔ بتلایئے کیا کسی صحابی نے حضرت ابوبکر کو یہ کہا تھا کہ اس سے معجزہ طلب کیا جائے اور جبکہ تاریخ طبری میں واضح لکھا ہوا ہے کہ مسیلمہ نبی کریم ﷺ کو رسول مانتا تھا اور اذان میں ''اشھد ان لا الہ اللہ'' پڑھتا تھا اور ''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' بھی کہتا تھا وہ نبی کی نبوت اور قرآن

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کا منکر نہ تھا بلکہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر تھا۔ چنانچہ پوری امت کا اجماع ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر واجب القتل ہے اور اسود عنسی بھی اسی جرم کی وجہ سے قتل کیا گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول نسائی میں درج ہے اب وحی منقطع ہے وحی کے انقطاع کی اور آخری امت کی اور اطاعت رسول کو جنت میں داخلے وغیرہ کی شرائط والی تمام احادیث اور آیات ہر قسم کی غیر تشریعی ظلی بروزی نبوت کا ردّ کرتی ہیں۔ اس طرح دلائل النبوہ میں تورات میں موجود نبی کریم ﷺ کا ذکر، پھر انجیل میں بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر، صحیفہ ابراہیم میں بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر آخری نبی کے طور پر کیا گیا۔ ان تمام باتوں کے بعد میں مرزائی لوگوں کو مخاطب ہو کر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ بات مانتے ہیں:

۱: غیر تشریعی نبوت رحمت ہے۔

۲: اگر غیر تشریعی نبوت باعث رحمت ہے تو پھر تشریعی نبوت تو بالاولیٰ رحمت ہوگی۔

۳: جناب آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ تشریعی نبوت البتہ نبی کریم ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔

۴: تو پھر عقلی طور پر جس کی رحمت زیادہ ہے اس کی طرف ہی لوٹ آؤ۔ آپ کی غیر تشریعی نبوت ہماری تشریعی نبوت کے لیے باعث زحمت بنی ہوئی ہے۔ یہ بات تو صرف لکھنے کی اور جواب دینے کی حد تک ہے میں دلی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کو کذاب، دجال، جھوٹا، بیمار، ذہنی مریض انگریز کا ایجنٹ سمجھتا ہوں اور قادیانیو میں سے اگر کسی کو کوئی شک ہو تو میں حافظ ہشام الٰہی ظہیر بن علامہ احسان الٰہی ظہیر قادیانیوں کے خلیفہ سے لے کر امتی تک پوری دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج مباہلہ دیتا ہوں کہ اگر یہ کتاب پڑھ کر بھی تم عقل کے ناخن نہیں لیتے تو ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ .

آؤ پوری امت قادیان کو نبی آخر الزمان ﷺ کے ایک ادنیٰ نوکر اور امتی کی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طرف سے کھلا چیلنج مباہلہ ہے جو کہ میں آج ہی کہہ دیتا ہوں تم میں سے کسی کو قبول نہیں کیوں کہ تمہارا نبی مباہلے کی وجہ سے غلاظت میں لتھڑ کر مر گیا۔ اگر میرے جیتے جی کوئی مباہلے کا چیلنج قبول کرے تو ٹھیک میرے مرنے کے بعد بھی میری اولاد میرے اس چیلنج مباہلے کی لاج رکھے گی ان شاء اللہ اور میں اور میری اولاد کیا حضرت محمد ﷺ کا ادنیٰ سا ادنیٰ امتی بھی تم جیسے ملعونوں سے مباہلہ کرنے پر تیار ہے۔ تیری نبوت کا یہ ڈھونگ اب نہیں چل سکتا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ ۱۳۰۰ برس بعد اچانک ایک غیر تشریعی نبی پیدا ہو اور وہ کہے کہ میرے علاوہ اب کوئی نبی نہیں۔ جاؤ قادیانیو! ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم تمہاری جان خلاصی کر دیں وہ طریقہ یہ ہے کہ تم اور تمہارا خلیفہ علی الاعلان اس بات کو نشر کرے کہ اس کا امت محمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر ہم کہیں گے "لکم دینکم ولی دین" لیکن اگر تم امت محمدیہ کا نام لے کر اپنے ظلی بروزی کا ڈھونگ رچاؤ گے تو پھر یہ ہر مسلمان کے ایمان کا جزو ہے کہ ملت اسلامیہ میں عقیدہ ختم نبوت کا منکر مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ آخر میں میری قارئین سے التماس ہے خدارا اس فتنے سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں یہ فتنہ پہلے برطانیہ کا غلام تھا تو اب اسرائیل اور امریکا کی جاسوسی پر مامور ہے۔ اگر کہیں آس پاس ان کے گروہ کا کوئی فرد دیکھیں اس پر خاص نظر رکھیں کہ وہ پاکستان مخالف کن عزائم میں مشغول ہے اور اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ اس موضوع کی کتابیں جو قارئین ضرور پڑھیں:

۱: القادیانیت عربی از علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

۲: مرزائیت اور اسلام از علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

۳: تاریخ قادیانی از مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

۴: ختم نبوت از حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

۵: فاتح قادیان از مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۶: شہادۃ القرآن فی نزول عیسیٰ علیہ السلام از میر ابراہیم سیالکوٹی

۷: تحریک ختم نبوت از ڈاکٹر بہاالدین حفظہ اللہ

قارئین کرام! بشر ہونے کے ناطے کتاب میں کمی بیشی رہ گئی ہو تو اس پر مطلع فرمائیں تاکہ اس کو اگلے ایڈیشن میں دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے۔

مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اور قادیانیوں کا خوب اچھی طرح تعاقب جاری رکھیں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس عاجزانہ کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حافظ ہشام الٰہی ظہیر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

برصغیر میں اپنے دورِ اقتدار میں انگریز کے ذہنِ فتنہ پرور نے جن فتنوں کو پیدا کیا، ان میں ایک بہت بڑا فتنہ **مرزائیت** کا ہے...... مرزا غلام احمد قادیانی نے مبلغ، مجدد، مثیلِ مسیح اور مسیح وغیرہ دعاوی کی منزلوں سے گزرتے ہوئے ۱۸۹۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ ظاہر ہے یہ سراسر کفر اور شریعت اسلامی سے برملا انکار تھا اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق عقیدہ ختم نبوت پر زبردست حملہ......! مسلمان کے لیے چہرۂ نبوت پر ادنیٰ سے ادنیٰ خراش بھی ناقابل برداشت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے میں بے شمار اصحابِ علم نے بے شمار کتابیں لکھیں۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ نے ''القادیانیت'' کے نام سے اس موضوع پر عربی میں کتاب لکھی، جسے عرب ممالک کے علما وفضلا میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی...... علامہ شہید کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ اس وادیٔ پرنور میں ان کا اشہب قلم بھی تیزی سے چلتا تھا اور تقریر میں بھی وہ مہارت رکھتے تھے۔ علامہ نے القادیانیت میں مرزا غلام احمد کے ذاتی کردار، اس کی زندگی کے بے ہنگم شب و روز اور اس کے دعوائے نبوت کا جس مدلل انداز میں تجزیہ کیا ہے، وہ انہی کا حصہ ہے۔ انھوں نے عربی زبان میں ایک خاص زاویے کے ساتھ مرزائیت کو ہدف بحث بنایا۔ وہ عربی اور اُردو کی متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ہر کتاب میں ان کی تحقیق اپنا جلوہ دکھاتی اور معلومات کی فراوانی قاری کے لیے استفادے کا باعث بنتی ہے۔ علامہ شہید رحمہ اللہ کے لائق فرزند حافظ ہشام الٰہی ظہیر نے ''القادیانیت'' سے اخذ کرکے ''قادیانیت'' کے نام سے شستہ اور عام فہم اُردو میں ایک نئی کتاب تصنیف کردی ہے۔ نوجوان فاضل مصنف کی اس کتاب میں متعلقہ موضوع کی بہت سی کتابوں کا مواد سمٹ آیا ہے۔ آیے! کتاب کے مندرجات کی روشنی میں قادیانیت اور اس کے بانی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

محمد اسحاق بھٹی

سانده، لاہور

۲۲۔اپریل ۲۰۱۰ء

Haroon ur Rasheed : 0322 4311412

53-لارنس روڈ، نزد چائنہ چوک لاہور۔ موبائل: 0321-4776068

www.ircpk.com

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net